

گڑیا - کٹھ پتلی -	پارپتی - یاے فاعلی بطور فارسی
بے افسار - بے ناتھابیل -	و۔ لفظ فرانسیسی Pau-pette
	ماخوذ از لاطینی Pupa یعنی

تھام شد

صفحہ ۲۲۷

تشبیہ - ہمراہی جنازہ -

پائے کو فتن - رقص کردن

کرہ - کرہ زمین -

دودکش فابریک - چمنی والا

کارخانہ -

صفحہ ۲۲۸

قبوع - مخدوم -

افسار - لگام -

صفحہ ۲۲۹

دولت مستبدہ - سلطنت شخصی

ضد مشروطہ -

دارائی - مال و منال -

جمع جہتھا -

حدس - قیاس و اندازہ - تخمین -

رسیدگی - معائنہ - جانچ و نمائندگی

خبرگیری - (از فٹ) -

سال پیش - سال سابق -

صفحہ ۲۲۶

قبضت - اساک - بخل -

وارائی - مالدار - ثروت

سیرقمہ - چوری -

ہنگفت - کثیر -

مذخرہ - ذخیرہ کرنے والا - مراد

جوا کھلا نیوالا - بھڑوالا

کاسہ و کیسہ - جوئے کی نال -

ایں کوزہ داران - مراد اراکین

خائنین سلطنت -

برون - جیتنا -

باختن - مارنا -

مقربان درگاہِ ربوبیت۔ انبیاء
ائمہ و اولیا۔

ایں بزرگوار۔ مراد جنابِ ثالث
مآب۔

اہلِ طاہرین۔ ائمہ معصومین بنا بر
آیہ تطہیر۔ انما یرید اللہ ان ینہب
عنکم الرجس و یطہرکم تطہیرا۔
بر۔ پاس۔

در علیہ ولہ۔ در مالہ و مال علیہ
ایہ کیا حقہ۔ یا۔ در نفع و ضرر۔
ایقان۔ بے گمان شدن۔ یقین
کر لینا۔

دیون۔ جمع دین۔ قرض۔
ہائیکہ۔ ہولناک۔ دہشت انگیز۔
خ۔ سے مراد خالی۔

الہدیٰ علی الرلوی۔ اس بیان
بوزمہ دار راوی ہے۔

وزیرت تاج۔ مظفر الدین شاہ
و مؤید کردن۔ ظاہر کرنا۔

صفحہ ۲۴۴

لَیْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى۔
انسان جیسی کوشش کرتا ہے۔

ویا ہی پاتا ہے۔

والسلام۔ ختم شد۔

در بر۔ موجود و ہیا۔

ارشاد۔ ہدایت۔

گلخن۔ بھٹی۔

لاسکے سحر۔ شراب کی تلچھٹ

پینہ والا۔

خراب۔ مرت طارخ۔

کرگس۔ گدو۔

صفحہ ۲۴۵

بست مکان - متعلقین - ماتحت -
معیانت - حفاظت

صفحہ ۲۴۲

رئیس - پریذیڈنٹ - چیئرمین -
نئیجبر -
شرکت - کمپنی -

سخنیت - لطافتی کردن بقیائے
Speech گویا ہونا - طبع ہونا
اجوبہ - جوابا -

الموصفیان - پر معاویہ -
ایرانیاں چنگیزیاں را قلب و خور و خور
ایرانی خور و خور می ہر کے رہ گئے -

صفحہ ۲۴۳

طرف - مقابل -

رو سفیدی - خوبی و سرخروئی -

عیاش - عیش و عشرت کر گیا والا -
جیان - بزدل - تھر والا -
موالائی - غلامی -

نطاق - برسے برسے وٹے -
Speech

آئین - مذہب -

ایشور اور ول - بیجان میں لانا -
منوط - متعلق - وابستہ -
سبک - پست جلد -

منابر - منبر - وعظ و خطبہ

یہی نقد انگریزی ممبر ہے - جس کا
املا منبر کے جمع منابر لائے ہیں
اور ہو سکتا ہے کہ منبر سے مقصد
و مراد وعظ بطریقہ قدیم نہیں -

لعنہ اللہ علی قوم الظالمین - گروہ
ظالمین پر خدا کی لعنت ہو -

آیت - نشانی -
معائب و منککات - جو عیوب کا
کارخانہ ہیں -

صفحہ ۲۲۱

وہ ولایت قریہ - دس بیس گاؤں
 یا ولایت بمعنی دوسو -
 اجانب - بیگانگان - اغیار
 خارجہ -
 راہ صعب المروء ہموار نمود -
 کونسے دشوار گزار راستے کو ٹھیک
 اور درست کیا -
 نگہی - گداگری -
 سفاقت - کمینگی -
 پناہ - لا اعلیٰ - شاید نام مقام -
 اتابک - (پر بزرگ) اتالیق
 مراقعہ - مقدمہ کرنا -
 مدافعہ - جوابدہی کرنا -
 کاملیت بلینیدی القتال -
 جیسے مردہ غزال کے سامنے یا اسکے
 دونوں ماتھوں میں ہو -
 امتیازات - ٹھیکے -

سے علیحدہ ہو جانے کی اجازت
 دینا -

ضرائحانہ - ٹھکانا -
 خطوب - جمع خطب امرِ غلیم
 مکروہ -

کمپانی - رفیق - شریک -

Company

جہنمہ اصفہانی - پرانا کاشیاں
 گھاگ -

منہ صنفہ - آدھا آدھا کرنا -

جولاہ - جولاہہ - حاکم -

نساج -

حلاج - دھنا -

کفش ووز - موچی -

ہفت کفش - ایک جوڑا

جوتا -

وزہزاری - ایک سکہ ہے -

صد و پینار - دو پیسے کے

برابر - ٹھکانا -

سما الشمس فی وسط السماء
جیسے آفتاب نصف النہار پر ہو۔
مستقل لب۔ کھونٹے۔ دغا باز۔

صفحہ ۲۳۹

کلاہ کلاہ بازی۔ جو ہاتھ لگے
لے بھاگنا۔

سعاوت آتی۔ خیر آئندہ۔

ارباب۔ آقا۔ مالک۔

اسباب پلینی۔ سامان پیدا کرنا۔

تازی۔ گرے ماؤنڈ۔ عربی کتا۔

(مثل اردو) چور سے کہے چوری کر۔

اور شاہ سے کہے تیرا گھر مستی

ہے۔

صفحہ ۲۴۰

مازون و مخص فرمودن۔ عہدہ

صفحہ ۲۴۱

مہدیٰ پچیرے شدن۔ اس چیز کو
سمجھنا۔

ناظرین۔ پیوری۔ ایسر۔

محاکمہ جہان

محاکمہ۔ فیصلہ کرنا۔ حکم دینا۔

وجہان۔ وہ وقت ہے۔ جو قضا یا

کی تصدیق ہو اس حسنہ باطنی

سے کرتی ہے۔

صفحہ ۲۴۲

سرتیراب کشیدن۔ مرثنا۔

دست آویز۔ وسیلہ۔

ہذا اہمکتان عظیم۔ یہ بہت بڑا

الزام ہے۔

معارف و دست۔ علم و دست۔

وِثِیَات - ناکسی وز بونیہا -
 ناموس شکن - عزت برباد کن -
 دوچار شدن - ملاقی شدن - ملنا
 اسناو - نسبت دینا -
 مورد - محل

علیک بالانصاف - تم پر عدل
 کرنا فرض ہے - چاہے اس میں جان
 بھی جاتی رہے -

خواہ برعلیہ ولہ باشد - خواہ اسکے
 لئے مفید ہو یا مضر -

یا سائے - تعزیر - سزا - زد -

مدعی عمومی Public Prosecutor
 برکروڑ مصنف نے خود ہی مدعی
 عمومی کے معنی بتائے ہیں - مگر
 مجھے یہ لفظ نہ ملا - شاید فریچ
 کا ہے -

حدت - تیزی -
 شہود - گواہی -
 بے چیز - منفس -

انباردار - بلیا - یا - واروغہ - مودی
 نمائے - بھنڈاری -
 یادداشت - نمدا -
 اشتکلم - سختی -
 نشاۃ نمودہ - پیدا شدہ -

صفحہ ۲۳۵

منبع - سرچشمہ -

ورصد - درپے -

مقتضی - جس کی ضرورت ہے -

تعالیٰ - علو مرتبت -

تشید مبانی - بنیاد کا مضبوط
 کرنا -

نام مان - ہمارا نام -

موبدالا - لکھ - لقب مدیر اخبار الملتین

صفحہ ۲۳۶

پلنگ - مراد روس -
 لعب - بفتح لام و کسر عین و نیز
 بسکون آن بازی کردن - فی زماننا
 ایرانی بفتح لام نظم کرتے ہیں - نسیم
 شمال رشتی بھی اس لفظ کو قافیہ
 طرب میں لائے ہیں - مگر لغات عربیہ
 فتح عین کے مؤید نہیں - اور قرآن میں
 بحسب عین آیا ہے ۱۶
 فیکارو - کسی اخبار کا نام ہے -
 مدیون - جس پر قرضہ ہو -
 مغبون - زیان رسیدہ -
 ثریا - زمین نم ناک - زمین کے
 نیچے کا حصہ -
 ثریا - پروین - النجم - سات مہلینکا
 جہمکا -

صفحة ۲۳۲

سنبل - خوشہ - بالی -

صفحة ۲۳۳

راہ صاف - راہ راست -
 بربری - اول بمعنی حشی و ثانی
 بمعنی - ٹرچینی -
 پس گوشہ - تاریک گوشے -
 طرد - خارج البلد کرنا -

صفحة ۲۳۴

ورعلیہ - در لعنت یا در ضرر
 سیئات - بدیہا و گناہ

مجموعہ از مفصل

نبدے - قدرے -

دکارا ملتی ہے۔ اور اسی پر بھروسہ
ہے۔

دسالیس۔ بدال جمع دسیسہ بمعنی
مکرو فریب۔
ادارہ کردن۔ چلانا۔

صفحہ ۲۲۸

پند نامہ یکے از ادب

کین کر گات میں بیٹھنا
معارف۔ بھلائی کی باتیں۔
ہلا۔ آگاہ ہو۔

سہم۔ حصہ

آز۔ حرص۔

آزین۔ زینت۔

روستائی۔ دیہاتی

دہ یک۔ عشر۔

صفحہ ۲۳۰

محب شمالین۔ مراد روس۔

ریو و رنگ۔ مکرو فریب۔ یا۔

در زیر ننگ۔ ننگ و عار کی باتوں

میں قوم و حکومت سب برباد و

تباہ ہو گئی۔

جلال۔ (بہنم بزرگ راز منتخب و

منجد)

رضا شد۔ راضی شد۔

زبون۔ عاجز و حقیر۔

صفحہ ۲۲۹

آفتاب۔ عاجز۔

صفحہ ۲۳۱

دنگ گشتن۔ جبران ہونا۔

درصد در پرے -
تشبث - دست در چیزے زدن -

صفحہ ۲۲۲

سبک مغز - احمق -

اعتنار - توجہ -

گریک - یونان -

کریڈ - کریٹ (جزیرہ)

بحر سفید - بحر امین

بالطبق - موافق - مطابق

خریطہ - نقشہ -

موضوع کردن - نکالنا -

ادارہ - حکومت

ماہیخوری - پیوری -

شخص رائے اور حال دولت - صدر اعظم -

صفحہ ۲۲۵

مواعید دروغین - جھوٹے وعدے

مشتہر - دشوار -

عیسیر - دشوار -

مجاہد شوری - پیری کونسل -

صفحہ ۲۲۶

حرف اینجاست - بات تو یہ ہے

تبیح بہادر - تیس مارغاں -

کسر شکست -

مزمین - دیرینہ - کرانک -

صفحہ ۲۲۷

غسل توبہ در حمام کاشان کرو -

میرزا تقی خان کو کاشان کے حمام میں

مار ڈالا گیا -

اعضا - ممبر -

مداوا - علاج -

باعد التوفیق - اسی سے توفیق

پلنگ صحرا - کنایہ از روس -
ہنگ دریا - کنایہ از انگلیس -
لب - بضم مغزو خلاصہ -

صفحہ ۲۲۳

مجدوا - از سر نو -
سد - بند کرنا - روکنا -
سواستاپول - نام مقام
یورش - حملہ -
صعب المرور - دشوار گزار -
متوقف - منحصر -
سیر - سیبیریا -
سکنی - سکونت -
ثروت - مال -
وجوہ کلیہ - بڑی رقم -
بدو - ابتدا سے - یا - ابد -
کبھی نہیں -
از عہدہ کارے برنگ آمدن -
کسی کام کو خوبی سے انجام دینا -
بخود آمدن - ہوش میں آنا -

نہ بزید زوہ - ونہ از عمر کتک خور
علم نحو میں یہ مثال لایا کرتے ہیں،
ضرب زید کسے و اس لئے اس
جملہ کے معنی یہ ہوئے کہ میں نے
صرف و نحو بھی نہیں پڑھی -

کتک - ڈنڈا -

استنباط - اخذ کرنا -

الکلام صفة المتکلم - بات سے
صفات متکلم کے معلوم ہوتے ہیں
عور - برہنہ -

تولا - دوستی

تبر - بیزاری -

صفحہ ۲۲۲

انظر الى ما قال جو بات ہے
اُسے دیکھو، یہ نہ دیکھو - کہ کس نے
کہی ہے - (از احوال جناب امیر)
نجد کی اونچد کے پانچ پانچ کرو
نجد - عرب میں ایک شہر طری -

إِنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَافِي الْأَرْضِ
 زمین میں جو کچھ بھی ہے۔ سب
 مطیع بنایا اللہ نے۔

ابا اللہ.... بامسبأ بھما۔ اللہ
 امور بلا اسباب نہیں کیا کرتا۔
 ابا مر۔ انکار۔

مگر۔ بالضرور۔
 حضرت ختمی ماب۔ جناب

رسول خدا جن پر رسالت ختم ہے
 ادْخُلُوا الْبَيْوتَ..... الخ۔

گھر میں داخل ہو تم اُسکے باب۔
 رزق کے خواہاں بنو اسباب۔

خضارت۔ سرسبزی۔
 نصارت۔ تازگی۔

صفحہ ۲۱۹

تراجم۔ جمع ترجمہ۔ تذکرہ۔

Bioography

پشت کار۔ معین کار۔ انجام کار
 عقب کار۔

ماہوت۔ بانات۔
 دست تبا گوش۔ فوجی سلام۔

سلطان۔ کپتان۔
 مرخصی۔ جاؤ۔

وکیل۔ سارجنٹ
 وکیلی قناز۔ علم ہے۔

ماقتول۔ ایک کبوترے کا نام۔
 سردوشی۔ جھبا۔ بلا۔

رسمی۔ ملکی
 نظامی۔ فوجی

امیر تومان۔ دہزار فوج کا افسر۔

صفحہ ۲۱۸

قرشی۔ منسوب بہ قریش، کہ نام
 یکے از اجداد رسول کریم است۔

من کفر..... فلنفسہ جس نے
 کفر اختیار کیا، تو وہ کفر اُسی کے

لئے ضرر رساں ہے۔ اور جس نے
 عمل نیک کیا۔ وہ اُسی کے نفع

کے لئے ہے۔

پھر توسیع میدان شاعری کے لئے
تیسرے مصرعہ سے تافیہ اُڑا دیا
ایسی رباعی کو خفی کہتے ہیں شاعر
رووکی نے ایک اخروٹ پھیلنے والے
لٹکے سے یہ مہراج لکھا
”غلطان غلطان تمیرود جانب گوئے۔“
سُنکر رباعی کو اخرتراج کیا۔

صفحہ ۲۱۷

پطریورخ - پطرس برگ - سابق
دارالسلطنت روس -
بنواسکی - پطرس برگ کی ایک
سڑک کا نام -
خیاباں - سڑک جسکے دونوں
جانب درخت ہوں -
بالاپوش - اوور کوٹ -
سالادات - سپاہی - سو بجر -
مشینل - روسی زبان میں اور کوٹ
کا نام ہے -
منسوج - کپڑا بافتہ -

برتیج - تلوار کا پھل Blade
تسویہ - سیاہ کرنا - لکھنا -
رمز - اشارہ ازلب اور اشارہ
ہاتھ سے اور ایما سر سے اور غمز
بھودن سے -
اگر لازم سے ملزوم تک پہنچنے میں بہت
واسطے نہوں، تو فن بیان میں اسے
رمز کہتے ہیں - اور اگر واسطے بہت
ہوں - تو تلوغ کہتے ہیں - اور اگر
کنایہ میں موصوف کو ر نہیں ہوتا
ہے - تو تعریفیں کہتے ہیں -
کنایہ - لغت ترک تفریح کو کہتے
ہیں - اور فن بیان میں - ذکر لازم و
مراد ملزوم مع جواز ارادہ معنی لازم،
صراحتہ - خالص - روشن - آشکارا
واضح ہونا -
رباعی - فارسی ترانہ - چار مصاریع
کی ہوتی ہے - اہل عرب میں نے بحر
ہزج سے ۲۴ - اوزاں اس کیلئے
مخصوص کر دیئے ہیں - چاروں
مصرعوں میں پہلے تافیہ ہوا کرتا تھا

احراز - جمع کرنا -
مکاتب صناعی - مدرسہ صنعت و
حرفت Technical School

صفحہ ۲۱۶

پا از گلیم بیرون بردن - حد
اندازہ سے بڑھ جانا -
کلمہ راع و کلمہ مسئول
عن رعیتہ - ہر ایک تم میں
کا گڈریا ہے - اور اس کی گوسپندوں
کی نسبت اُس سے مواخذہ کیا جائیگا
لولا السلطان لاکل الناس
بعضہم بعضاً - اگر بادشاہ نہ ہوتا -
تو بعض آدمی بعض کو کھا جاتے -
لا مملک الا بالترجال - سلطنت
بغیر (دانا، آدمیوں کے نہیں ہوتی
اور آدمی بغیر مال کے نہیں بن سکتے
اور مال بغیر آبادی کے نہیں بنتا - اور
آبادی بغیر عدل اور سیاست کے
نہیں ہوتی -

صفحہ ۲۱۵

شنیعہ - بد
اَطْلِبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمُهَدِّیِّ اِلَى الْکَلَمِ
ماب علم رہو گوارہ (ملکی) سے
بیکر (لحد) مرنے تک -
العلم علمان علم الابدان
والادیان - علم وہی ہیں -
ایک تو علم بدن (طب) اور دوسرے
علم دین (فقہ - حدیث - قرآن)
اَطْلِبُوا الْعِلْمَ وَلِیْسَانَ بِالصِّبْنِ -
طلبکار علم ہنر، چاہے وہ چین ہی
ماب کے کیوں نہ سکے -
طَلِبُ الْعِلْمِ فَرِیضَةُ عَلٰی كُلِّ الْمُسْلِمِ
والمسلمات - علم کا حاصل کرنا
ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض
ہے -
جابد - کوشاں -
ترشح - تراوش
سہم - شریک -
اغتشاش - آشوب و فتنہ -

اولیہا - مباہیات -

صفحہ ۲۱۴

ہم روزہ مسلمان میخورند - صوم
جو مسلمانوں میں فرض ہے - اُسے
بھی چٹ کراتے ہیں -

ہم پریمیز ارمنی را میخورند - ارمنی
جو عیسائی ہیں - اور انکے ہاتھ کی
ترچیز سے پرہیز کرنا از روئے
شرعیٰ فرض ہے - اسکی بھی پروا
نہیں کرتے ہیں - اور ان کے
ہاتھ کی ترچیزیں کھا لیتے ہیں -

پہلوان غیبہ - گڈا - بہوا -

نکت ناجیہ - شیعہ

حج اسلامیہ - اہل تشیع مجتہد
جامع الشریعہ کو لقب حجتہ الاسلام
سے یاد کرتے ہیں -

حجاج لقفی - یزید کے زمانہ
میں کعبہ کا گور نہ تھا -

دہن درہ - جھائی -
از سینہ بلغم بیرون آوردن کھکھارنا
کھانسا -

آخ نمودن - آخ بچین آخ تھو کرنا
ماتے ہوئی کرنا -

تو *Thou*
مغبون - زریان زدہ - گھاٹے ہیں -

حکایت

موقع اول - فرٹ کلاس -
ژنرال - جرنیل -

صفحہ ۲۱۵

واقون - گاڑی - ڈبہ -

Wagon

پروا (مالیہ) احنت آفرین -

Beam

راگڈر - ماشی - رہرو -

نشستہ - قاعد

اولاغ - گدا -

پاتریسٹوٹ - محبت وطن - Fair Patriot
محضر سلاطین - محل - حضور شانمان
پیش سلاطین -

صفحہ ۲۱۱ نصیحت سو مند

بونژور - صبح اور دن کا سلام -

Bon jour (۴۴)
Good morning

بون سویر - Good evening

یعنی شام کا سلام -

باموریت - منصب و عہدہ -

شیخو خیریت - کبرستی و برزگی -

شانہ زدن - دھکا مارنا -

لا ابالی - لاپرواہ -

بیقدر - چچھورا - بیوقار -

دنگمہ - بوتام - بٹن -

پوتین - بوٹ - چکمہ - Botine

صفحہ ۲۱۲

تربیت - تہذیب -

خمیازہ - انگڑائی -

صفحہ ۲۱۰

الکندر - انگینڈر -

گلولہ - گولہ - گولی -

عزا - سوگاری -

وظیفہ راجعہ - کار مفومہ -

شاہ شہید - ناصر الدین شاہ قاجار
مضجع - خوابگاہ - مرقد -

یوزباشی - ہزار سپاہیوں کا افسر -

طناب انداختن - پھانسی دینا -

تحریت - سوگاری -

صلابت - سختی - ہیبت -

الناس ہر شخص اپنے اعمال

کی سزا پائیگا - اگر عمل خیر ہے - تو

جزا ملے گی - اور اگر عمل بد ہے، تو

سزا پائیگا -

ماموریت - سرکاری ملازمت -
 راست آمدن - بل جانا -
 مادام - میڈم - بیگم -
 بہ شان کسے بر خورون - کسی
 کی عزت میں بٹا لگنا - کسی کی
 انسٹٹ ہونا -
 سبیل کے المانی - جرمنی منع
 کی مچھپیں -
 شارلاتانی - ندلیس - عیاری -
 حقہ بازی - مکاری - چاچل بازی -
 تروستی - چالاکی - ہتھ پھیری -

صفحہ ۲۰۹

بزرگ - زمینت - آرائش - سنگار
 جاشو - ملاح - مانجھی - کھیون مارا -
 شیر اندازی - فیر کرنا -
 طعم مختل - اندرائن کا مزہ -
 یعنی کدوا -
 آئین - آئینہ - دستور - طریق
 روش -

کا شعر لکھا ہے - اس میں یہ لفظ آیا ہے
 اس کا ترجمہ کنیل کیا ہے - روسی
 ہے -

گرگ - چنگی -
 رسومات - ریونیونگم - لگان -
 علم حقوق - تانوں دیوانی -
 محکمہ عدلیہ - جسٹس کورٹ -
 حکم - فتویٰ - سنٹنس
 قضاوت - ججمنٹ -
 مطلع - مخدوم -

صفحہ ۲۰۸

مستہجن - محقر و ذلیل -
 کاغذ - یورپین پیمانہ پھرنے کے بعد
 بجائے آب کاغذ سے مقصد صاف
 کرتے ہیں -
 دستکش را بدست چپ تمام
 دستانہ بائیں ہاتھ میں توپ پورا -
 تعلیمی - چھڑی -
 نصفہ - بے انگلیوں کا دستانہ -

ہمال آئینا بہتر۔ یعنی بیکاس سے بہتر کے
 پھر ویسا ہی ملے گا۔
 آہا۔ وزیرا۔
 ہمیں ہا۔ یعنی کتاب و پیش خدمت۔
 کتاب۔ جمع کاتب۔ منشی۔
 کلرک۔

ملا بہت۔ سختی۔
 وسیع۔ بہت و کمینہ۔
 غریب۔ مسافر۔

بومی۔ وطنی۔
 متعلقین۔ خوشامدی
 حجامتہ الخطب۔ بکریاں اُٹھانے
 والی۔ قرآن میں اس لفظ کیساتف
 زوجہ ابی لہب کو یاد کیا گیا ہے
 یعنی دزدانِ رو دال اپنے سر لینے
 والے۔

صفحہ ۲۰۵

مختل۔ خلل پذیر۔
 بخرج وادوں۔ کام میں لانا۔

زمین ماندن۔ معطل رہنا۔
 محجری۔ نفاذ۔

کانستی تیوشن۔ Constitution
 قانون سیاسی۔ نظام نامہ۔ دستور۔
 آئین۔ ضابطہ۔ نظم و نسق۔ صرفہ

صفحہ ۲۰۶

استہزار۔ تسخر کرنا۔
 بالغ۔ زیادہ بڑھکے۔
 بشہو و آدن۔ ظاہر ہونا۔
 روئے ہم رفتہ۔ مزید برآں۔
 مشوار۔ حسن و خوبی و جمال بہریت
 و نفع۔

صفحہ ۲۰۷

پول گنگ۔ اس لفظ کا پتہ کچھ
 نہ لگا۔ محل چاہتا ہے۔ کہ معنی ماہر اور
 اکسپٹ کے ہوں۔ براؤن نے اپنی
 کتاب پریس اینڈ پراٹری میں عیش آبادی

پرورش کسی اخبار کا نام معلوم

ہوتا ہے۔

آب شور۔ سمندر

نشر۔ ہند۔ دھمکی۔

بدول دیدن زور۔ بخیر کسی

مجبوری کے۔

اعمال ہماں جتا بانند۔ ورو

اقتاب وہ بزرگ ہیں۔

حاکمیت۔ بالادستی۔ ستی۔

سبقت۔ برتری۔ ریاست۔ توفیق

بزرگی۔ زندہ و زور و عہد

اروئے معظم۔ بزرگ فتن

تسلیم کر دیا۔ حوالہ کر دینا۔

جمعے در غلبہ اور ایک گروہ پر

تسلط حاصل کرنے کے لئے۔

وساطت۔ منارشی۔

صفحہ ۲۰۱

ماراست۔ چم پر پائی ہے۔

بیست عشر۔ دہ ہزار سال۔

جس کا مطلب۔ ترقی۔ ترقی۔
چم پر پائی ہے۔ چم پر پائی ہے۔
بروز ترقی۔ جیش ترقی۔

صفحہ ۲۰۲

شع۔ حنف۔ ترقی۔

جندہ۔ ترقی۔

ترقی۔ ترقی۔ ترقی۔

ترقی۔ ترقی۔ ترقی۔

صفحہ ۲۰۳

ترقی۔ ترقی۔ ترقی۔

ترقی۔ ترقی۔ ترقی۔

ترقی۔ ترقی۔ ترقی۔

صفحہ ۲۰۴

ترقی۔ ترقی۔ ترقی۔
ترقی۔ ترقی۔ ترقی۔

صفحہ ۱۹۸

وزر - بار - گناہ

وہال - ناگواری و دشواری

مہترات - جمع مہتر - عطایا -

ہیئت اجتماعیمہ - عموم بریتہ

Pallie

جوجہ - چوزہ - چنگنا - مرغی کا بچہ -

صفحہ ۱۹۹

تراضی - راضی رکھنا -

نمرہ - شمار -

بر خود ہموار کردن - اٹھانا -

تجید - بزرگی - نسبت دادن -

مراقم - مقدمہ -

مثمر - منفع -

صفحہ ۲۰۰

نعارف - تحفہ - ہدیہ - رشوتہ -

طرح اہل تشیع میں یہ فروع دین میں سے ہے - اور اس کا ادا کرنا واجب ہے -

فجور - میل از حق و دیں -

جنایت - گناہ -

نسق - ترک حق - کاربرد - نافرمانی -

مہتریس - انجینئر -

ترسیاکی - اینونی

گلخن - بمٹی (گل) آتش (خن)

منف غار -

لگامیت - بخل -

پاک کردن - پونہنا -

صفحہ ۱۹۶

اعداء اقرب للتقوی

انصاف کرو کیونکہ انصاف تقوی

سے بہت قریب ہے -

معاوہ - جائے بازگشت و عالم

آغزت -

مارون وغیرہ کے وزیر تھے۔ ایران
عرب و ہندوستان میں جو شہرت
ان کو حاصل ہے۔ بھارک کو نہیں
ملک کو فائدہ پہنچانے میں بھارک
شروع اچھا تھا۔

ازپاور اور زن۔ پچھاڑنا۔ عاجز
کرنا۔

اناسیڈ القلین۔ میں آئیں اور
آخرین کا سردار اور عرب و عجم کا
سردار ہوں۔

لوہر ویدگان۔ حنیئہ۔
غزوہ۔ جنگ۔

رئیس القوم خادوم۔ قوم کا سردار
قوم کا خادم ہوا کرتا ہے۔
صرو سین۔ جن پر ریاست کی جائے

صفحہ ۱۹۴

خمس۔ سال بھر خرچ کرنے کے
بعد جو بچ رہے۔ اُس کا پانچواں
حصہ حق مساوات ہے۔ زکوٰۃ کی

ازار۔ مقابل۔
نامشروع۔ ناجائز۔

صاحب شدن۔ مالک ہونا۔
ولایت لا توئی ولا تصدقی
وائے ہو تجھ پر تو مجھے وزن دیتی ہے
اور نہ تجھے صدقہ ہی کرتی ہے۔
یعنی تیرے نزدیک نہ میرا کچھ وقار
ہے۔ اور نہ تو میرا پیچھا ہی چھوٹی
ہے۔ ایک حکم کی رائے (نہ زنا کرنے والے)

صفحہ ۱۹۵

سائل کف۔ شکا

بھارک۔ Bismillah نام
جز من بدبر۔
غرام روشن۔

سربازی۔ ساگری۔ جانبازی
برا مکہ۔ جمع برمنگی۔ ففس و سچی۔
ریح وغیرہ اس خاندان کے وزرا
علم و فضل و سخاوت میں بہت
مشہور ہو گئے ہیں۔ جو مومن

آتے ہیں۔ قافیہ کا دار و مدار صرف
روی پر یا صرف روی و حرکت
توجہ پر ہے۔ جبکہ روی ساکن
ہو۔

صبح۔ لغت میں آواز قمری اور
کبوتر کو کہتے ہیں۔ ایک جملہ کے
آخر کے کلمہ کا دوسرے مقابل کے
جملہ کے آخر کے کلمہ سے صرف آخر
میں موافق ہونا فن بدیع کی اصطلاح
ہے۔ مکالمے کہتے ہیں۔ کہ صبح نشر
میں اس طرح ہے۔ جیسے قافیہ
نظم میں۔

جبرگ۔ گرہ۔

خاکن۔ غل و ناراست۔

کیونکہ لیکن۔ گویا کہ ہے ہی
نہیں۔

و تنوع شود۔ محل نفاذ پر رکھا
جائے۔

مسل۔ زفریج (آتش البیت۔
زفریج شمس مندی (کرسی) و نکیت
زکریج، وغیرہ Muele

منظومیت تمامہ۔ فتحمدی کامل

رجعت۔ پیچھے ہٹا دینا۔

عمو و شش۔ واپسی۔

نظم و نسق۔ نظم و نسق۔

Constitution آئین۔

ضابطہ۔

نسخہ منسوخ۔ بذات خود۔ بنفسہ

برازندہ۔ سجیلا۔ سزاوار

مینو۔ ہشت۔

تبرجہ۔ جمع تابع۔ پیروان۔

زور عیا۔

شور و آرمی۔ تباہی و تباہی۔

تعمد۔

مٹاک - گرہما -
 باروٹ - (ترکی) بارود
 فشنگ - کارتوس
 عملیات - مزدور - کاریگر -

قیمت شدن - میسر ہونا -
 روزی ہونا -

اقتیاع - خریدنا -
 شربانی - ریشمی اور اونی
 کپڑے بننا -

آقادر نماذہ - زیادہ دیر نہوگی
 بہت جلد -

پیش رفت - ترقی -
 تشریف - خلعت -

مباہی - فخر کرنیوالا -
 نقد کرنا... ہم نے محکم اور
 معلم کیا انسان کو -

فتبارك الله - اللہ تعالیٰ
 بہترین خالق ہے -

اقدام - پیش قدمی -
 رقاب - جمع رقبہ - گردن -

خطابہ - ایڈریس - لکچر
 لطف - لکچر

غرب الحرب - فاروسٹ -
 مغرب اقصی - چونکہ جا پان دیائے
 عتیق کے مشرق میں ہے اسلئے
 اس کی جگہ مشرق الشرق ہوتا
 چاہئے -

صفحہ ۱۹۱

خضرا - سرسبز -
 رسا - آفیشیل حکومت کی
 طرف سے -

ہمیت - مجلس -
 رئیس - پریذیڈنٹ -
 کارخانجات آدم سازی - کنا
 اسکول - کالج - یونیورسٹی -

امیر البحر - ایڈمرل
 استاؤ - پروفیسر
 خمیرہ - سرشت
 فلاحیت - باغبانی

صفحہ ۱۸۸

خداوندگار - آقا و مالک -

وہا - زیر کی وجودت فکر -

چمکیدہ - تجربہ کار - سناری - ضد

چسپیدہ - بمعنی - بتدی - اناری -

رخیختہ - سانچے میں ڈھلا ہوا -

بدعتہائے مضار فرسایں ایجاویں

تریاق - دوا و دفع سم (زہر) -

تعاون و تناصر - ایک دوسرے

کی مدد کرنا -

باکفایت - کارکن - لائق -

گرد آوردن - جمع کرنا -

انباری - شرکت کرنا -

القراض - منقطع شدن -

صفحہ ۱۸۹

موتسو ہو تو - نام بادشاہ موجودہ

جاپان - اور میکا دو ہر بادشاہ جاپان

کو کہتے ہیں -

اندرز - نصیحت

توصیہ - وصیت کرنا -

فالقہ - منتخب - بڑھیا -

نمائندہ - ڈیلیگٹ

مکمل - تکامل - سستی و کاہلی -

ہیئت اجتماعہ - ارکان مجلس -

صفحہ ۱۹۰

موبہت بخشش -

محول - سپرد -

صحہ گذاشتن - پاس کرنا -

To Sanctify

امضار کردن - دستخط کرنا -

Sign

سد متین - پشتہ و بند استوار -

معارف - تعلیم Education

اولین و آخرین - اسلاف و

اخلاف -

پلہ سلم - زینہ کی سیڑھی -

منتصر می - کارکن - مرتکب -

صفحہ ۱۸۵

سوم پرودہ - تیسرا ایکٹ یا سین
نوٹ :- یہ آخری نظم اس ناول
کے پلاٹ کا خلاصہ ہے -

خاتمہ

جد - سعی و کوشش -

اقدام - پیش قدمی -

دنیہ - کینہ

بہمیت - حیوانیت

پاستانی - پرانا

غضب انداختن - پیچھے ڈالنا -

چھوڑ دینا -

صفحہ ۱۸۷

مجبوریت - شرمندگی -

خذلان - بے بہرگی

مواسات غمخواری

شفاق - دشمنی و مخالفت

یا جوج و ما جوج - دو خیالی شخصیں
جنکے سامنے ایک دوسری سدھیں

ہوئی ہے - قرب قیامت میں آئے

توڑ کے نکل پڑینگے - اور دنیا کو تباہ

کر دیں گے - دراصل تاناریوں کے

جدِ اعلیٰ کے نام ہیں - ایک شاہ

چین نے تاناریوں کی نوٹ ماریتے

بچنے کے لئے دلیار چین بنوا دی تھی

جس کی وجہ سے تاناریوں کی حملہ آوری

میں رکاوٹ پیدا ہو گئی -

سد سکندر - اصل میں بحر خزر

کے کنارے باب الابواب میں سکندر

کی بنوائی ایک سد ر بند تھی - ہے -

شعرا اس سد کو یا جوج و ما جوج کے

منع دخول کے لئے مانتے ہیں -

ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ -

ممنوع - محال

استبداد - سلطنت شخصی -

مشر وطیت - سلطنت

جمہوری -

قفا خوردن - گتے
کھانا -

وامادی - دولہا بنانا
آبخور - بہرہ و نصیب
پے آئے من - میرے پیچھے آ
عروق - رگہا جمع عرق بکسر

صفحہ ۱۸۲

نیاگان - احباد
نیم - نے ہستم
قبس - شرارہ - چنگاری
غس - شگرد - روند
{ *Patrolling by night*
peace of police شمنہ
ہلامن (ایقتم - سن لوہیں ہی سزاؤ
ہوں -

آب رفتہ و رجو آورد
گئی ہوئی بات پھر لوٹا
لایا

سہل است - کم ہے۔

صفحہ ۱۸۱

ہفت ہمسایہ - سات گھروں
تک -

خفہ کردن - دم گھونٹنا
محلس - ایکٹ

قاتل حمزہ - ابر سفیان
پردہ - لغتہ - سین - ڈراپ
قصیحہ - چیخ بکار

اونغول - فرزند - پسر درگی
جوان بالا - جوان سرود

انا للہ وانا الیہ راجعون -
ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی
طرف پلٹنے والے ہیں

صفحہ ۱۸۲

نش - حیلہ -
(از فرنگ انجمن آید)

اخراج بلند - شہر بدر کرنا
خفہ و تبدیلی - جاسوس
بھیس بدلنا -

صفحہ ۱۷۸

توپ - دستہ
رسیدگی - غور و فکر کام کو انجام
دینا - تحقیق کرنا - جانچنا -
کافیان - کارکن -
خاتم - خاتمہ

صفحہ ۱۷۹

شکلی - زن پسمرودہ
طنفہ - نام مقام
سماور - ایک طرف پیل کا ہوتا
ہے - جس میں چائے دم کرتے
ہیں - روسی زبان کا لفظ ہے

صفحہ ۱۸۰

مناسب ہیرانی - اشعار عز

و غم بر محل پڑھنا
قونسلط - مشورہ -
چہل - مراد یکصد و چہل - کیونکہ
۹۸ سے نیچے تو مرتبہ برودت
کا ہے نہ صراحت کا لاں اس سے
اوپر کے درجہ صراحت میں شمار
ہوتے ہیں - مگر محقر ماہیٹر میں
شاید ۱۳ سے اوپر درجات
نہیں ہوتے -
ورصد لبست و پنچ - پچیس
فی صدی -
ایران و میران - دوسرا
لفظ تالچ بھل ہے
جمائے مرکبہ - کمپلیکٹڈ
فخوف - ڈیخرس
تخت - سرور
مواظبت = مواظظہ - مواظبت
واکم بر کارے ایتاؤن - کسی
کام پر قائم رہنا -
علاوہ - اضافہ
مجسمہ بت -

صمد۔ بے نیاز و بلند

در عوض۔ در عوض صلوة و غلغلہ
پالوش جفت کردن۔ جوتا
سیدھا کرنا۔

مکلا۔ ٹوپی پہنے والا۔ معنی تو یہی
ہیں۔ مگر نہ معلوم ہوا کہ کس لفظ سے
بنایا ہے۔ ممکن ہے کہ کلاسے بھرت
عربی یہ لفظ گڑھ لیا ہو جیسے
اردو میں اردو کے لفظ سے
عربی کے مبالغہ کے وزن پر
عینے بناتے ہیں۔ جیسے لس سے
لستار۔ پھکڑ سے پھکار

مکلائے عالم۔ ٹوپی پہنے والے
عالم۔ مآخذ نہ معلوم نہ ہو سکا۔
سرلوش۔ ڈھکنا۔ علم کو سرلوش
سے تعبیر کیا ہے۔

صفحہ ۱۷۷

عبداللہ..... اللہ ہماری
جیت و درست کی طرف کرے

بدستیکہ بعض از علما..... تعلیم
نمائندہ۔ بعض علما خود تو علم حاصل
کرتے ہیں مگر دوسروں کو نہیں
بتاتے یا سکھاتے۔
فرغ۔ مآخذ۔ گز ترجمہ کرتے ہیں
کرباس۔ سوتی کپڑا۔
غول۔ بھوت
رفتار۔ عمل و سلوک
بادشاہی۔ حکومت
افسار۔ لگام
سلمان۔ فارسی صحابی رسول

صفحہ ۱۷۸

غیر شدن۔ بھولنا۔

سوز شدن۔ اہلک جو چہنا۔

توت۔ آغوش

مآخذ۔ مآخذ۔ مآخذ۔ مآخذ۔

مآخذ۔ مآخذ۔ مآخذ۔ مآخذ۔

مآخذ۔ مآخذ۔ مآخذ۔ مآخذ۔

مآخذ۔ مآخذ۔ مآخذ۔ مآخذ۔

(دینا) بگڑ جاتا ہے۔

مدیر۔ صاحب اور۔ ایڈیٹر
پرست واپہ گردان۔ بیادینا۔

الرب کر دینا

بڑھنے والوں سے عذرخواہی خدا
انکے ایسے زیادہ کرے۔

ان بعض اظہارِ شہر۔ بعض گمان
مددگار تک پہنچ جاتے ہیں۔

مذاہمت۔ کسرتی

غلامِ راتنی کا بیار بنی اسرائیل۔
جہاں سے پیروگوں کے نام انبیاء

بنی اسرائیل کے ایسے ہیں

نیران۔ جتن ناز۔ آتش۔ جہنم

انہم یغفلنا من شہر ورائسنا۔ لئے

انہم کو بھاری۔ شرارتِ نفس

سے بھونڈو رکھو۔

اساطین۔ جمع اسطوانہ معنی ستون

دوستی حضرت خرمس۔ بندر کی دوستی
کا نذرانہ تھی اپنی ہی فوج کو
مارے۔

ولیم۔ ولیم اس جگہ شہر سے
پہلے ٹیکسٹریٹھی کا نام۔

امیر الخور۔ شہنشاہ

آلمان۔ جبرستی۔

بابی۔ رزا احمد باب کے پیرو

یہ جہالت مرزا احمد کو مبشر اور

پہاؤ کو مہدی مانتی ہے

جیسے پیر۔ دھڑ بگڑ

از پاور اور ان۔ مہتر اور لا پور

کرنا۔

کبر لائی۔ عظمت۔ بڑائی

وہاں از دور کار کئے در آوران۔

لئے ہوا کر دینا۔

صفحہ ۱۷۳

صفحہ ۱۷۴

استغذ باللہ خدا سے پناہ مانگتا ہوں

اذا فسد العالم فسد العالم
جب عالم میں بگاڑ پیدا ہو۔ تو عالم

اسبابِ حلینی - مہیانی اسبابِ سامان
در بندو - در پے
شب نامہ - رات کا اخبار
در بند - قلعہ - پھاٹک - کٹرو

صفحہ ۱۷۱

بنیہ - بحیثیتِ غلبہ پر ختم (حجہ)
کہتے ہیں - اور بعض کا خیال ہے
کہ حجۃ اعم ہے - چاہے اس کے
مقدّمات - ثابت ہوں یا نہ ہوں
مگر بنیہ وہی دلیل ہے جو مظفر
و منصور ہو - اور دلیل جس سے
ترسل الی المطلب ممکن ہو - (امدہ)
دلیل کا متقارب ہے جس سے
وعری بحیثیتِ اناؤہ بیان ثابت
ہو - وہ بنیہ ہے - حجۃ قاطعہ مفید علم
کا نام برہان اور جو مفید ظن
ہو وہ دلیل ہے -

نقاط - مقامات

پیش کروں - ترقی دینا

تفرعون - فرعونیت
سبعیت - درمندی
توسری - دھول - چیت (فلٹ)
مخبری و کبری - شکل کے قنفیہ
اول کیو مخبری اور قنفیہ ثانی کو
کبری کہتے ہیں -

مقدمہ چیدن - بانیں گڑھنا
کباوہ - تیزم - نرسے از کمان
ہتم - غم داندہ - نقد و ارادہ
دنتک

علی رشم - بر ملاوت (رشم)
بینی بنجاک مالیدن
پارک - ہر غزار کا قفسہ
غموی - باغ - گردشگاہ

گل خانہ - flower store
ماشین بخار - Steam Engine
در لغت جامع انگلیسی فارسی مطبوعہ تلہران

صفحہ ۱۷۲

شاہسون - شاہسوند - دستار شاہ

طفرہ زدن - ٹالنا
ہم بندی - جوڑ لگانا۔

صفحہ ۱۷۰ خط مشہدی حسن کمرانی

مشہد مقدس - خراساں - چونکہ
یہاں مزار امام موسیٰ رضا
ہے۔ اس لئے اس کی زمین کو
ارض مقدس کہا ہے۔

عسرت - تنگ حالی
گیر کردن - پھنس جانا - اٹک
جانا۔

پستیخانہ - ڈاکخانہ - یا لیٹر بکس۔
لیٹر بکس کو فارسی میں - جعبہ براسلات
مذوق البرید - کہتے ہیں۔
پلے بردن - پتہ لگانا۔

کہ وجہ - کرن اور کیوں
قرار داد ہم شدہ - طے بھی ہو گیا
ہے۔

کپورت ایسوجہ سے ناخلف بمعنی خلف آتا ہے
الصدبر مفتاح الفرج - صبر
کشائش کی گنجی ہے۔
تقاؤل - سکون لینا - فال دیکھنا

صفحہ ۱۶۸

مستول - تمنا و التماس
زبان بر کسے دراز شدن - اس کو
بڑھ بڑھ کے کہنا۔

بلند کردن - ہٹانا
باشو - کھڑا ہو

قدرت تنیق بہل است - بولنا
بڑی بات ہے۔

صفحہ ۱۶۹

تھا۔ - ایڈیٹر ل نوٹ

حال زبان - متغیر
حسن آئینہ - خوبی آئینہ
بشا اشرت -

کابنہ - کابینہ - کمرہ
شنگ - چنگل

بے غل و غش - جنہیں کھوٹا پن
نہ ہو -
تمام غبار - خالص

صفحہ ۱۴۴

اجلاف - جمع جلفت غیر مہذب
وحشی -
ورشو - ورسپٹر
آدیو - خدا حافظ - فریج میں
ہل کے معنے سن اور سناؤ کے
معنے خدا -

صفحہ ۱۴۶

نکبت - بالفتح - خواری و خشکی
و درمندی -
ابناء - جمع ابن - پسران کیونکہ وطن
کو مادر کے ساتھ تعبیر کیا ہے -
اس لئے اہل وطن کو ابناء کہا
جاسکتا ہے - نشوونما یا نندہ -
خلف - فیتھین سپوت و نیکون لام

صفحہ ۱۴۳

کک - پسو
اِتّ المبدینین اخوان
الشیاطین - سرف لوگ
شیطان کے بھائی ہیں -
فائز - خوبی کر پہنچنے والا
نام لاکھ - نامناسب
حنیف - مائل - بحق - راست
دردین - ملت ابراہیمی -

صفحہ ۱۴۵

نزع رواں - جانکدنی
شبان - گڈیا -
مرز - زمین
ولائی - مال و منال و ثروت

حسارت - حسد

خسارت - نقصان

کیفر و مکافات - دونوں کے
معنی بدلہ

دست باز و بر سیدہ گزاشتن - کسی
کو منع کرنا

چرکہ - مجمع - گروہ

شجی - مذہب

اشیر - بند

متکبران - گران بیچنے کے خیال

سے غلہ بند کرنے والے

تو دمنی - سنہ پر ماتہ مارنا

صفحہ ۱۶۳

واہی - سست

خورشید شیر گشتہ - کنایہ ہے

ایران کے مارکہ سے

کھمک - گول ٹوپی پہنا - چونکہ عربی میں

مصدر بمعنی اصل مصدر بھی آتا

ہے - یاریں کہو کہ تجریا بمعنی

گول ٹوپی - سے - ورنہ کھمک

کے معنی القلنسوا المدس - ہے

Round Cap

کھمک دار - گول ٹوپی والیاں

شاہا کش - نیچا دار

فلزات - آگ میں گھٹانے والے

معدنیات -

صفحہ ۱۶۴

محجہ - سمندر کا گہرا مقام

ملقہب - بھڑکنے والی - اسجن

معنی زنداں کے ساتھ - فعل - افروختہ

نامناسب ہے - بجائے اس کے

سجین ہو تو افروختن بن سکتا ہے اور

وہ جہنم کا ایک راوی کا نام ہے -

صفحہ ۱۵۹

رجا نمودن - امیدوار شدن
ورثانی - بعد ازاں
ماوریت - تقریر بر کار سے
بے ہمتائی - بے نظیری

صفحہ ۱۶۰

عجلاً - فی الحال
الدنیا بجن المومن وجنتہ
الکافر - دنیا مومن کا قید خانہ
ہے - اور کافر کے لئے
جنت ہے -

ستر نمودن - درپردہ داشتن
مکتوم - پوشیدہ
تنبلی - کاہلی
اجانب - اغیار

صفحہ ۱۶۱

آتش - آتش شوق اس شعر میں
اربعہ عناصر کو جمع کیا ہے -

گفتگو ایرانی با فرنگی

باغہا سے ملی - قومی باغ

Public Garden

الکٹریک - برقی Electric

مینو - بہشت

خاورستان - مشرق

ماہ مہ افرنجی - مئی کا مہینہ یورپ
کی زبان کا -

صفحہ ۱۵۸

قناپ - سائبان - خیمہ - قبة

Is: Canope و Eng

Canopy

غبطہ - رشک

سیراپ - پاؤں پر

مع المہنویۃ - احسان مندی کے
ساتھ -

اشکبوس - تورانی پہلوان باشند
 شہرکش حمایتہ افراسیاب میں ایران
 پر چڑھائی کی ہو رہی تھی کہ
 ہاتھ سے مارا گیا۔ نوٹ کو اشکبوس
 سے استغاثہ کیا ہے۔ ممکن ہے کہ
 کہ روسی کسی افسر کا بھی نام ہو
 طوس - صوبہ خراسان
 طشرن - رودخانہ صوبہ خراسان
 دیواسپ - نام پہلوان جو اپنے
 آقا کی کاوش سے عاصی ہو گیا
 ثریان - پشیمان
 پرن - ثریا
 قوی ہے - مضبوط جڑ والا
 خورشید اور شیر کے ذکر میں ایہام
 تناسب ہے۔ کیونکہ ایران کا
 بار کہ شیر و خورشید ہے۔

دور بدور - چاروں طرف
 جو - اند کے تھوڑا۔
 تبار - خاندان
 اسپہد - سپہ سالار
 ہشت و چار - $8 \times 4 = 32$
 تین سو برس کا زمانہ۔
 شمس عالم تقدیس - مراد جناب
 رسالت مآب
 پوشیدہ - کہنہ و فرسودہ
 بار - کاروبار
 استاند و مریدا - نام دو کوہ
 یورپ -
 پارسیاں - فرنگ
 پارستانہ - پرتگال
 طہران -
 پارس - ایک بمعنی ایران دوسرا
 بمعنی شیراز

صفحہ ۱۵۷

باد - ہوا و ہوس۔

صفحہ ۱۵۸

ایضاً قصیدہ وطنیہ

صفحہ ۱۵۵

سیلاب ساقی - گوری پنڈلیوں والے -

چشمہ ان سیاہ - کالی پٹی والی آنکھ -

لبن - دودھ - بہشت میں علاؤ چشمہ ہائے کوثر و نسیم و

سلسبیل کے چار نہریں اور

مانتے ہیں (۱) نہر شیر (۲) نہر

عسل مصفی (۳) نہر آب غیر آسن

دنہ بگڑنے والا پانی (۴) نہر حمر

کیاں - کیا نیاں

برکیاں - فقرا و زادا

ماکیاں - مرغیاں

قرن - صدی و رفیق

ماکیاں - ہم کنوں ہیں ؟

جہول - نادان - اس شعر

میں صنعت سوال و جواب ہے

مانا - مشابہ

اہرمن - دیو

فطن - جمع فتنہ

فطن - جمع فطنت زیرکی

این - مشار الیہ ملک ایران

جہا لیوں - معشوقہ بہما می - و نام

و خیر فغفور چین خیں پر نریمان

عاشق ہوا تھا -

ایران و خجست بھی کسی عورت کا

نام ہونا چاہئے - مگر مجھ کو لغات

میں نہ ملا - ملک ایران کو دختر

کہا ہے -

ارجاسپ - افراسیاب کا پوتا

جو گتاسپ کے ساتھ جنگ

کر کے مظفر و منصور ہوا - گتاسپ

کے بیٹوں اور اس کے باپ لہر

کو قتل کر دیا اور اسفندیار کی

بہنوں کو روئین و ز میں قید کر دیا

اسفندیار نے ترکستان پر چڑھا لی

کر کے اسے قتل کیا اور بہنوں

کو چھڑا لایا -

اسکناس - روسی زبان میں

نوٹ کو کہتے ہیں

صفحہ ۱۵۴

دست بدست کسے وادن -

بیعت کرنا

ترک زبان - جس نے زبان

ترکی سیکھی ہو -

از کسے فہر گردن - اوس سے

خفا ہو جانا -

سببات تاریخی - اسباب تاریخی

کی بنا پر

ترکی صحبت داشتن - ترکی

بولنا -

غزرتہ - روزنامہ - روزنامہ سہی

News - روزنامہ

روزنامہ

روزنامہ

روزنامہ

روزنامہ

روزنامہ

روزنامہ

روزنامہ

روزنامہ

خلافت اصول ہے - چونکہ ایرانی

اور مندوستانی عین و الف

میں کوئی امتیاز نہیں کرتے اس

لئے عین میں دونوں سے دھوکا

ہو جاتا کرتا ہے - اور الف

وصل کی طرح گر جاتا کرتا ہے

ایسی غلطی اور ول سے بھی ہوئی

ہے -

عقل کل - عقل اول - جبریل -

ذات نبوی - یہاں آخری تھنے

مرا ہیں

لاوطن - انکار و مشتبہ

آسیا - ایشیا

عدن - ساحل عرب جہاں

موتی پیدا ہوتا ہے

پوریشن - پسریشن جو ایک

پہلوان ایرانی تھا -

آئن - آئینیہ - دار السلطنت

نچوان (ایٹھنٹس)

آگا - کلمہ تنبیہ - آگاہ باش

نور اسن کو

صفحہ ۱۵۴

اغتنا - توجہ کرنا

مادموارل - نام مس

قتنگ - حین

شیوہ باندہ - ناز و ادالی

آب جو - تخفیف آب جوش

آب بطری - غانہ زور - سوڈا واٹر

سیفاریت - سگریٹ

جمع بستن - جوڑنا

اوئل - ہٹل

اروپانتالی - ہٹل کا نام

ترکہ - مرد ترک

شلوق - گرڈ بڑ - آشوب

شہنم خیش رانی - شیار و شہیار

کردان - قلمیہ رانی - بل جوتنا

Kalamah

خفتہ - لیٹا ہوا

صاحب مردہ - تیرا

پلو یا مرے

ٹیاد - مکار

قلعہ شیشہ - کسی قلعہ کا نام

گمہ تحقیق نہ ہوا -

پرنس سون اکسلانس His

Excellency the Prince

حضرت پرت - سٹریٹر

مغازہ - دوکان

قیمت بلند - قیمت زائد

اقتادہ و پس ماندہ - آخر - بچا

کچی - پڑا پڑا یا

آویزہ - چھینکا - ہانڈی

مغازہ بھر و فروشی - دوکان شیشہ

آلات -

سامان روسے میز پر رکھنے

کا سامان

اسباب مشروبات - پینے میں

کام آنے والے برتن

تنگ - بجنم تاد نول و گات

ساکن - صراحی -

Kalamah

تیر غلی کر دن - فیر کرنا
ہورا - مرجا - شاباش - فہے
Hush

دختران - مسیں - کنوار پار
زنان - لیڈیز - بیامیاں
قوم و ذریت ژولی - کیسی تہ
ommevoueteo - تم ہو
le = How pretty you

(فرخ) فرخ
ایں را کو راقلت یاد گرفتہ - اہو
مکس کو مقوڑا بہت یاد کرتا ہے یا
یہ جملے بطور تفنن و تفریح یاد
کرتے ہیں (قیاساً) حل نہ کرتا
سیل و وولی - جو آپ کی مرضی
Sil Youz Plains = of

(فرخ) You Please
داخلہ - در ملک خود
روے - رنگ و رنگ - یا
رویتہ - رفتار و سلوک
انم - گناہ - جرم
برائتہ کردی - لوٹا
موتلع - خریفیتہ
جولیا - مایخویا
تبدیر - اسرار

صفحہ ۱۵۱

اکپوڑی سیون - نمائش
Exposition
Exhibition
جھنگ - فضول بکواس
لاٹھال - غیر مفید
تعار - کینہ

عنوان کتاب خصال
بے مزگی - بے لطفی
ماکنہ - مشین - کل

صفحہ ۱۵۲

استحضار - یاد کر لینا - واقفیت
تعلی کرنا

صفحہ ۱۴۵

سپر - پرشیدن
 حبشی - حبش کا رہنے والا
 زنجی - زنگبار کا باشندہ
 بخارج وادن - بتا
 حتم بکرو و افصحو لایق تون ہ ہرے
 اور گونگے ہیں اور وہ کچھ نہیں سمجھتے
 کاغذ - یورپ سے موڑے گئے کاغذ
 نخل نما رنگین پیل بوٹے والے
 سنہرے آتے ہیں اون سے دیواروں
 کو منڈھتے ہیں۔

صفحہ ۱۵۰

مستورہ - نمونہ Sample

(ازجامح)

انارشست انارثیت - باغی
 مخالفت حکومت فلٹ صاحب
 اس کے معنی فونوئی لکھتے ہیں

ANARCHIST

صفحہ ۱۴۶

پدر نامرد - صرام زادہ
 مشعر - شعور
 مخوف - خوفناک
 جبر - شکستہ راستن
 کسر - شکستن
 تار - سیاہ و تاریک

صفحہ ۱۴۸

ناخدا - جہاز زان - اصل ہیں
 ناو خدا تھا -
 خصم قوی - مراد روس اور انگریز
 حصار اقلعہ

وستبرو - غلبہ

محمول - محفوظ

تظلم - رادخواہی

شور بیدن - تحریریں و ترغیب و

برائیتخن

صفحہ ۱۴۶

تہ اڑخا - بیہودہ بکواس کرنے والا
 غصہ - اندوہ
 ایاز - طفلے معشوق محمود
 تہار - جوا
 صعوہ - مولا - (موسیٰ چیمہ)
 گراز - سور
 بے انبار - لاشریک
 سلم - زینہ - سیڑھی
 بہ بہ - سبحان اللہ
 نجیب - شریف و ہوشیار
 کاکائے سیاہ - غلام حبشی
 پشت گردنی زدن - دھکے دینا
 خلا - پینانہ
 رستم و ستان - رستم بن زال
 سام نریمان - سام بن نریمان

ایقاظ - بیدار کرنا
 قصوی - دور تر
 ونبال گردن - طول دینا
 آنقدر نمیکشد - زیادہ وقت نہ گزرے گا
 کفی باللہ نصیر! اللہ کا مددگار ہونا کافی ہے
 طراز ترکستان میں ایک شہر حسن نیز آرز - حرص
 اطناب - طول دینا
 ایجاز - اختصار - اطناب و ایجاز
 معافی کے دس مسئلوں میں سے ایک مسئلہ ہے
 نوٹ - الفاظ حقیقت و حجاز
 کیا خوب صرف ہوئے ہیں
 اہل نیاز - عشاق
 طرار - دزد - چالاک
 تماثل - تشابہ
 متماثل - جھکا ہوا
 ناز - قسمیں از سر و سیر - آشن

ادبوں کا خیال ہے کہ عید الضحیٰ
 صحیح نہیں
 بقدر - بیل
 موش و بقدر و گربہ - مراد اراکین
 ہمہ - چل پون - چیخ پکار
 رنود - جمع رند

والا ہے اس گھر دنیا میں اور
 اس گھر آخرت میں
 سراب - نمائش آب - دھوکا
 یہاں مراد ویران
 آذوقہ - غذا
 مسدود - بند

شیخ و شاب - پیر و جوان
 الجوع الجوع - ہائے بھوک
 ہائے بھوک -

ثانی اثنین - دوہین کا دوسرا
 ثانی اثنین اذہما فی الثانی سے
 ماخوذ ہے - شب ہجرت میں غا
 صریحی والے واقعہ سے اس
 آیت کا تعلق ہے -

قارون - حضرت موسیٰ کا خالہ
 زاد بھائی کہتے ہیں اس کے خراف
 کی کنجیاں پالیں اونٹوں پر چلتی
 تھیں -

صفحہ ۱۲۲
 اہل کوفہ - کوفیوں نے خلوط لکھ
 لکھ کر امام حسین کو بلایا بیعت
 کی اور پھر ترک نصرت کی اس
 لئے یہ مثل ہے - انکو فی
 لا یوفی -
 چراغ کسے فروختن - اس کو
 خرد شمال بنانا
 لاری ہو لاری ہو لاری ہو لاری
 مذہبین بین ذالک خمس
 الدنیا والآخرۃ - نہ ادھر
 میں نہ ادھر میں ڈانڈا ڈول بیچ
 ادھر میں رہے بلا کہ ادھر میں گھائے

صفحہ ۱۲۵

صیغہ ناقوس - ننگہ کی آواز
 معکوس - اولٹی - برعکس
 غرس - درخت بونا - درخت
 لگانا -
 طنین - بھنبنا ہٹ - گونج
 گرہ موش - دزد و قاضی دو
 کہانیوں کی کتابیں فارسی زبان
 ہیں چھپی ہوئی ہیں - مراد افسانہ
 وقفہ
 مدیر - ایڈیٹر

صفحہ ۱۲۳

سویس Swiss
 صورت دادن - پورا کرنا
 مکتوب مشہدی حسن
 تصدیق - درود سردادن
 لواء جھنڈا
 عید الاضحی - عید قربان - اضحی
 اضحیہ کی جمع ہے - بمعنی گوا

فسر - نشان و شوکت

محبوس - مقید
 وقیانوس - بادشاہ روم جس
 کے زمانہ میں اصحاب کہف
 تھے -

ماوزر - بندوق اعلیٰ درجے کی
 Maus

کریوب - جرمن میں توپ سازی
 کا کارخانہ
 Krupp

وگوس - گرز و عمود

سالوس - مکاری

زلبون - خوار و ذلیل

جہود - یہودی

مچوس - آتش پرست

ناموس - عزت

صفحہ ۱۲۴

منوال - طرلق
 مفروس - روئیدہ
 سبج - سبج

اقتیاع - خریدنا

سہر سہفت - فارس میں زمینت

کی سات چیزیں ہیں

(۱) سرخاب یا ٹنگونہ (۲) سفیداب

(۳) دسمہ (۴) خاد (۵) طلق یا

وزرک (۶) سرمہ (۷) غالیہ

معنی آن مزمین - ہندوستان میں

بارہ ابرن اور سولہ سنگھار

ہوتے ہیں

شاعر باشتی - افسر الشعرا

یا نا نا نا - حکایتہ الصوت خندہ

لے دی - واہ ری - اوری

اری -

ششدانگ - مکمل

صفحہ ۱۴۱

ویانت - ایمانداری تدین

عرض - بکسر آبرو

محروس - محفوظ

ماکیان - مرغی

تدارک نمودن - مہارکنا

فنیع الملک - ڈائرکٹر صنعت و

سرفت

یکایک - ایک پر ایک برابر

کا

مدخول ہنگفت - آمدنی کثیر

امیر نظام - کمانڈران چیف

از برکت تمہید - بدولت نظام

یا لکچر

تاہل - شادی کرنا

عروسی مرتظظنی - شادی باشان

صفحہ ۱۴۰

طاقہ - ثوب - تھان

حیات - زندگی - جان - ایجاب

قبول یا تہنیت مہی مبارکی -

صفحہ ۱۴۰

پس بحوالہ ہندی Cheque

تفسیر الدین کے لحاف کا قلعہ نہیں

معلوم

جمہوریت - Republic

انبیاء - خوب

ویانا - Vienna دارالحکومت

اطریش (آسٹریا)

آب گرم - گرم پانی کے چشمے

صفحہ ۱۳۷

تذکرہ - پاسپورٹ و سپاپورٹ

پروانہ رابرداری

صورت مکتوب مشہدی حسن نمبر ۱۴

قماش - کپڑا

آل عبا - پنجتن پاک - حدیث

کساء کی بنا پر یہ لقب رسول خدا -

علی - فاطمہ اور حسین کا ہے - یہاں

آل بمعنی اہل کے ہے

گمراہی - آمدنی چٹل

تائیدات - ضمانت

سلیج - پانچ فیصدی

اموش شکمانہ - عزت برباد کن

امیازات بزرگ ایران و ایران کن

بڑے بڑے ٹھیکے جو ایران کو تباہ

کرنے والے ہیں -

عمل صرافہ - لین دین - کسب و

روزنامہ رسمی - گورنمنٹ گزٹ

عمل رژی - تمباکو رژی کے ٹھیکہ

کا معاملہ

متضرر - ضرر رسیدہ

زالو - جو تک

پروانہ - ادا کرے

بند - پشتہ بندہ

قرضہ رژی - جو قرضہ شہر

رژی پر لیا گیا -

صفحہ ۱۳۸

رقیب - مراد انگریز

رسم - آفیشیل

نشان - تمغہ - ٹڈل

قلاتش - چالباز - فریبے
مظفر - مانا -

باشرف بشود - عزت کے ساتھ ہو
خدا و انامست - والد العلم

دستہا - مدوکاران
ہولاند - الینڈ
بلشریک - بلجیم

صفحہ ۱۳۶

مایہ گذاری - روسیہ تقسیم کرنا
بازیش درآوردند - اس کا
پانسہ پلٹ دیا -

قتراق - سلطنت روس کا قوم
مسلمان جو فوج کا کام دیتے ہیں
COSSACKS

اشتمیا - جمع شقی بد بخت مراد مجبر
سلطنت

قتنتین - قزلباش
عسکر سپاہ گردن - فوج اتارنا
برون لحاف ملا نصیر الدین - ملا

گوش موش و لیرا راست - سب باتوں
کی خبر رکھتا ہے -

قانون - نام ساز کہتے ہیں کہ اسکا موجب
انلاطون ہے -

شیرنی خورون - شگنی کرنا اس رسم کے
ادا کرنے میں مٹھائی باٹتے ہیں گویا یہ اعلان
منسوب ہو جانے کا ہوتا ہے -

عجلہ - عجلالہ - بہت جلد - فوری - یا -
بجائے عجلہ -

حجلہ عروس پسیر - بہو کا جلوہ

صفحہ ۱۳۵

ت مکتوب نمبر ۱۱ از ہمشہ حسن

قارط پوسٹل - پوسٹ کارڈ ڈاکخانہ
کا - (دورقہ) Fe: Caste Poste

خلع - معزول کردن از عمل
قلداد کردن - لکھنا -

رند - بد معاشر
یغما کر - لٹیرے -

مدارس اعدادی - الف بے اور
میں سے سکھانے کے اسکول -
تقاعدی - مات پے Half Pay

صفحہ ۱۳۳

مترک - بزرگ -
تیب - دستہ -
بے صرفہ - غیر مفید
تجاویز کارانہ - دورازکار
جسورانہ - دلیرانہ
ڈپلومات - سیاست دان - بزرگ
کارپرداز - Diplomats
تراکیب نامی برآمد - تجھے سمجھتے ہی کیا ہیں

صفحہ ۱۳۴

مجسم - بہہ تن
نیکو بد شکم بود - اچھی طرح جانتا تھا
بہہ ماراہ دارو - سب جگہ آتا جاتا ہے
موشگافی - دقیقہ رسی

شعر سے اغز ہے -
دیں دریائے بے پایاں میں ٹوٹاں مرج فرا
وال انگنیم و بسم اللہ مجر بہا و مرسیہا
یعنی عشق اختیار کر چکی ہوں -
اعتکاف - توقف در گوشہ عبارت
چلے میں بیٹھنا -

صفحہ ۱۳۵

صورت مکتوب نمبر ۵ از حسن کرمانی
کفران - ناپاسی -
عقب ماندہ - پیچھے پر گئے - معطل
ہو گئے -

آں - ساعت -
یتول - جاگیر - ہفت ۲ ٹک
مواجب - تنخواہ -
مستمری - پنشن -
استصوابی - وظیفہ - مدد معاش -
مدارس ابتدائی - پرائمری اسکول -
مدارس رشدی - مائی اسکول -

کہتے ہیں۔ اسلئے علی کا نام ہر طرح سے ورد زبان رہتا ہے۔ جب کوئی فقیر کسی فقیر سے ناخوش ہو۔ تو اسکو برا کہنے میں "ضر علی۔ جو زر علی" وغیرہ کہتا ہے۔ یا حق (علی کے ہوشیار) چرت۔ ناس۔ پینک۔ اوگھ۔

صفحہ ۱۳۱

نوباوہ۔ ثمر نورس۔ مراد نوجوان۔
 فابریک۔ (فرینچ) *Fabrique*
 اگرچہ معنی ریشہ عمارت۔ ترکیب،
 بنایا ہوا کپڑا ہیں۔ مگر ایرانی بمعنی
 مطلق کارخانہ لاتے ہیں (کلا تھل)
 فابریک آدم سازی۔ مراد اسکول
 کالج۔ یونیورسٹی۔
 سرور میان سر کا اوزون۔ لوگوں
 میں آنے جانے کے قابل ہونا۔ لوگوں
 سے ملنا۔

رودروستی۔ شرم و حیا و حجاب۔
 دل بدربیا افکندیم۔ حافظ کے اس

عمارت۔ آبادی۔ عدل سے سلامتی
 سلطان کی آبادی شہروں کی
 ہوتی ہے۔

عدل ساعتہ.... ایک منٹ کا انصاف
 شتر برس کی عبادت سے بہتر ہے،
 (شتر بمعنی مطلق کثیر آتا ہے) مجھے
 عین اچھا معلوم ہوتا ہے۔

الملک.... سلطنت کفر سے تو
 باقی رہتی ہے۔ مگر ظلم سے نہیں۔
 طبق۔ تفال۔

صفحہ ۱۳۰

اضمحلال۔ نیت ہو جانا رٹ جانا۔
 زیر پائے فلاں چکونہ....
 کہ بر رو رافتد۔ کونسی تدبیر کریں
 کہ فلاں کو بچاڑ دیں۔
 باز یافتہ۔ خدا رسیدہ۔ ولی۔
 دانا و عاقل۔

یا ہو بیدار علی۔ نقر او درویش اپنے
 آپ کو فقر میں منوب حضرت علی سے

شست - مچھلی پکڑنے کی ڈور۔

جلی - فطری۔

قلع جمع - اکھاڑنا۔ کاٹنا۔

افتتاح - رسوائی - پدنامی۔

ترجیت - پیروی - رعایا بنا۔

علنا - آشکارا - کھلم کھلا۔

بکھے بستن - اُسکا وابستہ ہونا۔

مایملک - جو قبضے میں ہے۔

یعنی مال۔

مکتب ملی - پاک اسکول۔

صفحہ ۱۲۸

کمپانیہ - شرکت - شرکا - رفیق۔

کمپانیوں تشکیل کروں - کمیشن قائم

کرنا - کمیشن بٹھانا۔

صفحہ ۱۲۹

شیاب - پس پشت۔

سنان - شاہ و غلبہ

شنگہ چہرہ وارن - خدایا کروں، سزا دینا۔

بانکر - بنک۔

قبض - بل۔

قوٹھی - ڈبہ (کیس - کور)

شہر جمع - چربی کی بتی۔

ارن - پیسہ اکٹھا کرنا۔

آخری - امیر السلطان سے اشرفیاں

واپس کرنا۔

صفحہ ۱۲۷

کمپانیہ - اشتراک - کمپنی۔

وہ دو - دس میں دو یعنی بیس

فیصدی۔

یٹھا گری - نوٹ۔

اشتراک - شرکت

تصفی و نصف ایک و نصف

شہر ۱۲۹

جبرائیل - انبیاء -
معصومہ فیم - ایک امام زادی کا
مزار قم میں ہے - اگرچہ ان کا شمار
معصومین میں نہیں - مگر خوش
عقیدگی سے اُن کو بھی معصومہ
کہتے ہیں -

صفحہ ۱۲۶

بدترشد - انکار و قرار پایا -
از عہد برآید - آئنا سر انجام کمرے
امین الضربا - سپر فٹڈنٹ
ٹیکال -
نادیہ - ادا کرتا -
غبن فاحش - نقصان کثیر -
تداول - رولج - جاری ہونا -
صحہ گذاشتن - بامندانہ ساند
دستخط کرنا - Signature
جزع و فزع - رونا پلٹنا چہینا
چلانا - معنی و معنی اضطراب و
خوف -

نفسانی -
تحمیلات - تکلیفات - علاوہ بار
اور مشقت کے دونوں کے معنی لگان
لیکس - خرچ - باج کے بھی ہیں -
فلک زدہ - مصیبت زدہ - آسمان
کا ستایا ہوا -

صفحہ ۱۲۵

مثل نقشہ پنچہ شتر گریہ - چیل
بلوٹوں کی طرح -
نامر لوط - بے ربط کے معنی ہیں -
مگر ربط کا تعلق مضامین سے ہوتا
ہے - اور یہاں صفت بد خطی
کی ہے - لہذا حراب معنی ہونگے
یا - ناموزوں ہے -

مکتوب شہدی حسن

تعلیقہ - خط -
عاجلانہ - فوراً - جلدی کا -
اسف - افسوس -

ساعت - گھڑی -
 قمہ - کمرچ -
 خط کنند - مزہ چکیں -
 ملاحات - مزدیاری ہے -
 سمر کردن - مشہور کرنا -
 گروہ - پشت -
 آثار حکم الہی - ہیں تہا را برھیا
 خدا ہوں - قول فرعون بہ بنی
 اسرائیل -
 حیرت - محل -
 شاقہ - دشوار - مکلف -
 اقتدار - قدرت -
 استخدام - خدمت لینا -
 خلور - دلیں آنا -
 کتم - پرودہ -

ابرخالق - الخالق - چھینٹ کا کوٹ
 جس کو قبا کے پیچھے پہنتے ہیں -
 توپ - تھان - واپار تعداد جامہ
 کیلئے لاتے ہیں -
 سرداری - فراک کوٹ پلیٹوں
 والا - نیولین نمونہ کا -
 عبا - قبا - (چپکن کے اوپر بطور
 گاؤں کے پہنتے ہیں) -
 اضافہ پول - بچت - باقی -
 سپردہ بود - کہہ دیا تھا - فرمائش
 کر دی تھی -
 سفارش کردن - کسی کے ذریعے
 سے کہلوانا -
 سقط گفتن - برا بھلا کہنا -

صفحہ ۱۲۳

صفحہ ۱۲۵

چماق - لٹھ - ڈنڈا -
 بر طبق - مطابق -
 مشہیات نفس - خواہشات

دخیل - پناہ گیر -
 خسارہ - نقصان -
 تنزیل - زوال - یا -
 تنزیل - پستی -

ہو ہو۔ گن گن۔ مین مین
 ہر گاہ۔ اتمن۔
 ہمز۔ حرکت نامز۔

صفحہ ۱۲۲

لا تَدْخُلُوا بَيْتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ
 يُؤْذَنَ لَكُمْ مِنْهُ نَبِيُّ ذَا
 الْحَرَمِ۔ جب تک کہ تم کو اجازت نہ دیا جائے
 حد۔ علم فقہ میں جرم شرعی کی سزا
 کو کہتے ہیں۔

سہ حق۔ ہمشہری۔ رفیق۔
 ہمایہ ہونا۔

ارتداد۔ دین حق سے پھر جانا۔
 عراوہ۔ گاڑی

یافہ۔ نام مقام در شام۔
 مجیدی سفید۔ چاندی کا ترکیبکہ
 قیمتی ڈھائی روپے۔

جامہ وان۔ سوٹ کیس۔ پورٹ فلو۔
 مناسبت۔ روسی سبکہ برابر ایک
 روبل۔

رخوت۔ جمع رخت۔ کپڑے۔

وقبیلہ۔

صفحہ ۱۲۰

زورق در گل شستہ۔ ڈوگی
 کچڑ میں پھنس گئی ہے۔

مطیب۔ پاک و صاف۔ معطر۔
 بزا نور آدہ۔ جھک کر۔
 فہتمتری۔ پچھلے پاؤں۔
 گرد باد۔ بگولا۔

صفحہ ۱۲۱

خمرہ۔ مٹھور۔ ٹشکا۔

یک برصد۔ مراد سو گنا۔

حاجب۔ ناظر دربار

رسوم۔ نذرانہ

حوال۔ تو بڑا۔ تھینلا پھاندی۔

چناں خرمیشود۔ ایسا تو گدھا

بھی نہیں ہوتا۔

اجامر۔ از نال ریدعاش۔ کینے گندے

مکار۔ F&: Chaslatan
رووہ بر شدن۔ آنتیں اُلٹ جانا
پیٹ میں بل پڑ جانا۔

صفحہ ۱۱۹

گوش تلخ۔ جس کو کسی کی بات
ناگوار ہوتی ہو۔
ظفرہ رفتن۔ ٹمٹنا۔
زور است۔ مجبور کرتے ہو۔
یا علی مدد۔ کسی اہم کام کے شروع
کرتے وقت ان کلمات کو کہتے
ہیں۔

نشستگاہ۔ بیٹھکا۔
اعوا۔ درغلانا۔

عبد عبید۔ غلام کا غلام۔
آشنائی وادن۔ پہنچانا
بہ او برخوزدہ۔ اس سے
ملانات ہو گئی۔
جمعیت جزئیہ۔ مراخانوارہ۔ و
اہل البیت و بمعنی خاندان و دودمان

صفحہ ۱۱۷

تازا۔ نام مقام
اسکندریہ۔ نام بندر مصر
خسونت۔ کھراپن
گور پدر اسکندر (مخذف)
سگ بشاسد۔ فیلقوس پدر اسکندر
کی قبر پر کئے موتیں۔
جبل المثین۔ عویدا لا سلام ناری
زبان میں گلگتہ سے اس اخبار کو
نکالتے تھے۔
اقطیل شدن۔ بند ہو جانا۔

صفحہ ۱۱۸

جدی۔ مندہزی۔ بمعنی خوب۔
جلو۔ سامنے۔
و حنیم۔ بد۔
عرشہ منبر۔ منبر کی سب سے
اُپر کی سیڑھی۔
شار لانتان۔ چاچول باز۔ عیار۔

انزوا - گوشہ گیری -

صفحہ ۱۱۲

فعال بایرید - جوجی چاہے کر
بیٹھنے والا -

استدانت - دوام و ہمیشگی -

بازل - سخی -

رطب اللساں - تر زبان -

شقوق - آشوب و اغتشاش -

Disturbance

آسمان جھل - ننگے بوجے -

فرزانہ - دانشمند -

لات و لوت - نفاختے - قلینچ
مفلس -

دربار بازی - چتچش، دربار کی -

نرہ خر - اول نمبر کے گدھے -

ترکہ خر - گدھا ہنکانیکا ڈنڈا -

خارجہ - بیرونی - مراد سلطنت

غیر کے لوگ -

صفحہ ۱۱۵

ایوان ششم - کسی کتاب کا نام
معلوم ہوتا ہے -

انارکریٹ - انارکٹ -

ہرج و مرج طلب - مخالف حکومت

فوضوی -

امیر اطوریجہ - ولیعہد -

آستریا - اطریش -

رئیس جمہوری - پریسڈنٹ -

لامش - حاشیہ -

صفحہ ۱۱۶

حقہ - کہ بلائی قریب پانچ سیر کے

اور ترکی آدھ پاؤ ایک سیر کا ہوتا

ہے -

کفارہ - بدلہ -

پائے کو میدان - رقصیدن -

مراودہ - آمد و رفت -

صفحہ ۱۱۱

ایمی واللہ۔ جی ہاں !

باوتجاں۔ بیگن۔

جوجہ۔ چوزہ۔ مرغی کا بچہ۔ چگنا۔

مستہار۔ ایک تلو گوشت مرغ۔ آلو

بنخارا۔ بادام اور پیاز سے پکائے

ہیں۔ دوسرا بیگن کے قتلوں سے

کو پیدا۔ قیمہ۔

ماہی کفال۔ ایک قسم کی مچھلی۔ لکھن

سے کہ رہو ہو ہو۔

آتش دوغ۔ کڑھی۔

تمنا۔ سلام و عرض سلام۔ آرزوئے

خوبی یا سعادت برائے دیگران

Good wishes۔ کردن۔

صفحہ ۱۱۲

رقیمیات پت۔ ڈاک۔ خطوط۔

مکاتبات Communications

انتر جار۔ آزرگی۔

ہمیت۔ ممبر۔ وفد۔ ڈیلیگٹ۔

طپا پنچہ شش لول۔ چھوٹا پستول

ریوالور۔ پستول۔ طپا پنچہ۔

تیغچہ۔

شش لول رولور۔ Revolver

یہ لفظ تپا پنچہ کی تفسیر ہے۔

سار ساختن۔ ختم کر دینا۔ جان سے

مار دینا۔

احدے از احاد۔ کوئی فرد بشر۔

ہنر بزرگ۔ بڑا کمال دکھایا۔

وفیر۔ کثیر۔

طیش۔ غم و غصہ۔

صفحہ ۱۱۳

بطریق۔ ازراہ

شاہ تبار۔ بڑا باز۔

بہ پرو پاچہ اعیان بہ سچیند۔ اراکین

کے مرتبوں میں۔

شفا یا۔ روبرو

شانی۔ کامل و دوانی

سیاہ کشیدن - سیاہ پوش -
توپ - تھان -

صفحہ ۱۰۷

جل - جڑنا -
بستر چیدن - بچھنا اٹھا دینا -
بصرف شام - شام کا کھانے
کے لئے - یا -
بطرف شام - قریب شام -
مذکورہ متعلق -

صفحہ ۱۰۸

سہ دیگر - تیسرا -
ازیں در - تیسرا -
بخت یا اللہ - واہری خوش بھی -
سیف - یہ چند سیف ہوں -
جیگر - جگر - دھڑا -
در تہ و امن زیر پا لٹا لیر کر رہ -
سرخیاں پر دامن پاؤں کے نیچے

آگیا - وہ گیا - پھنس گیا -
معلق آفتاؤں - تلو بازی کھا کے
گیر پڑنا -
جعبہ - قورلمی - دوتہ - دویا - جہیز
الاری بھی ہے -

صفحہ ۱۰۹

ناشتا - خالی پیٹ - بنا رہنا -
بانا - کھانا - کھانے کے
دست دلوں - اقدار - جانوروں
باہر سے مراد - سے لڑا -
پاکو - عورتا ہم سب سے -

صفحہ ۱۱۰

سیاہ عام - دربار عام -
مجاہد -
برج - صدر - عمدہ چاقوں جو
کسی عمدہ انجم کی طرف متوجہ ہیں
بالش -

صفحہ ۱۰۵

تزارک ویدن۔ سامان کرنا۔

من بنوعے مالی نمائند۔ بین خاص
مرتبہ سے بتاؤنگا۔

قونسل۔ قونصل۔ غیر Counsel

Consul۔ مشق از لفظ: Consulate

to Consulate

پتوں سے ڈھک دیتے ہیں۔ بیاہ
شادی یا اور قسم کے جشن میں یورپین
ہنڈیب کے موافق ایسا پھاٹک بناتے
ہیں۔ اور اسپر ہندوستان میں تو
بھی بجاتے ہیں۔ (لاق نصرت)
لوحہ۔ تختی۔

جام۔ شیشہ مع چوکھا۔

خٹا۔ خوشنویس۔

جشن جلوس سال پنجاہم۔

الحمد لله

اللهم بارک..... اے اللہ برکت دے

ہمارے بادشاہ کے جشن جوہلی میں

بحین محمد و آل محمد۔ اور نصرت کرشنہ نشا

نادر الدین قاجار کی۔

لمحہ و السبین۔ ہر دو لقب جناب

رسالت مآب صلعم۔ اور قرآن کے

دو سورے۔

صفحہ ۱۰۶

پنجاہ نو دن۔ دریت کرنا۔ بیا کرنا۔

عیسوی۔ تاریخ سے ایک بہت
بند ستارہ ہے۔

جماے صرف۔ نماز، رخصت،
اور امید اور نہ..... میگذاشتند۔
تبا کو کما نیکہ لے دیتے۔ مگر غیبتہ جوئی
کمانہ دیتے۔

لمغرا۔ وہ دستخط شاہی جو فرامین پر
بخط چلیا ہوا کرتے ہیں۔ اور انہماق
خط کیلئے بھی ملتے ہیں۔

بہاں نحو است۔ ابراہیم بیگ اننگ
ویا ہی ہے۔ بیبا کہ تم نے دیکھا تھا۔
کیسہ تربت۔ تربت امام حسین کی
ناک پاک والی سجدہ گاہ کی تھیلی۔
کیسہ میخک۔ لونگوں کی پولی۔
کیسہ ترمہ نرم۔ نرم اور ملائم شال
کی تھیلی۔

صفحہ ۱۰۴

حشر میں حسرت مری گر پچھیں دیگر اختیار
دوست میرے واسطے فردوس تیرے واسطے

نشانہائے قدیم۔

از ریش۔ قیمت۔

صلاۃ۔ نماز۔ ورود۔ رحمت۔
جب کوئی مر جاتا ہے۔ توینار پر
چڑھ کے صلاۃ پکارتے ہیں۔ دوبارہ
نماز جنازہ کے لئے۔

صدر اعظم۔ پرائم منسٹر۔
در پیش۔ در مقابل۔

صفحہ ۱۰۳

نظارت کروں۔ دیکھ بھال کرنا۔
کار تمام میشود۔ بس کام بن گیا۔
کام پورا ہو گیا۔ مر جانے کے معنی
بھی ہیں۔

صدر رحمت۔ یعنی کہیں بہتر ہے۔
رثر۔ ظاہر عبارت سے تو کوئی مقام
معلوم ہوتا ہے۔

صرف و خانیہ۔ دھواں اڑانے کا
حق رب کو تھا۔ یعنی کوئی حقہ میں تبا کو
صرف کرتا ہے۔ کوئی بطور دوا۔

صفحہ ۱۰۱

طواف کردن - گرد گھومنا -
غشوہ - غشی -

زور کی خود داری نمودم - جبراً اپنے
آپ کو سنبھالا -

صفحہ ۱۰۲

افاقہ - تنکین ہونا -

متر - ہر ڈاکخانہ -

ما مور منظر پو ست خانہ - ڈاکبہ -
حسن بود - ہر جودیکھی اس میں نام
حسن - تھا -

عزیمت - ارادہ سفر -

تعلیقہ - تحریر - خط -

نگرانی - تشویش -

تصدیق - در دسر - تکلیف -

انتیاز - ٹیکہ -

کپانیہ - کپنی - شراکت -

کشف آثار عتیقہ - انبثاف

سوا کردن - انگ کرنا - اخافہ کرنا -
تانتا - "م" دیکھ -

تجدید معاملہ ممکن - آگے کو دوسرا
موقع نہ دینا - لے ہی کے آنا -

موعد - زمانہ وعدہ -

مکث - تاخیر ٹورنگ -

تجدید معاملہ - پھر سے معاملہ کیا -

سند - تنک -

روتیہ - روش - رفتار - رنگ و رنگ

صفحہ ۱۰۰

پیانو - تار - سنطور - سب سازوں کے
نام ہیں -

راس الخسین - ایک روایت ہے کہ -

سرام حسین مصر میں جا کر دفن ہوا -

مصر میں مقبرہ بنا ہے - اور لوگ

اس کی زیارت کو جاتے

ہیں -

آزادہ - عراوہ - گھاڑی -

محبت آمیز۔ از روئے محبت یا کلام
کا لفظ رہ گیا۔

ضدیت۔ مخالفت
مشروطیت۔ جمہوریت
مشعشع۔ منور۔ درخشاں۔

صفحہ ۹۹

عمود۔ اکل کھرا۔ کج ارادہ (منجہ)
بقلم رفتن۔ مشہور ہونا
خود سری۔ ذاتی۔
نکٹ۔ شکست
عاید۔ لاحق۔

چاپیدن۔ لوٹنا۔
غیر موجبہ۔ نامعقول۔
بنظر دادن۔ دکھانا۔

گزنجین۔ شبنم جو درخت گز (جھاؤ)
وغیر پٹیٹو کے مثل ترنجبین جسم جاتی
ہے۔

دستگاہ قانون۔ محکمہ قانون سازی
دستگاہ اجراء۔ محکمہ نفاذ قانون۔

صفحہ ۹۷

زغال۔ کوئلہ۔
راہ انداختن۔ کام جاری کرنا۔
چرخ آبجشی۔ پانی کھینچنے کی مشین
ترکمان۔ ترکوں کی ایک قوم جو
لوٹ لٹا کام کرتے ہیں۔
تاتار۔ ویشی قوم ہے۔
میسس۔ بنیاد ڈالنا۔
دارالفنون۔ یونیورسٹی۔
محیر العقول۔ عقل کو حیران کرنے والا۔
ناقل بمرام۔ مقصد کو پانے والا۔

صفحہ ۹۸

معاولہ۔ مساوات۔
حکومت فروختن۔ رشوت لیکے
عہدے دینا۔

چانہ زون۔ بک بک کرنا۔
نورس۔ نوادہ
حکمی۔ بغم قلعی۔ یقینی۔

کے معنی لغوی و وضعی بتائے جائیں۔

شمع بجلی - چربی کی جلی - شمع مرنی
اور شمع کا فوری اس کے علان ہیں

Steamine Candle

مفتنی - قانون ساری - قانون دانی -

بکلی خلق عظیم - ہر طرح کی طاقت
کا دانا ہے۔

بلدیہ - میونسپلٹی -

مجلس - پارلیمنٹ -

ادارہ شہر - ڈسٹرکٹ بورڈ -

جنگلہ بگی - امیرالامرا - ڈپٹی کمشنر

فلٹ صاحب - پولیس سپرنٹنڈنٹ

جو شہر کا انچارج ہوتا ہے اسے

بتاتے ہیں۔

صفحہ ۹۶

صرفہ بردن - ناناء اٹھانا -

دیوان - وزارت -

اولی - مراد نظم -

دیوان - Council

عربہ - جنگوا - نانا -

نانجیہ باب - رذیل فی شریف -

تجارت - مراد بخاری - جرم کشیدن

مروٹ منقطعاعات کا مجموعہ عقد

ہے۔

صیانت - حفاظت

داداشان - دہ کی ابرادران

صفحہ ۹۷

وامغ - ٹاک

مک - پھیلنا -

صفحہ ۹۸

بہم بہت کردن - مرتبط و منقطع

کردن -

انگلترا - انگلینڈ -

پول کا غنہ - نوٹ -

نہ معنی پول نوٹ - اس سوال

سے یہ غرض نہیں کہ پول اور نوٹ

سہلہ - آسان -

سمحہ - نرم و آسان -

ذات اسلام میں نہیں کوئی عیب!

آویخ - افسوس -

مزوران - مکاران -

قضاوت - کارِ فعل قاضی -

مترصد - تاک لگانے والے -

اجنبی - بیگانہ -

جابر - دباؤ ڈالنے والا - یا -

جایر - بمعنی ظالم -

صفحہ ۹۳

بقالب زون - رانچے میں ڈھالنا -

مسکو - ماسکو - حال میں در سلطنت

روس پہلے سینٹ پیٹرس برگ

تھا -

مزه - گزک و نقل - Dessert

بسلامت کیے بادہ نوشیدن

کسی کا جامِ صحت پینا -

سمندر

تاجدار دیں بدن سے اسکا سر

تقو کا اس نے غیظ سے تب آپ پر

جب کہ تقو کا اس نے برز وئے علی

افتخار ہر نبی و ہر ولی

ہو کے مرت ذوق رکھ دی فو الفقار

قتل سے باز آئے بہر کردگار -

جبکہ دیکھا آپ سے بجا عفو،

غوب ہی حیراں ہوا وہ جنگ جو

پوچھا پہلے تم نے کینچی تیغ تیز

اب ہے کیوں اس کام سے ٹکولیر

تب کہا ہوں تیغزن بہر خدا،

بندۂ حق ہوں نہ پابند ہوا

شیرِ حق ہوں میں نہیں شیرِ ہوس

یہ عمل دیں پر مرے شاہد ہے بس

سلطان الاولیا - حضرت علی -

پیروان - تابعین -

تہ - چوڑ -

آسیان - بجائے آوردن -

صفحہ ۹۴

شیونات - جمع الجمع شان -

کیسے ایسے۔ کیوں اور کیوں۔

صفحہ ۹۰

عارضین مستغنیث۔ عرض و معروض
کرنیوالا۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاۤءِ
وَالْمُنْكَرِ۔ نماز پرستی اور کارناہندہ
سے روکتی ہے۔

کبریاائی۔ بڑائی۔ عظمت۔ اپنے آپکو
برہم سمجھنا۔

صفحہ ۹۱

اگر انسان انسان باشد۔ اگر انسان
کا انسان کے ساتھ معاملہ آپڑے۔

ترجمہ اشعار مولوی روم !
ہاں علی سے یکہ اخلاص و عمل
شیرینی کو جان لے تو بے دخل،
عبد و دے اُن سے کھائی جب شکست
اُسے اُسے پاس شمشیر سے بدست،

ساکن۔ جو کام نہیں کرتا ہے۔
ریج اس را..... بہ اونڈھی کسی
کے تانے کو کسی دوسرے کے
سرنہ نکا۔

زحمت..... ننگری۔ جو (چھوٹا ہے)
بڑا مزہ نہیں رکھتا۔ اس کی بڑی
زحمت کو حکمت کی نظر سے نہ دیکھو
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا..... إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ
وہ لوگ جو ایمان لائے ہوں۔ اللہ اور
رسول اور ان صاحبان امر کی اطاعت
کو جو تم میں سے ہوں۔ اگر کسی معاملہ
میں تم میں تنازع ہو۔ اور فیصلہ نہ
ہوتا ہو۔ تو اللہ و قرآن اور رسول
(عہدہ) کی طرف رجوع کرو۔

نیکو مرت شرع۔ اہل احکام شرعیہ
مفتش خفی۔ خفیہ پولیس۔
جاسوس۔

خلاف۔ خلاف حق۔ مخالفت۔
دست خوش۔ ملا دلا
دست آویز۔ وسیلہ۔

چوڑا و چٹاں۔ کس طرح۔ اس طرح

عشرے از اعشار - سواں حصہ -

صفحہ ۸۷

عدلیہ - عدالتیں - Cause of Justice

تقاضی - تمام - شاید ڈی - سی -

امیہ کی تیر - مرزا تقی خاں -

مراقب - پاسدار - محافظ -

اقامہ بینہ - وسیلہ - قائم کرنا -

اذاعہ - شائع - کر دینا -

مستفزنگ - جو فرنگی بنے -

وازدن - رد کرنا - پٹ دینا -

ہٹا دینا -

صفحہ ۸۸

مالک بن اشتر - اصحاب جناب امیر

علیہ السلام میں سے تھے -

عملیہ - بلند مونس علی -

ملک منان - بڑا احسان کرنے والا

بادشاہ - مراد خدا -

رزین - مبین - مضبوط -

دریافت - کر دو - حاصل - شود -

کتاب - فنی -

اقتصاد - اطراف - دور دراز -

بصانع - انجی - صنعتوں - سے -

انکے کام سے -

اسباب کارخانہ جات - اثاث

الہیت -

صفحہ ۸۹

رقبت - نرمی -

جلوگیری - روک تھام -

اگر تقویت دے پسندار - اگر انکے

وسیلے سے کوئی قوت حاصل ہو - تو

اس کو اپنی طرف عائد نہ کر -

مواہات - غمخواری -

راتبہ - روزینہ - وظیفہ مقررہ -

انقراض - منقطع شدن

بکارداشتن - کام میں لگائے گئے

ستونیاں - نیاپین - آکیریں -

صفحہ ۸۶

ملیار - ہزار بیون - ایک بیوں برابر
دس لاکھ -

جہل کرور - ایرانی برابر دو کرور
ہندوستانی -

ابلاغ - ہمدانی -

رموات - مالگاری -

امور عاقل خواستہ باشند - اگر دنیا

کو چکوم بنانا چاہتے ہیں

شخص شخص - ذات میں سے اس

سرور (صدر اعظم) کے غلام اور باری

ہو - یعنی صرف تنہا صدر اعظم ان تمام

امور کو انجام دے -

طریق - جمع طریق - طریق

سبقت - درندگی -

فجاشی - دشنام دہی -

ہتاک - ابروریزی

شخص اول - بڑے مرتبہ والا -

شار بالبنان - شرفنا -

ماہیان الہی ہائے آسمان -

اندرین -

برسنت - فراتی سے

ہمت کر کہ بلند کہ مردان روزگار -

ہمت بلند سے ہونے دنیا میں وقار -

محبت - کیمش - ڈیپلیٹ -

مجلس -

مجلس - پارلیمنٹ -

ارائے نمودن - دکھانا -

نقطہ سر بستہ - اسرائیل - مخفی بات

بدبخت - ایساوینی الدین سے

ہزاروں سال سے باریکباز اس محل پر ہیں

اقتیارات - تشویش -

مستمری - پنشن -

استدھالی - خرج متفرق -

تعارف ہدیہ - نذرانہ پیشکش -

دریافت داشتن - حاصل کرنا -

ایدا -

دراز نویس - بڑھلکے بکھنے

والے -

برہمانا - جوڑنا -

کسبہ - جمع کا سبب - تاجر (حدیث)
الکاسب حبیب اللہ مہاشن
پیدا کرنے والا - دوست خدا ہے -
تخلف - خلاف ورزی -

موجو کسو - نام بادشاہ جاپان
یا - وزیر -

میکاو - (جاپانی) شاہ
زیر پانہاؤن - کچھڑاٹا - روندنا -
سل ڈالنا -

شہن - جج شان Dignity
پارلیمنٹ تشکیل داون - مجلس شورائے
ملی قائم کرو -

پارلمان - مجلس شورائے ملی -
PARLIAMENT.

خطیر - بزرگ خطرہ والا
مباشر - مرکب -
امضار دستخط -

صفحہ ۸۳

اقدام جدی - کوشش کیساتھ
پیش قدمی کرنا -

آستاد معلم - پروفیسر -
صرفے تیرستا - کوئی کلام نہیں ہے
اوارہ معارف - سرشتہ تعلیمات
ایں فقرہ - یہ بات - اس سے مراد
الف بے کا مشکل ہونا ہے -

مکتب عالی - کالج -
مکتب رشیدیہ - ملی اسکول -
مکتب ابتدائی - پرائمری اسکول
بحر اخضر - ہر سمندر آسمان سے
مجھ کنایہ ہوتا ہے -

بحر احمر - Red Sea
سردرازداشتن - طول کھینچنا -

صفحہ ۸۴

صفحہ ۸۵

نطق - لکچر -

دروہی - (جاپانی) اعیان دار الکین ملطنت

ماہوتہ - بانات -

و - و - و - سبحان اللہ -

وزیر خارجہ - نازن سیکرٹری -

وزیر مختار - *Minister* -

Polenipatenary

تدارک کردن - سامان کرنا -

عملیات غارت - ارباب یعنا -

لمیرے ، ڈاکو -

خواجہ طاش - ایک آقا کے دو غلام

ایک استاد کے دو شاگرد آپس میں

خواجہ تاش کہلاتے ہیں -

و جہان - ضمیر تحت شعور - کائنات -

نحو - طرز - قسم -

عرق جیہیں - کوشش و سعی -

ابا عن جد - باپ و داد سے

ہم مسلک - ہم طریق -

مکلف و موقوف - ان کا فرض

اور خدمت کیلئے -

مشتغال - ڈیڑھ درہم - قریب پانچ

(فرائد الدریہ)

علاوہ کردن - اضافہ کردن -

مبین سرزخمہ - *Reinforced*

سر جو قہ - *Compensate*

جنہ دشا - ایک ریجمنٹ میں آٹھ سو

سرباز ایک سر تیپ ایک سر ہنگ

دو یاور آٹھ سلطان اٹھارہ نائب ،

دس وکیل اور تیس سر جو قہ یادہ باشی

ہونے ہیں - ایک ریجمنٹ کے آٹھ

دستے ہوتے ہیں - ہر ایک میں تین

مہال تین شیپورچی اور ایک رستہ

موزیکا پیسوں کا ہوتا ہے - جن کا

شماران آٹھ سو سے الگ ہے -

مہاجب از خزانہ دولت میگرد

انتخواہ تبرکاری خزانہ سے پاتا ہے -

بایتنا ہے - تشکیل دادن - تمام کرنا

کر باس - کپڑا سوتی

بلور - شیشہ آلات -

چینی - چینی کے برتن -

مخ - برف -

نرمی - پارچہ زرتار -

کبریت - دیاسلانی -

کشوری - ملکی - سولین -

لشکری - فوجی -

لقدی - ظلم -

قویہ پرماتی - بد مذہبی - جبر - زور -

دباؤ - ٹنڈے بازی -

فعلہ و جمال - مزدور و قلی -

رسم - بلا - نشان -

لباس - مراد قواعد فوجی - دروی -

چپ و راست - الفاظ قواعد -

چپ - راست

راست -

صفحہ ۸۲

چہ حدود داشت - کیا طاقت تھی -

کیا مجال تھی -

نظام - پیشری - فوج - Military

چہ کارہ است - کیا ہستی -

رکتابہ -

فوج - Regiment

پیادہ نظام قشون پیادہ - Infantry

قشون سوارہ - سوارہ نظام - Cavalry

لشکر - قشون سپاہ - Army

توپخانہ - Artillery

تیمب - لشکر - دستہ -

سرباز - Soldier

دستہ - Company

سپہ سالار - سردار کل -

Commander

سردار اکرم - in Chief

فرماندہ - امین نظام - Commander

رئیس لشکر - صاحب منصب ارشد

سرتیب - Brigadier

سرہنگ - کرنل - Colonel

یاور - Major

سلطان - Captain

وکیل - Sergeant

وکیل باشی - Sergeant Major

امیر پنج - پانچ ہزار جرنیل کا افسر -

General

اجودان - معین - Adjutant

اجودان باشی - Adjutant General

مارسل - مارسیلز - دریائے ڈورور
 پرفرائس کا ایک شہر -
 امتنع - فرنیچر - اثاثہ البیت - سامان
 آرزو کروم حاضر بود -
 مجھے خیال آیا کہ اگر اس محبت میں
 ابراہیم ہوتا، تو کیا اچھا ہوتا -
 اخبار کردن - اطلاع دینا -
 سر - بر -
 طعام صرف شد - کھانا کھایا گیا -

صفحہ ۸۱

صوابدید - مشورہ و مساجد -
 بہا - قیمت -
 علی السویہ - برابر ہے -
 دستگاہ - محکمہ - مجلس - کھانا خانہ
 جریمہ - جرمانہ - (دائن)
 تاوان - عوض زبان (پشیلٹی)
 راست آمدن - بلجانا -
 فصل - باب (چیمپٹر)
 جنابت - گناہ - جرم -

ہٹ - جسے کوئی سمجھے -
 متوقدید - امیدوار ہو -
 قدوم - تشریف آوری -
 یساویں - جیسا ہی - نگارہ -
 کنار شویہ - ہونیچو -
 فاضل آمد - بڑے فاضل آرہے ہیں -
 معتدل ساعتیں - وقت ضائع کرنا
 بچتا بنا -
 جہنگ - واہیات - جھک مارنا -

بجواس -

پورچ - لغو - لچر - بے معنی -
 مستمع - سننے والا -
 تمام کردن - ضائع کرنا -
 ماشین - کس -
 اختراع - ایجاد -
 دروغ بانی - اشعار میں جھوٹی
 تصدیق کرنا -
 راوہ گوئی - نفہیدہ اند - اسکی
 بی بی سار، باتوں کو بھی وہ ادیب
 نہ سمجھتا ہے
 نہ کہ کو آشنائی سے شنا جانے !

وہ از بار معانی مزین ساختہ اور
معانی کی کلیوں سے زینت دی۔
اشہب - سبزہ گھوڑا۔
قضا سمت - جس میں علامت و
نشان قضا کا ہو۔

حدائق - جمع حدیقہ - چار دیواری والا
باغ۔

شتیاق - جمع شقیق لاہ نعمانی۔
روح فواح - ہلکنے والی خوشبو میں۔
فصاحت - غراہت - تنافر - تعقید۔
ضعف - تالیف سے کلام کا خالی
ہونا۔

مہموم - جمع ہم - غم۔
لوٹ - آلودگی۔

سموم - باد گرم - لو۔
میا من - جمع میمنت - خجستگی۔
جبار کی۔

برکات - جمع برکت - افزونی و
بالیدگی۔

مکارم - جمع مکرمات - بزرگواری
عظما۔

کام نگاری - مقصدوری

کرامت - بزرگی - نوازش۔
کاخ - قصر و محل۔

کیاست - دانائی۔

ثولیدہ مو - بکھرے بال والا۔
حوصلہ من تنگ شد - میں تیر
عاجز آ گیا۔

آخر اس کم کو کام اکرم کو تاکجا
خواہد کشید - آخر یہ کم کو کام اکرم کو
کہاں تک بختا رہے گا - یہ چرخا
کہاں تک چلے گا - یہ رہندھا کہاں تک
نماندھیکا - اوپر کی عبارت میں - کام
اکرم - کان - کام نگاری - مکارم
کرامت و خیر و جوارا آئے ہیں

انہیں کو کم و زیادہ کیے وہ ہوتا ہے
اور اچھی پواڑے کے ساتھ تعبیر کرتا
ہے اس سے زیادہ نہ سمجھ سکا
آخر شچہ چیرا است - اس پنڈے
کا آخر انجام کیسا ہے؟

نفس - ذات - جان

چہ چیز را فہمید - سمجھنے کی چیز ہی کہیں

نشأت - بدگئی -

قلنبہ گوئی - اناپ شباب - رنگ
بڑنگ بکنا -

پائے بمیان آمدن - کسی کا کسی
میں دخل ہونا -

دیکھو - صاحب عطا بخشش -
و مانج - بروزن نقال درخشاں -

فروزاں -

گولہ - مٹھا - چنگلا -

رشحات - تراوش -

درسلک - موتیوں کی لڑھی والا -

صفحہ ۸۰

خضارت - سرسبز -

طراوت - طراوت - تازگی

پرند و پر نیاں - سوزن نشیمی کپڑے

قراہہ شیشہ کا گھڑا - مرادخم -

ازمار - کلیان

بقبراہ لالی ملون - باختہ - موتیوں

کی تم سے اسے رنگین کیا -

جواہر تاج ہے - لہذا خزانہ کے معنی
بساطی یا جوہری کے ہوتے ہیں -
اور شک دوز اور موزہ دوز کو بھی
کہتے ہیں -

حاجی - حاجی تبریزی -

بدستی - آپے سے باہر ہو جانا - غپ
شب اڑانا -

چیزے نما ندہ بودہ شونہ
قریب تھا - کہ اٹھک لیٹ پڑیں -

صفحہ ۷۹

فرنگی آب - Europeanized

خداوند - آقا - مالک -

خداوند خدا

مخلوط - ملاوینا -

رئیس جمہوری - President of

Republic

عنوان - سرنامہ -

منفختہ - دشوار -

سروین - سروپا -

وَجَنَاتٍ - رختارے - مراد ظاہر حال

صفحہ ۷۸

فراش اپت - ڈالیکہ -

در آوروں - نکانا -

لاکے رتہ - مراد درمیان -

ظروف آں - مراد اثاثہ -

یعنی باد بیاں بجانب سوق اور

گویا ہوا انکی طرف اٹاے گئی -

سوق - بفتح زائد - لیجانا -

حضور بار بیتغالی پر سید یہ کیوں

نگہ دیا - کہ خدا کے پاس پہنچے -

عمدہ - ستون -

زبدہ - فلاحہ -

قراچہ و لغ - (کوہ سیاہ)

کوہ ارا راط -

شہیر - مشہور -

مستطاب - پاک -

حضرات - جمعہ خزانہ شیشہ کے

موتی - جو - اگر حضرات اکٹھے

طعام پر خلاف خواہ کہ اوپر کھانا ہوا

نہ ہو -

غیاب - غیبیت ضد حضور -

اعتصام - درست در وامن زدن

تمکب کردن -

نفس بر زدن - سانس لینا - منہ

سے بات نکالنا -

خنک - نقرہ گھوڑا -

سورخ - محل -

صفحہ ۷۹

بازی - کھیل کود - لغویت -

إِنَّ كَانَ قَمِيصَهُ قَدْ مَوَّجَتْ دُجْرًا

فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ هـ

اگر یوسف کا کرتہ پیچھے سے پٹنا ہو تو

زلیخا جھوٹی ہے اور یوسف سچے ہیں

هٰذَا اَبْنَانِ عَظِيم - یہ تو بہت بڑی

تہمت ہے -

محبوبہ تمہاری دوست

محبوبہ -

ہمواری - درستی -

لالی لالا - سروارید روشن و درخشاں

صراف نما - بظاہر پرکھنے والے -

مراف صورت -

اَلْقُوا عَنْكُمْ مَوَافِقَ التَّكْمِ مَوْافِقَ تَهْت

سے بچو -

طشت از باہم افتادون - رازناش ہو جانا -

راسخ - مضبوط -

متین - استوار - مستحکم - حصن حصین - قلعہ مستحکم -

کروپ - جرمنی میں توپ ڈھالنے کا

مشہور کارخانہ -

شوائب - آمیزشہا - آلودگی -

صفحہ ۷۶

جواب مکتوب فیقہ از جانب مجاہد

وقت - غور - باریک بینی -

خلو - افراط -

نوبینش - صحیح نوبینش نوربیرت -

ارکان قوی البنیان - مضبوط

بنیادولے ستون -

مواند - جمع ماندہ - دسترخوان پراز

صفحہ ۷۷

طعم حنظل - ذائقہ اندرائن کا - یعنی کڑوا -

عین حقیقی واصلی - ذات - بے غش - کھرا -

جَوّ - خلا میان زمین آسمان -
علم تقلید - علم فقہ -

صفحہ ۷۲

قاز - ایک خیالی حقیر سنگ جیسے کوری
اندک - تھوڑا - بھلیل - ذرا بھی -
ایران و طبرستان - دو ایرانی اخباروں
کے نام -

مزرعہ - پوچ - پھر - واہی -
لاطائل - غیر مفید -

ہفتگی - ہفتہ وار - Weekly

اجتہاد - جمع حبیب - ولی دوست -
اصدقا - جمع صدیق - نکل الحبیب

جہیں خلوص اور صداقت بھی ہو -
خل - صدیق - منحصر صاحب الود -
نقل - ذکر -

تعارف - تکلف -

طراق طراق - کھٹکھٹ -

نیم خیر - آدھا اٹھنا -

سرخدان - صندوق برف - see case

تھرماس - (برف دان) - قمقمہ - ترمز -

ترمس - Thermo

متکا - گائیٹیکہ -

تیکہ کروں - ٹیک لگانا -

وم کروں - جوش دینا - اُبالنا -

صفحہ ۷۳

راسمہ - نشان و علامت (نماد)
خط رفیقہ

ولار - بکسر دوستی -

قالت - شامی کباب -

خائب - ناامید -

خامس - زبان رسیدہ

مفارقة الاحباب باللہ

و اللہ فراق یار بہت سخت ہوتا ہے -

معاذ اللہ - خدا کی پناہ - اللہ بچائے -

برادر رضاعی - دودھ شریک بھائی -

صفحہ ۷۴

مصباح - چراغ -

لفظ - لفظ - مٹی کا تیل -

رُوف - بسیار مہربان -

کشیش - راہب - پادری -

تشکیل دادن - تیار کرنا - بنانا -
تائم کرنا -

شخص - ذات -

نوعیت - بنی نوع ہونا -

آئیم - زمانہ آئندہ -

میکادو - شاہ جاپان -

فریدلان - ایک شاہ اسپن کا -

قرن - صدی - Century

صفحہ ۶۹

من احيى نفساً فكا ما احيى الناس
جمیعا - جس نے ایک شخص کو زندہ
کیا - یعنی جس نے ایک بھی جان بچائی
گویا اُس نے کل آدمیوں کی جان
بچائی -

طغیان - از حد گذشتن -

متہم - نہمت زدہ -

قلع قلع - اکھاڑنا - ٹوڑنا -

ہرج مرج - فتنہ و آشوب - درمی
آشفگی موافقت ہرج میں مرج کی

در) کو ساکن کر دیتے ہیں -

رؤسار روحانی - پادری - پوپ -

بشپ -

صفحہ ۷۰

مطبوعات - کتب -

احاد - جمع احد - عوام -

تحدید - تعریف حد بندی -

تشکیلات لشکری - تنظیم ہستی لشکر

پولتیک - سیاسی Politics

تمتّع - نفع اٹھانا -

افریقائی - اہل افریقہ -

تسلط - قبضہ و تصرف -

صفحہ ۷۰

بنظر عموم - علی الروس - سب کے سامنے

کمر چین *Single breasted*
 frock coat with Pleats
 وہ کوٹ *from the waist*
 جس کی کمر رچیت ہوتی ہے -
 بالاپوش یا لبادہ - اور کوٹ -
 بارانی - *Water proof*
 قبا - چکن -
 ادعیمہ - جمع دعا -

صفحہ ۶۸

کہ ما - کن لوگوں - کہ کد امیر کی جمع ہے
 مکاری - اونٹ - گھوڑا چھر - گد - ماکریہ
 پرچلا نیوالا -
 مظفر الدین - پسر ناصر الدین شاہ جو
 بعد ناصر الدین شاہ بادشاہ ہوئے تھے
 ان کے بعد محمد علی شاہ انکے بعد
 احمد علی شاہ اور ان پر حکومت جاریہ
 ختم ہو گئی - اب رضا شاہ پہلوی ایک
 بیدار بادشاہ ایران ہیں -
 مرادف - برابر برابر - ہم پہلو -

گودی - گہرائی - عمق -
 مساحت کردن - تاپنا -
 مقصّر - مجرم -
 چگونگی - کیفیت -
 خمر گاہ ولایت عہد - گورنٹ ہاؤس
 خمر گاہ - بڑا خیمہ -
 چادر - خیمہ -
 بالائے تراز سیاہی رنگے دیگر
 نباشد - بد قسمتی سے بڑھ کے کوئی
 چیز نہیں ہے -
 مطلق العنان کنید - اس کو
 چھوڑ دو -

سرداری *Single breasted*
 frock coat with Pleats
 آبدست *cloak with belt*
 بجائے جبہ استعمال ہوتا *Sleeves*
 ہے - اور منشی لوگ پہنتے ہیں -
 اگر خالق - چھینٹ کا کوٹ جس کو قبا
 کے نیچے پہنتے ہیں -
 کلیجہ یا کلیجہ آدھی آستین کا کوٹ گھٹنوں
 تک کا -

محصل - مزاوہ -

غلط - سخت زبان -

شداد - سخت -

غمرود - وہ بادشاہ جس نے ابراہیم کو آگ میں ڈالا -

شداو - شاہ حضرموت جس نے بہشت ارم بنوائی - دونوں ظلم میں مشہور ہیں -

اقوام - خاندان -

متوار کی - چھیننے والا -

چاتمہ - جھڑکا - تین بندوبست کے دوسرے کے سہارے ٹیک کر ٹا کر دیتے ہیں -

ول - پہرہ -

ہم - کورہ - جس راستہ پر عام طور پر دورفت نہ ہوتی ہو -

رہ علامہ -

الیہ - اشارہ الیہ -

کپ -

روسی سکہ - عام سکہ -

روبل ہے - جو سو کوپک کے

برابر ہے - چاندی کا ایک روبل دو شلنگ ڈیڑھ پنس کے برابر ہوتا ہے ایک پاؤنڈ برابر ۹۰ ۴۵ ۹۰ ۴۵ ۱۸۹۱ میں سونے کا سکہ جاری کیا گیا - پانچ روبل سے کم کا نوٹ اب تک نہیں سونے کے سکے تین روبل سے اوپر کے ہیں جنہیں امپیریل شامل ہے ایک امپیریل دس روبل کے برابر ہوتا ہے - ایک روبل سے نیچے کے سکے تانبے کے بھی ہیں -

پدر سوختہ - جبکا باپ جہنم میں جلتے -

مادر بچھا - حرامزادہ - جس کی ماں خطا کار یعنی زانیہ ہو -

صفحہ ۶

زن فلاں - جسکی جو روبرجی کماتی ہو

خواہر فلاں - بہن چود -

بہ آتش افکندن - جلانا -

حفر کردن - کھودنا -

عرف - رسم و رواج - عدالت مجسٹریٹ

میر غضب - جلاد -

ساعدا الملک - میرنشی -

عارض شدن - حال بیان کرنا -

دعی ہونا -

سروار - کمانیر -

درست بستہ - ہتھکڑی ڈال کر -

شکین کسکر -

چاپار - چپڑاسی - قاصد -

دو شقہ - دو پارہ -

سگ کیت - کیا ہستی رکھتا ہے -

دم - پر - پاس -

دم در بند میگذارو - دروازہ کے پاس

ہتھکڑی ڈال دیتا ہے -

صفحہ ۶۶

پشت بام بہ پشت بام - کوٹھوں

کوٹھوں پچاندتا ہوا -

قابوچی - (ترکی) دربان -

ناراحتی - بے آرامی -

سردابہ - تہ خانہ -

کد خدا - مکھیا - میر شہر جو فاما بلہ

کا پابند ہوتا ہے - (فلٹ)

حضرت عباس - فرزند امیر المومنین

اور امام حسین کے مختلف البطن بھائی

جو اطفال صغار کی پیاس دیکھ کر نہر علقہ

پر روز عاشورہ پانی لینے گئے - اور وہیں

شہید ہوئے -

تعزیر مگر قتلہ - تین روز تک پُرسا

لیتے رہے -

صفحہ ۶۵

انہم خرج مطبخ نواب الامیر زادہ -

اس سے بھی رقم ہاتھ آئے گی - جس سے

شہزادہ داراب میرزا کے باوچرخیانہ

کا خرچ چلے گا -

خل و گندہ زنجیر اور بیڑی - کاٹھ -

دائی - (ترکی) ماموں

فراشباسی - خدمتگار و حکام بعداً

وجہ معتد بہ - رقم کثیر -

زندان بان - داروغہ جیلخانہ جلیہ -

قاطر - خچر -

صفحہ ۶۳

صفا وادون - دھونا - صاف کرنا -
 اللہ ولیعہدہ ویرسول - اللہ ولیعہدہ
 کی عمر دراز کرے -
 مشب ماندہ - باسی
 مالالیشعر - وہ جو شعور نہ کرے،
 پاگل -
 وانگی - مزید برآں -
 یکسرہ - یکدم -
 مسئلہ طولانی - یہ قصہ لاینبہ ہے -
 رفاقت - ہمراہی -

صفحہ ۶۴

بالیز - فالیز مخصوص ضربوزے اور
 بوز کا کھیت -
 مندوانہ - تربوز -
 بلہ - جھونپڑی -

قلیان - حقہ -

قمہ - کرچ -

قدارہ - کٹارہ -

الواطی - غنڈہ پن - بد معاشی -
 شہدایں -

برادر زنی - سالار ہونا -

تو لچو ماتی - لٹھ بازی - تیس مار خانی -

مزبور از زبر بمعنی نوشتن پس مزبور

معنی نوشتہ شدہ و مذکور ہے - اسی

سے مزبور بمعنی قلم ہے -

سلطان - کاپیتان - کپتان (اُردو)

Captain

لبشر خمر معتاد بود - شراب پیٹنے

کا عادی تھا -

طوعاً و کرہاً از روئے اطاعت و

ناگواری - یعنی چار و ناچار -

نبیل مرام - حصول مقصد -

ماہ صفر بود - بیس صفر تک اہل

تشیع غم امام حسینؑ میں لباس سیاہ

پہنتے ہیں - جو علامت سوگ ہے -

داروغہ - کوتوال -

زغال - کوئلا

غربت - مسافت -

صفحہ ۶۱

آئندینا - ہمارے معلم جناب -

تسزئیل - سود -

تعارف - پیشکش - ہدیہ

بقال - سبزی فروش - کنجڑا -

علاف - گھسارا -

پراق - ساز و سامان -

مظلمہ - نتیجہ ظلم - عذاب

مقابلہ - اندازہ کرنا - مقابلہ کرنا -

تعفن - بدبو

فراگرفتہ - گھیر لیا - پھیل گیا -

صفحہ ۶۲

ہم اور امید رندو ہم خود شانرا -

اس لاش کے مکے بولی اڑا رہے

ہیں - اور ایک دوسرے کو پھاڑے

کھاتے ہیں -

فراش بلدیہ - میونسپلٹی کا چپڑاسی

جمعہ دار -

مجلس صحیۃ - محکمہ حفظان صحت

سینیٹری -

جراح مکتب ویدہ - تعلیم یافتہ

سرجن -

مرضائے غربا - مفلس غریب - پبلر

امالہ گردن - حقنہ دینا - انیمہ کرنا -

ضابطیہ - کانٹیل *Canal*

(از فرائد الدریہ)

نفر پولیس - کانٹیل - سپاہی -

(شاگرد داروغہ - شاگرد چوکی -)

پولیس نظمیہ - جذرامہ - گزہ -

انعم ازیں - غام اس سے -

چوب و فلک ٹکٹکی *Besten*

یتماق - با صدوق - ہر دو نام

مقام -

مال - ہرچہ پایہ خصوصاً اونٹ

سواری -

اولاع - گدھا -

موقع نہیں ملتا۔
 بازوید۔ *Return visit*
 ناظر۔ داروغہ خانہ۔
 کالسکہ اسپ بستن۔ گھوڑے
 جوتنا۔
 تراموے برقی *Electric Tram*
 آماس۔ ورم۔
 کالسکہ چی۔ کوچیان۔ گاڑیان۔
 کاشک۔ کاشکے۔ کاش کہ۔

صفحہ ۶۰

غلیبت۔ پیٹھ پیچھے عیب گوئی
 کرتا۔
 اخوی۔ بھائی۔ مش ابوی۔
 اموی۔
 ملاحظیات عیدہ۔ بہت سی
 باتوں کا لحاظ کر کے۔
 وارونہ۔ اوندھا۔
 فراشان خدمتگاران۔
 ہرجا بدترہ۔ فرج و مقعد۔

مدیریت۔ تہذیب۔
 بوترہ۔ گھریا۔ کٹھالی۔
 عمریدہ۔ اخبار و رسالہ۔
 میرنجا ند۔ تکلیف دیتا ہے۔
 سر بار۔ عربی علاوہ۔ پورا بار
 لادنے کے بعد ایک چھوٹی چیز جو
 اور رکھ دیتے ہیں۔
 عرف۔ رسم و رواج۔
 معجر۔ اوڑھنی۔
 باب و مہن سگ دریا جس میں شیو
 چاند پر خاک ڈالنے سے نہیں
 پر پڑتی۔
 مقننہ۔ نقاب۔ برقعہ۔ چادر۔

صفحہ ۵۹

نیت۔ بیگ بج۔ گتہ کشی۔
 نیت۔ بیگ بج۔ گتہ کشی۔
 نیت۔ بیگ بج۔ گتہ کشی۔
 نیت۔ بیگ بج۔ گتہ کشی۔

رقم - تحریر -

ناصیبہ - پیشانی

فقہ - معاملہ - بات - دفعہ -

سائر - کل - متفرق - اردو میں بھی

سائر کے معنی متفرق کہے ہیں اور

مخصوص مصارف کے لئے ہے -

دریافت خواہم داشت پالونگا -

وصول کر لونگا -

پیر پروز - پرسوں -

وعا نویس - تنوید لکھنے والا -

ملا سیانا -

حلقہ - اظہار عدد انگشت کے لئے

لاتے ہیں -

راہ ندہید - آنے نہ دو -

کیا کروں -

راہ وادن - آنے دینا -

باکراء - کراہت کے ساتھ -

ثانی اثنین - دوہین کا دوسرا -

سماخ - رقص و سرود -

تار - ستار -

زوں - گانا بجانا -

بزبان مردم افتادن - لوگوں کے

منہ میں پڑنا - زبان پر آنا -

عاطل - بیکار -

لطیفہ گفتن - بھبتی اڑانا -

عصبيت - حمایت - طرفداری -

ما فتم طاق شد - تھل جاتا رہا -

بے اسپ صحیح بے ادب

خواہر خواندہ - منہ بولی بہن -

نسیانیا - محو مطلق -

رُومان (رضیخ) ناول -

صفحہ ۵۷

آہم نمیرود بہ محبوبہ بھی تو ان کے

پاس جاتی ہے - جب علامت

استفہام نہ ہو - تو یہ معنی ہونگے

محبوبہ ان کے پاس نہیں جاتی - میں

صفحہ ۵۸

مکئی - ہندب سویلا نژد -

گل سینہ - بنانا - *Breach* -
 شدہ - ٹھل سے - لڑی - سلک
 رشتہ - دانہ - مار - گلو بند کے مٹنے
 معلوم ہوتے ہیں - مگر باوجود جستجو
 مجھے نہ ملا -

مصری لیرہ - ایک اسٹرنکٹ پونڈ
 اور ساڑھے چھ پنس کے برابر ہوتا ہے
 محقر - حقیر و ناچیز -
 مرغیہ - پسندیدہ -

صفحہ ۵۴

مسلک - خواہش - تمنا -
 حوّل - قوۃ -
 حکمت - لطافت - عربی میں یہ معنی
 نہیں -
 مقرر - مقرر - فیس اور تنخواہ -
 ستری بمعنی پیش - لغات میں ہے
 ستری نہیں ملا -
 شینہ - خدمت -
 مجرّمہ - مفوضہ -

تجام - نائی -

موکول - سپرد -

محول - حوالہ -

صفحہ ۵۴

گوشت کو بیدہ - قیمہ -

غشوہ - غشی

اعصاب - پیٹے -

ماکینہ - ماشین موتراشی

تلاش و آشتن - فکر کرنا -

لنگ - لنگی - رومال - تولیا جسے

تجام حجامت بنولنے والے کے کپڑوں

پر ڈال دیتے ہیں - تاکہ کپڑوں میں

بال نہ لگیں -

صفحہ ۵۵

دستمال - رومال -

من باب - بغرض

قوضی - بڑبیہ -

صہبیہ - چھوٹی لڑکی -

اخبار نمودن - اطلاع دینا -

رِمال - علم رمل جاننے والا - ایک

قسم کا نجومی - اس علم میں کچھ شکلیں

ڈاٹ (نقطہ) اور بار (خط) سے

بنی ہوئی ہیں - انہیں کے آٹھ پھیر

سے احکام نکلتے ہیں - اور رسالات

کے جوابات دیتے ہیں -

قبطلی - مصر کے اہلی باشندے -

زبان دلالہ - مہینہ مستند

وغا بارہ اور مکتار - قبلی قوم کے ان بڑھی

کٹنیوں کو بھیجیں گے - جو پرندہ کو

فضا سے اور مچھلی کو دریا سے پھانس

لیتی ہیں - (آسمان میں ٹھکی لگاتی

ہیں)

عجوزہ - بڑھیا - ڈھڈو

ذکا - قوۃ حدس کا نام ہے - جو عقل

فکر کی طرف راجع ہوتی ہے (حدس)

عمل فکر میں تمیز پیدا کرتا ہے - (فکر)

مطالب سے مبادی کی طرف انتقال

اور مبادی سے مطالب کی طرف رجوع

امین کی جتن اُمنائے - مراد لاکھین
و اعیان -

ذکور و اثاث - مرد و عورت -
بہ تفہیدگی زدہ - انجمن بنگرہ -

صفحہ ۳۵

سرطولیہ - دسٹیل -

تیمار - دیکھ بھال -

جو و علف - دانہ گھانسی -

سرکشی - جائزہ - جانچ پڑتال -

ناظر - داروغہ -

حساب باید در کار باشد - پیرنجی

حساب تو لینا چاہئے -

کَلَامَتِکَ وَ کَلَامَتِکَ - نہ منہ سے

بولے - نہ سر سے پھیلے -

حکیم علی الاطلاق - بلائیہ حکیم -

مراد خدا -

مراوید - مجھ سے ملا - ملاقات کی -

سر تراشیدن - حجامت بنانا -

سُک - سلمانی - گڑا - سر تراش -

بلورین شیشہ کا
چراغ دیوار کو بھا - دیوار گیری -

صفحہ ۵۱

باصمہ خانہ - ٹائپ کا مطبع
چاپ نمونوں - چھاپنا -
چشم - بہت اچھا -

بدشکس آید - اسے برا معلوم ہو -
نشاں داؤن - دکھانا - بتانا -

پتہ دینا -
السَّالِمَانِ مِنَّا اَهْلُ الْبَيْتِ سَلَامٌ

فارسی معجانی نبی کے بارے میں یہ
حدیث نبوی ہے - یعنی سلمان فارسی

تو ہمارے اہل بیت میں سے ہیں
الہامی درازی عمر کے بارہ میں بہت کچھ

مبالغہ سے کام لیا جاتا ہے -
خارج - غیر - بیگانہ

دفتر اول - جلد اول -
مجدد اسپروم - دوبارہ پھر

میں نے اس سے کہا -

نمرہ لایرو وزیر تشریف ادا کر کے
ادھر نہ ہو جائیں - ورق الٹ پلٹ
نہ جائیں -

خیر - آسودہ باسشید - نہیں آپ
اطمینان رکھیں -

بندہ منزل - غریب خانہ - (نعت)
مثالیت - پہنچانے کا نام - مقابل

استقبال -
دو گانہ - دور کدت نماز پڑھنا -

یگانہ - واحد - یکنا -
تعمیمات - نماز کے بعد عبادت

اوراد و وظائف پڑھے جاتے ہیں -
بالش - سرانہ - یکم -

صفحہ ۵۲

حارق عادت - خلاف عادت -
تاکلیت - کلس - Cattle

فارسی شامی کہا ب -
بی بی وجود محترمت - ایک شخص

ہے - جس کا ذکر جلد اول میں آیا ہے

صفحہ ۵۰

لا مپہ - European Pattern
پیپہ سوز - ایرانی نمونہ کا بتی والا چراغ
جس میں ریٹڈی کا تیل جلتا ہے -

چراغ تور - Gas Lamp

چراغ برقی - Electric Lamp

آئینہ ہندی - تزیین جس میں تصویر
آئینے اور دیگر آرائش کی چیزیں ہوں
جلال و جبروت - عظمت و شان -

روزنامہ - اخبار (ڈیلی)

باب - انہما عدد عمارت کے لئے
لاتے ہیں -

دوا دہ سعادت - مراد اخبار اور

تخللات - شان و شوکت زینت و
آرائش -

چراغ - لمپ - Lamp

فانوس - لالٹین - Lantern

چراغ موشی - (کچی - ڈبیا) Smear

Raman Shape Lamp

Without Shade

قندیل - چھت میں لٹکے ہوئے برلیں
چاہے اس میں بتی جلائی یا نہیں
چھینکا -



صفحہ ۲۸

معارف - تعلیمات و اخبار -

حکومت - مراد عدالت -

کسوت - لباس -

استبعاوات - بعید از عقل باتیں

کالوچ المنزل - آسمان سے

اُتری ہوئی تختی کی طرح -

خرافات - جمع صرافہ - بے عقلی کی

باتیں - جھوٹی باتیں -

ملک بدیں بزرگی - مراد بہشت

جس کی صفت میں ملکا لگیو آیا ہے

کاسہ برحوض - جام لب حوض کوثر

بدیں قیمت - بڑی قیمت والی

رضوان اللہ علیہم وکثر امثالہم -

ان پر خدا کی خوشنودی و پسندیدگی

ہو - اور انکے ایسے بہت ہوں -

صفحہ ۲۹

مطہرہ - پاک -

معاقب - متفق عقاب -

فروع دین - شیعوں کے نزدیک

مغازہ - عربی لفظ مخزن سے

Magazine بنا - اور

میگزین سے مغازہ - لہذا اسٹور

کے معنی ہونا چاہئے تھے - مگر دوکان

(shop) کے معنی میں مستعمل ہے -

مانند اشتر زانو بستہ باید نہ نشیند -

زانو بندھے اونٹ کی طرح دو زانو

ہو کر بیٹھے -

شاگرد - شاگردو اعظ یا روضہ خواں

اگر یک نفر از جالبین اباقتضائے

طبیعت بشری تقاضائے پیش آید

بیٹھنے والوں میں سے اگر کسی کو پیش آید

یا پاخانہ لگے -

کار فونی برسد - کسی کار ضروری کا

ہرج ہوتا ہو - کسی کام کا وقت

گزر جاتا ہو -

ارتداد - دین حق سے پھر جانا شریعت

میں اس کی منازقت ہے -

ممیز - صاحب تمیز - اتیار کر گیا والا

بند او کا۔

پروٹسٹانٹ - مذہب عیسائی کی
میں منصفوں رومن کیتھولک - گر ایک
چرچ - پریسٹنٹ میں سے ایک
صنف - وہ جماعت جو لو تھر کی شریک
ہوئی - جبکہ اس نے ۱۵۲۵ء میں
کچھ اصلاح کی اور پر خلاف فیصلہ عا لیس
پنجم اس نے پروٹسٹ کیا - اب اس
فرقہ عیسائی کو کہتے ہیں - جو رومن چرچ
کے مخالف عقیدہ ہے -

Protestant

پاپی - پاپائے روم - Father
رومن کیتھولک چرچ کا سردار -

تیرہ روز گاری - ہینچی -

حَنِیْءُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - ذالک

هُوَ الْخَيْرُ الْاٰمِنُ - ایسا شخص دنیا

اور آخرت دونوں کی طرف سے ٹوٹے

میں ہے - اور یہ ہر دت صریح

نقصان ہے -

(پارہ ۱۷ - رکوع ۶)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ - اے

اللہ محمد اور آل محمد پر درود بھیج

رَبُّ الْعَالَمِیْنَ - پروردگار عالم و عالمیاں

یہ دوسرا کلمہ خطبہ کا ہے - اور قرآن

کی ابتدا بھی اسی جملہ سے ہوتی

ہے -

بَغْتَةً - ناگہاں -

صفحہ ۱۷

بسر من زوند - میرے سر پر

دے ماری

شہادت - فنیجیت - کسی کے مکرو

پر فرش ہونا -

صحفہ - حنفہ - منڈوا Stage

تیا تور - ناگ - Theatre

حرف حبابی - معقول بات -

شہیر - شہر -

قبۃ الاسلام - نفی معنی گنبد

اسلام - مراد رکنا اسلام - اہل میں

لقب بلخ کا ہے - پیسے مدینۃ الاسلام

نفات میں نہیں ملتے۔

بنگی۔ بمبیکری۔

الواط۔ تین لوطی۔ مداری۔ بد معاش

ریا۔ مکرو فریب۔

تزویر۔ مکرو فریب کردن۔

تمبان کندن۔ پانچامہ آثارنا۔

دیکھئے۔

علناً۔ علانیہ۔ آشکارا۔ کھلم کھلا۔

دعویٰ راہ انداختن۔ جھگڑا کر بیٹھنا۔

عائد شدن۔ لاحق و وارد شدن۔

کسی کے سر لگایا جانا۔

میرزا۔ منشی۔ کلرک۔

وم۔ پاس۔ نزدیک۔ پر ضلالت

کم کم مردم جمع شد۔ آہستہ آہستہ

یا رفتہ رفتہ لوگ جمع ہوئے۔ اسکے

بعد یہ عبارت چھوٹ گئی۔ بغیر اس کے

آگے کا جملہ مربوط نہیں ہوتا۔

”ایک نفر ملا رفت بالاسے منبر و باوقا“

تمام نشست از میرزا آشتی را پر سیدم

گفت آنا میرزا حسن ملا۔ خواست بخطبہ

خواندن نماید۔

باوقا تمام۔ بڑے ٹھٹھے کیے اتھو۔

بہ محضیکہ۔ جیلے ہی کہ۔

الحمد للہ۔ جمعہ عہد ثابث ہے اللہ

کیلئے۔ خطبہ کا آغاز اکثر اسی کلمہ

سے ہوتا ہے۔

دوبارہ۔ اسم دومدہ برائے شمار۔

صفحہ ۲۶

شمع کا فوری بہر عابد ترش کہ وہ

شمع کا فوری اس کی کون میں

مٹوئس کر۔

نیز داؤن۔ پھسکی مارنا۔

شمع را بہ امی پراند۔ بٹی کو اڑا

دیتا ہے۔

ہر عدد کہ بگویند گوز فندی میدہد۔

جتنے کہو۔ اتنے ہونکر شے لگا سکتا

ہے۔

ویہہ۔ نام مقامے در تبریز۔ یا۔ ویہ

بمعنی گاؤں۔

بخششید۔ معاد کی بنیہ۔ رہنے

شاب و شوب - پھٹا پھٹ -
 ضعف - لغت بیہوشی - غشی - ان
 معنوں میں ترکی ہے -
 ضعف کردن - کچھ خوردن -
 بیہوش ہو جانا -

مضحکہ - ہر وہ بات جس پر ہنسی
 آئے - محول - ٹھٹھول -

شلف لف - اسی شاپ شوپ
 کا دوسرا نام -

بابرکت - برکت والے (طنزاً)
 مداخل - آمدنی -

بودجه - بجٹ - Budget
 شیوہ - رنگ ڈھنگ -

بلند نمی باشد - واقف نہیں -
 نہ بابا - نہیں میاں -

تمام ازیں غیبت - اُس کی شہرت
 پوری اس مسخرہ پن سے نہیں ہے -
 ہینا ہو - ہلڑ - ہنگامہ -

کارمیش بردن - کام نکالنا -
 شیاؤ - مکار - چالاک - لفظ کی صورت
 عربی کی سی ہے - مگر یہ معانی عربی

گھٹنے اور پیچے اُونٹ سے مشابہ ہوتے
 ہیں - اور سر اور چو بیچ بطح سے اور
 دھڑ سارن سے ملتا ہے - سر سے
 لیکر پیچے تک قد آدم سے زیادہ اونچا
 ہوتا ہے - اسکے انڈے کی آلائش
 دُور کر کے قفقے بناتے ہیں - مصر
 میں اس کا بڑا کارخانہ ہے - جہیں
 مشین کے ذریعے سے اس کے
 انڈوں سے بچے نکالتے ہیں - اور
 اس کی بڑی تجارت ہوتی ہے -
 ایک آدمی کو اپنے اوپر سوار کر کے
 لیجا سکتا ہے - اُڑ کم سکتا ہے بجاکتا
 زیادہ ہے - انگریزی ostrich
 کیسہ - ٹھیلی -
 وجب - بالشت - بٹی -

صاحب مروہ - وہ غلام یا چوپایہ
 جس کا مالک مر گیا ہو - مگر اب مطلق
 دشنام ہے - یعنی حرامی بچہ -

مقعد - وضعی معنی سرین - آرائش
 مگر بمعنی کون - پھندی - گانڑ متعل ہے
 خوردن - لگنا - ٹھکانا -

جو بڑی بڑی کتابیں لادے ہو وہ
چار پائے بروکتا بے چند!
یعنی پڑھا لکھا ہے۔

عراعر - ہنق - گدھے کی آو

ان انکی الاصوات لصوت
عراعر میکنند ڈھینچوں ڈھینچوں
کرتا ہے۔

نسیخہ الحقیق - بیوقوفوں کو پچاننا۔
ان کو رام کرنا۔

تقلید در آوردن - نقل اُتارنا۔

(نوٹ) بعد فریقہ یہیں صفات
خود کو وہ - مصحح نے عبارت ذیل کل

کی تہذیب کے خلاف سمجھکر ہنق کر دی
اس صورت میں چاہئے تھا کہ جملہ یہ۔

گفتم - حاجی خان تو کہ آکہ و اسباب
شاپ و شوب نداری کو بھی اڑا

دیتے - کیونکہ بغیر اس عبارت مخدوف
کے شاپ و شوب کے معنی شاید
اہل زبان بھی نہ سمجھ سکیں۔

وہ عبارت مخدوف یہ ہے۔

مثلاً بیفتین او عمدہ اسباب معیشہ و

روزی وے گردیدہ - ہر خایہ اش بہ زندگی
تخم شتر مرغے ست کہ گویا بکیہ نگذاشته
ہیں دوران خود آویختہ است - بالکمال

مہارت می ایستد - وہا بہارا بقدر
چار و جب از ہمد گردور نگذاشته

سریں خود پس و پیش حرکت میدہد
خایہ صاحب مردہ اش گاہ بشکم گاہ

بہ مقعدش میخورد عدائے شاپ و
شوب بندرے میدہد - اکثر مرد از

خندہ متعف میکند - اسم میں مضحکہ
شباب و شوب است - پاشا

شلف لہف -
اس عبارت مخدوف کے الفاظ کی حل

بیفتین - آیشین - خستین - پلیمڑ -
کیورے - بنٹو - دف ہونے کی وجہ سے

بصیغہ رشتہ لاتے ہیں۔
خایہ - خصیہ - بیضہ - پلیمڑ (کیورا)

آخری لفظ علی الخصوص بکرے کے
خستین کے لئے بولتے ہیں۔

تخم - خایہ - اندا
شتر مرغ - ایک پرندہ جی گرد

ہے، کوئی عہدہ بھی ہو۔

کم کم۔ آہستہ آہستہ۔

ہمقطار۔ ہم سلک۔

حساب بردن۔ ڈرنا۔ دینا۔

مقلد۔ ایکڑ۔ نقال۔ بہروپیا۔

بجائڈ۔

روضہ خوانی۔ حدیث خوانی۔ واقعات

کربلا کا منبر پر بیان کرنا واعظ کا۔

تیکہ دار۔ تیکہ دار بھی ہے تیکہ کا

مترادف دوسرا لفظ سروسامان بھی ہے

وہ مقام جہاں فقر جمع ہوتے ہیں

پنچ شش تومان را ہزار دینار

ہزار دینار۔ پانچ چھ تومان بھنا کر

ہزار ہزار دینار کر کے فقرا پر تقسیم

کر دیتا ہے۔

قبلہ عالم۔ مراد بادشاہ۔

ہزار دینار۔ برابر دس شاہی ہیں

شاہی برابر ایک قران اور دس

قران کا ایک تومان جو برابر چھ

روپے کے ہوتا ہے۔

شیخ شیعور (شرح قرآن) بڑے بڑے

بھونکڑے لگا تا ہے۔ اس لئے مزاحاً

یہ نام تجویز کیا۔

شہداء عبدالعظیم۔ طہران سے چودہ

میل کے فاصلے پر ایک امام زادہ کا

مقبرہ ہے۔ جو بڑے زبردست عالم

تھے۔ اس سے پہلے ایران بھڑ میں

ریل انہیں چودہ میل میں پھٹی۔ جس کو

ناصر الدین شاہ نے بنوایا تھا۔

لکنت سپناہ گاہ۔ بادشاہ اور

اراکین کے مصطل۔ مجتہدین کے گھر۔

مزارات مقدسہ۔ مثلاً مزار امام موسیٰ

رضا۔ معصومہ قم۔ مزار شاہ عبدالعظیم

وغیرہ۔ کسی جرم کا حتیٰ کہ قتل کا

بھی مجرم اگر ان مقامات میں پہنچ جائے

تو انکی حرمت کی وجہ سے ان مقامات

کے اندر اس مجرم کو گرفتار نہیں

کر سکتے۔

صفحہ ۵۴

مختل الحما یحل سفلاً۔ گدھے کی طرح

Repeater ساعت زنگدار -
 Watch case قاب ساعت -
 Clock { ساعت مجلسی
 ساعت کلیسا }
 Office clock ساعت دیواری -
 Alarm { ٹائم پیس -
 Time Piece { ساعت میز -
 Balance رفاص -
 pendulum لنگر ساعت -
 Hand عقرب عقربک -
 Dial صفحہ ساعت -
 Hole or socket پاشنہ گرد -
 Pivot محور مدار میل -
 Axle میلہ - محور تیر چرخ -
 خوب کار کردن - اچھی چلتی ہے -
 To go well
 ساعت زدن - گھڑی لگانا -
 Wear a watch
 ساعت بیدار کن - الارم والی گھڑی
 Twelve o'clock دستہ -
 عجب حالت است - عجیب حالت ہے

کرده اند - صحیح - کہ کردند
 مطالع - صحیح - مطلع
 نا ملائم - نامناسب - نامناسب
 صلوات - درود - یہاں مراد لغت (طعناً)
 کل پچل - گنجا -
 نشان - ٹڈل - تمغہ -
 عادت قدیم - مراد مزاج و تمسخر -
 آں کو تاہ قدیم و بے عار و نہانا
 بیجا جو نہیں تھا -
 متکیدن - محل سے اچکنے پھاندنے
 کے معنی معلوم ہوتے ہیں - مگر مجھے
 باوجود تلاش نہ ملا -
 ہنر لہ گو - بیہودہ بھواس کرنا والا -
 ہڈیاں سبج - اولیٰ قول بکنے والا -
 بجائے رساندہ - بڑے مرتبہ پر
 پہنچا دیا (یائے عظمت ہے)
 مہمان مان کرو - ہمکو مہمان کیا -
 عبا - قبا کے اوپر بطور گاوں کے
 کاندھے پر ڈالے رہتے ہیں -
 ساعت - گھڑی -
 ساعت بغلی - پیٹی گھڑی Watch

ایمانی والدہ - قسم بخدا -
 نامہ - چاشت - ناشتہ -
 ٹیکہ وادین - ٹیک لگانا -
 متکار کا وٹیکہ - آجکل عربی میں
 کوچ اور سونے کے معنی ہیں -

صفحہ ۴۴

موتید - مددگار -
 مفتوح - کشائندہ -
 جذبات و دارات عشق و عاشقی کو
 بھی خوب (پڑیٹ) کیا ہے جس سے
 ہر صاحب دل بغیر متاثر ہوئے نہیں
 رہ سکتا - صحت الفاظ معمولی کہانتک
 کوں کہیں (۵) زیادہ ہے کہیں (۱۰) زیادہ
 ہے کہیں (۱۵) کو یا کہیں اس کا عکس ہے چنانچہ
 اس صفحہ ۴۴ کی سطروں میں (۱۵) کی جگہ بعد لکھ دیا ہے

صفحہ ۴۵

کو تک کاری - ڈنڈے بازی -

جیاریہ - لونڈی -
 مستجناب - مقبول -
 یواش یواش - چپکے چپکے -

صفحہ ۴۰

فاضل الحاجات - حاجتوں کا پورا
 کر نیوالا - مراد خدا -
 مجیب الدعوات - دعاؤں کا
 قبول کر نیوالا - (خدا)
 وقی الیاب - دروازہ کھٹکھٹانا -
 دعائوں میں - تعویذ لکھنے والا -
 اذکار - جمع ذکر - ورد و وظیفہ و دعا -
 مشایعت - ہمراہی -
 نیاز - نذرانہ - صلہ -
 لیسرہ انگلیسی - ساورن - پاؤنڈ -
 Rs 15

صفحہ ۴۱

بریاں سرکنول (چمکدار Brilliant)

ماشاء اللہ کار با بنظام است پھر تو
سب کام بن جائیں گے۔ (طعناً)
بیائے کسے نوشتن۔ اس پر لازم
واجب کرنا۔

آقندی۔ جناب۔ آقا مکملہ ترکی

صفحہ ۳۸

من بالاکار وارم۔ مجھے کوٹھی پر کچھ
کام ہے۔

غصہ مرگ بشوی۔ غم سے مر
جاؤ گی۔ (خدا شادی مرگ)

محول فرمودن۔ سپرد کرنا۔
بخت یاری کروں۔ نصیبہ کا کھلنا
یعنی شادی ہونا۔

رمق۔ سو شہ۔ بقیہ جان۔

لا ایاالی۔ لا پروا

اتقوا۔ بچو۔ پرہیز کرو۔

صفحہ ۳۹

بغل کشید۔ گود میں لیکر۔

اس محبت کا نام ہے جو لازم القرب
ہو۔ عشق میں دیدار سے تسکین ہوتی
ہے۔ مگر شوق دیدار سے اور بڑھتا
ہے۔ حُب میں اضافہ ہو، تو اس کا
نام عشق ہے۔ اور شغف سوزش
قلب کا نام ہے۔ جس میں لذت بھی ہو
اور شغف جب حُب پر وہ دل تک
پہنچ جائے۔

ملائم۔ مناسب

اوراک۔ پالینا۔

عرض۔ بفتحتین جو چیز قائم بالغیر ہو

بالعرض۔ بالواسطہ۔

اعمار۔ عمر و حیات و زندگانی

آثار۔ نشانیہا

مفرط۔ کثیر۔

صفحہ ۴۰

می سپارم۔ تم سے فرمائش کرتا

ہوں۔ تم پر لازم قرار دیتا ہوں۔

ولا خلا۔ ورنہ نہیں۔

از جہت ہمیں فقرہ - ایک بات
کیلئے - اسی بات پر -
حدت و غیظ - تیزی و غضب
بلیتہ - معیبت و بلا -

عشق او نام - جسم دار چیز ہو، یا
صرف نام والی وجود رکھتی ہو، یا
نہ - کتنی ہو - ان سب کے ساتھ
عشق میں کوئی فرق نہیں ہے -
تفصیل دارد - تفصیل چاہتا ہے
عشق - افراط و مجت کا نام ہے
عشق بیوقوفوں ہی کو لاحق ہوتا ہے
کیونکہ افراط و تفریط میں وہی مبتلا
ہوگا - جس کا دماغ صحیح نہ ہو عشق
سے مشتق ہے - ایک گھاس ہے
جو سوت کی طرح ہوتی ہے
اس کی جڑ نہیں ہوتی - جس حین
پر پھلتی ہے - اسے خشک کر دیتی
ہے - یہی حال عشق کا ہے -

شیخ عزالدین بن جامعہ کہتے
ہیں - کہ عشق اور شوق اکثر ہلک
ہوتے ہیں - مگر جب نہیں - علاقہ

یا مطلوب بنایا جائے -
سر و کار - لگاؤ - تعلق - لگانا -
ایاب و زیاب - آمد و رفت -
اکل و شرب - کھانا پینا -
حاشا تم حاشا - ماشاؤ کلا - کبھی بھی
نہیں - ہرگز نہیں -
ادعا - دعویٰ کرنا -

صفحہ ۳۵

استنباط - کسی چیز سے کچھ اخذ
کرنا اور استخراج -
یگانہ یگانہ - ایک ایک کر کے -
اس - نام دریا جو سلطنت ایران
روس میں بجانب شمال و مغرب
نہایت سے -

صفحہ ۳۶

تیسری - تیسری - کسی تہ کوٹ
تیسری - تیسری - تیسری -

عقیق و جدید - پرانی اور نئی -
اوارہ مصیبت - حکمہ صحت -

Medical Department

استنادہ - مدعا عمل کرنا -
فن - شعبہ

ہر دو - مراد محبوبہ و ابراہیم - یا -
دونوں تدریس - ایک تو حکمت عملی
دوسرے معالجہ -

پرستار - خدمتگار - علامہ - بیمار دار -
وروز زبان - زبان پر چڑھا ہوا -

صفحہ ۳۴

سا طور - چھرا - بُندا -

کار و سا طور - شیدان - چھری
کو چھری پر رگڑنا - جیسا کہ قصا لونکا
دستور ہے -

تہنگاہ - سرین - پتر

کفل - پٹھا -

علف - گھاس - چارہ -

بخور شاید بخور ہو بمعنی تلاش کر -

نان بیات شب ماندہ - باسی روٹی

Stale bread

نان دو آتشہ - ایک مرتبہ پکانے
کے بعد دوبارہ سینکے ہوئی روٹی
جیسے توست یا رسک ہوتے ہیں -

Rusk

کماج - شیریں یا شگری - Bun

کلوچیا کلیجہ - کلیجہ - Cake

قرص نان - Lard Bread

گردہ نان - ڈبل روٹی -

خبر - روٹی (عربی)

بقساط - بسکٹ - Biscuit

قسی از کلوچیا کماج -

کلوچہ - Pasty

عیب بندارو - کچھ ہرج نہیں -

صفحہ ۳۵

حاضر باشد - تیار رہے -

روزہ گرفتن - فاقہ کرنا -

دخیلم - خدا کی پناہ - دمانی ہے -

کیا ہے۔ وہ ہوٹل جہیں چارہ کافی
پیتے اور کھیل کھیلے ہیں۔ گاتے بجاتے
ہیں۔ اور عیاشی بھی کرتے ہیں۔
Cafe کا تلفظ کفے ہے۔
دو اے مشروبی۔ پینے کی دوا۔
مشمع۔ مویجامہ۔ پچا یا سٹاک لاند
شمع عربی میں موم کہتے ہیں Mastic
بہر حیلہ والتماس۔ بہر تدبیر اور
خوشامد سے۔

سوپ (فرنگی) بخنی۔
نان سچتہ۔ روٹی جو کچی نہ رہے۔
نان فطیر۔ توڑے کی روٹی۔
Unleavened Bread
نان خمیر۔ تندوری (تندوری)
Leavened Bread
نان سنگلک۔ نان ساجی۔ گرم
کئے ہوئے۔ پتھر پر پکائی ہوئی روٹی
Long flaps of Bread Cake
laid on stones
نان خانگی۔ گھر کی کچی روٹی۔
Home-made bread

بولتے۔ مگر مسیو۔ موسیو۔ Sire
کی طرح بغیر نام لئے بولتے ہیں۔
تلفظ اس کا فرینچ میں Messire
ہے۔ اور بجا لیتے جمع یوں Messieurs
ہے۔ جس کا تلفظ مسیور ہوتا ہے
اصل میں یہ لفظ Monseigneur
تھا۔ Mon کے معنی میں اور
Seigneur کے معنی Lord
Sanior ہیں۔

دربار یا پیدا انکرولم۔ بیماری، ہم
تشخیص نہ کر سکے۔
احتمار۔ جمع حشو معنی بھرتی۔ وہ
اعضائو کوٹھے Body کے اندر ہوتے
ہیں۔ جیسے دل، پیپسٹرا، جگر۔ تلی
گردہ۔ آنتیں وغیرہ۔ چونکہ ان چیزوں کو
ایکسرے سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے
ملکن ہے۔ ذرہ بین مخصوص سے
مراد جسم x-ہو جسے لبل طہران
اشعہ مجہولہ کہتے ہیں۔ اور میں نے
اکسرے کا ترجمہ عکس ریز کیا ہے
اور Cafe کا ترجمہ میں نے کیف خانہ

ایضاحات - ہٹری - گذشتہ
واقعات مختل -

نباس بیرون آوردن - کپڑے
آٹارنا -

زیر جامہ - پانچامہ -

لباس کندن - کپڑے آٹارنا -
گوش ہزادن - کان رکھ کر سننا
سینہ محل جگر و طحال و قلب پر اثر
ہاتھ کی انگلیوں کو کسی قدر اونچا کر کے
ڈاکٹر رکھتے ہیں - اور اپنے ہاتھ کی
انگلیوں سے بجا کر دیکھتے ہیں - جو
آواز آسے سے نکلے اس سے صحت
سقم احتیاط کو معلوم کرتے ہیں -

ڈورہ بین - خورد بین -

استیطاق - جرح تحقیق کرنا -

سلسلہ - نس - خاندان -

لون مون - گٹ پٹ رکھنا یا لٹا

گفتگوئے زبان فرنگی

موسیو - جناب - میٹر - آقا -

monsieur - sir و mister

وہو mister موسیو - اسم کے ہیں

ایں سرور خاک - اپنے آپ کو
زمین میں توپ دوں -

صفحہ ۳۱

سر آمدن - ختم ہو جانا -
مشروط بریں - مگر اس شرط
کے ساتھ -
کہ او خود را نمیداند - کہ جس کو خود
اپنی بھی خبر نہیں -
گرماہ - حمام -
آؤر - آتش -
چہ نشانہ از و باقی سرت - آسیں
رہا ہی کیا ہے -

صفحہ ۳۲

سر افغانہ انگلیس - انگریزی
اسپتال کا افسر -
موجود - مقررہ -
صرف پائے - پائے پینا -

مَنْتَكَ - مَنْتَكَ - مَنْتَكَ الْأُتْرَجِ

(از لغت منجد) لیموے ترش

أُتْرَج Cedrat

بلسان صبح چناں -

مرثیہ - مردہ پر رونا -

انشاء - گما کے پڑھنا -

مرایات - علم عروض میں مرتب

اُس شعر کو کہتے ہیں - جس کے وزن

مصرعوں کے وزن میں چار رکن

ہوں - اور فن شعر میں وہ نظم جسکے

ہر بند میں چار مصرع ہم قافیہ ہوں

یہاں پر چار چار مصرعوں کے دو بند

زبان ترکی کے تھے - انکو منجھنے

مذف کر دیا - اس لوانہ سے اپنا

ہوا - کہ میں زحمت سے بچ گیا - اور

اس لحاظ سے بُرا ہوا کہ کتاب

ناقص ہو گئی -

از مکتب الی انحال - مکتب سے

لیکرا ب تک -

مسلوب الاختیار - جس کا امتیاز

چھین لیا گیا ہو -

إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً

وَأُتَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سَكَبًا

وَقَالَتْ أَخْرِجْنِي عَنْ مَّكَانِي

سَأَيْنِسُ أَكْبَرُ ذَنبِي وَطُغْتُ أَفِيضُ

جس وقت لیلو نے ان عورتوں کا طعنہ

منا انکو بوا بیجا - اور اُنکے لئے کواونیکہ

ہیا آیا - اور ان میں سے ہر ایک کے

لئے ایک پھری منگائی - یا - ہر ایک

کو ایک پھری دیدے - اور یوسف

سے کہا - انکے سامنے آ جاؤ - جب

ان عورتوں نے یوسف کو دیکھا -

تو انکو بڑا مان لیا - اور اپنے اُتار

کاٹ لئے - کہا جاتا ہے - کہ مصر کی

عورتیں کواونیکہ لگا کر ٹٹے کیسا تو

بیٹھا کرتی تھیں -

ایک قرأت متکا کی مہتہ لگا بھی ہے

جس کے معنی اُترج یعنی نارنج کے

ہیں - اسی وجہ سے شعر اس واقعہ

میں نارنج یا لیموں اور کار دکا ذکر

کیا کرتے ہیں -

(از تفسیر صافی)

کارخانہ آدم سازی - اسکول، کالج
یونیورسٹی۔

شخص اول - بڑے مرتبہ والا۔
سربراہ دستِ تکیہ واوہ - سرکوبانہ پر
ٹیکے ہوئے - جیسا کہ حالتِ غم و فکر میں
ہوا کرتا ہے۔

سفرِ رخ - جھنجھری - موکلا۔

صفحہ ۳۳

لکھ - بفتح داغ۔

لکھ - عذر - کنگ کا ٹیکا۔

عذر - عیب و گناہ (از منتخب لغات)

صاحبِ مخد کہتے ہیں - کہ جب اس کا

تعمید (پ) سے ہوتا ہے - تو کثرت

و زب اور عیوب کے معنی ہوتے

ہیں۔

رومان - افسانہ - ناول۔

(فریخ کا لفظ ہے)

و خیم - پد

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ

مذہ میں تھے۔

باطوم - دریائے خزر (کسپین سی) کے

کنارے ایک بندر جو روس کا ہے

اور مٹی کے تیل کے لئے مشہور

ہے۔

کوٹنگ خوب بے خوردہ - خوب ڈنڈے

کھائے - خوب پٹا۔

نقطہ سب دستم چنانچہ گویندا نقطہ

فی الکلام (ای) سبتہ - و بمعنی تلخ

زبون و فصیح - و ہر آں شے کہ در آن

خیر نباشد (منجد)

فحش - الفحش من القول و الفعل۔

سخن و شت گفتن - بڑا بھلا کہنا۔

لشاش - خوش خوش۔

مشعوف - دیوانہ محبت - یہاں مراد

پرہت خوش۔

صفحہ ۲۹

صعود - چڑھنا۔

بہ نہ - سبحان اللہ

استقرار حکومت شخصی

Adrian J. J. J.

مکتوبات مشرق و المغرب و سلطنت ہندوستان

limited as consistent

10/12/2017

اِتِّعَافٌ بِجَمْعِ رَفٍّ وَكُنْزٌ بِمِيمٍ مُنْقِ

ہمارے ہمیں برکتیں مل کر رہیں۔

یاد و بار کردن - و چند دیگر

is destined to rule -

burden

میزان - بے کاشت۔

ابان قاپا است - مپان

ایمانت - چکر پاپ - سوننا

روح است۔ یہ الفاظ میں نہ

ہوئے۔ بنیاد پر ترکی علوم ہوتے ہیں

قیان - ترازو تک (میں ایک)

اسم رکعت، ایک = برات و قبائے

سب سے پہلے یہ معافی بر محل نہیں۔

پیشوئی اعلیٰ ویدہ - اپنی انکھوں

سید زین العابدین (ع)
 حضرت زین العابدین (ع) کی قبر

روز خوش ما با شما بود جب تک بهم هم نرسد

عنوان: مکتوبات

7. 1. 1954

حضرت: روزی که از شما می‌آید

100

اور انش پر خبر و محبت ہو

[illegible]

الہامیہ نیراتہ سہ ماہیہ

بہانوں میں، ایک نئے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جو سے پہلے ہی میں نے اپنی کتاب

کروڑوں کے جان و مال

— 10 —

... 1990

پادشاهان و سلاطین - مجید

بیتھنہ، ڈیڑھ، موت، موت

Primo

1922

میتواند به خوبی در این زمینه کمک کند.

... ..

سید محمد علی شریعتی

صفحہ ۲۵

بہیں چہ بہت - دیکھو کیا ہو رہا ہے
 دیکھو کیا تیار ہے -
 طعام صرف شد - کھانا کھایا
 گیا -
 اینہا سابقہ داشتہ اند - ابراہیم
 مجبور میں پہلے سے آشنائی ہے -
 خلوت کر دہ - سب کو مٹا کے -
 پردہ کر کے -
 چشمال دریدہ - آنکھیں پھٹی
 ہوئیں -
 واداشتن - لگانا - مجبور کرنا -
 زور ڈالنا -

صفحہ ۲۶

ایک روز پیشتر - ابراہیم بیگ کے
 مرنے سے ایک دن پہلے خدا
 میری جان لے لے -
 غصہ - غم -

صفحہ ۲۷

لخت لخت - پارہ پارہ -
 جامہ وان - سوٹ کیس - دو سرانام
 جالباسی - Suit - Case -
 partitionation

کہا جی - جیسا کہ گذرا -
 عصمت مجسم - ذات عصمت - ہمہ تن
 عصمت - تصویر عصمت -
 آئینہ - مطہر -
 صغیر او کبیرا - چھوٹے سے لیکر
 بڑے تک -
 مشغول نمایند - مصروف رکھیں -
 لگائے رکھیں -
 مناجات - خدا سے دعا مانگنا -
 بخوبی سے بنا ہے - جکے معنی چپکے
 چپکے باتیں کرنا - کاناپھوسی کرنا -
 ہیں -
 برائے چینیں روزے - اسی دن
 کے لئے -

اسلامبول۔ استنبول کا نام
قُسْطَنْطِيْنِيَّةَ یونانی زبان کا لفظ
ہے۔

بہر وقت۔ ہمیشہ۔
موفق بشوی۔ بہ آرزو۔ برسی۔
پائے۔

صفحہ ۲۲

درد۔ بیماری۔
تہید کردن۔ قرار دادن۔ بنائے
کار گذاشتن۔ تجویز کردن۔
آغازیدن۔
خواست کہ برو۔ جانا چاہتا تھا۔
کجا۔ کہاں جاتے ہو۔
مات۔ حیران، متعجب
اوج کردہ۔ مئے کر کے۔
یرے کر کے۔
یکانہ۔ اپنے۔ خویش شناسا۔
نوائی۔

فوراً فرستادیم۔ اسی وقت کسی
آدمی کو بھیجا۔

طیب دائمی Family Doctor
تالار۔ بڑا کمرہ۔ ہال۔
کما حقہ۔ جیسا کہ ہونا چاہیے۔
تن میکس مرا ایسا ہوا ہے علم سے فرسودہ
اگر میں سانس لوں اعضا میرے بھر جائیں،
دوش بالاکشیدہ۔ شلنے بند کرنے کے
کندھے اٹھا کر مراد منہ اٹھا کر۔ گردن
اٹھا کر۔

بہفش گرفت۔ اکی نہیں دیکھی۔
درجہ امتحان حرارت گذاشت
تھرمیٹر لگایا۔
کے نام نارسا میں چار ہیں (اگرچہ سب
بہ گراما (۳) میزان الحرارة۔
نیز قیاس الحرارة (۴) درجہ
بہ شق۔
بہ شق۔

ہوتا ہے ۔

کنارہ مغرب پر واقع ہیں ۔

صحن ۔ حیاط ۔ آنگن ۔

چادر ۔ ایک قسم کا برقع ۔

مہجر ۔ اور ٹھنی ۔ دوپٹہ ۔

✽ مٹاٹھ ۔ ڈھیل دینا ۔ ٹالنا ۔

تاخیر کرنا ۔

حدت ۔ تیزی و تندہی اڈانٹ کر

بہ [سُورَتِ بَقْعِ تِزِی غُفْب] خفا ہو کر

سریا ایستادن ۔ کھڑے ہونا ۔

وساطت بیچ میں پڑنا ۔ دخل دینا ۔

صفحہ ۲۳

دوتا شدن ۔ دوچند ہو جانا ۔

لطف لیخا بود ۔ مزہ تو یہ تھا ۔

گم کردن ۔ کھو بیٹھنا ۔

بجہ مٹاٹھ معنی مذکور سے یہ لفظ اس محل پر اچھا نہیں

معلوم ہوتا اور کوئی معنی مناسب محل لانا میں بیٹھنے نہیں

اسکے میں مقابلہ ۔ مدافعہ تجویز کرتا ہوں ۔

سید اولاد حسین شاداں بلگرامی

صفحہ ۲۲

ماہذا ۔ یہ کیا ہو گیا ہے ۔ یہ کیا حالت ہے ۔

زمرہ کردن ۔ چپکے چپکے کہنا ۔

ہذا ابراہیم ۔ ابراہیم بیگ

ہی ہے ۔

لا واللہ ما تشبہ بہ ابدانہیں

خدا کی قسم اس میں تو اس کی چھینٹ

بھی نہیں ہے ۔

روح ۔ ہیر ۔ جو ہر ۔ ستھ ۔ ان دونوں

جہلوں میں صنعت طر دو عکس ہے ۔

فلک ۔ فینس یا کسی قسم کی گاڑی ۔

لوندی ۔ کوئی گاڑی شاید دینڈو ہو

دور اس کو سفند ۔ کسی ہمان عزیز یا

سافر کے آنے پر دو بھیڑیں ذبح

کرتے ہیں ۔

مغربی ۔ ٹیونس اور الجزائر کے رہنے

والیکو کہتے ہیں ۔ کیونکہ یہ مقامات

صفحہ ۲۱

در رفتن - چھپ جانا - بھاگ جانا -
 بھل جانا - اٹھ کے چلے جانا -
 بعد از ابراہیم - ابراہیم کے سفر
 سے پلٹ آنے کے بعد -
 مصافحہ - بات ملانا -
 معائنہ - گلے ملنا -

شہنشاہ - فر - فرنگ کا لفظ ہے - اصلی
 معنی راہ آہن (ریلوے) کے ہیں -
 مگر یہ معنی "ریگاڑی" مستعمل - اب
 ایران میں ریل کو علی العموم (ماشین)
 machine کہتے ہیں -

Chemin - de - fer

حرکت کردن - چھوٹنا -
 براہ انداختن - چھوڑنا -
 سردستی بردن - ہاتھوں پر اٹھا
 کے لے جانا -

ایستگاه - گار - استایمون - اسٹیشن
 پیشوازی - استقبال کر نیوالے
 قائد - کسی شخص کا نام معلوم

تفاوت - وشقوہ - بدبختی -
 یوم الاحد - یکشنبہ - اتوار
 سپارش - سفارش - خواہش
 حکم -

افکار سوداوی - خیالات مجنونانہ -
 ہمسالاں - ہمجو لیاں - گویاں -
 ہم سن -

پیانو - انگریزی باجا -
 ہمدستان - ہم کلام - یا -
 ہمدست - معین و مددگار -
 علی ہذا - اسی بنا پر -

صفحہ ۲۰

ازدواج - زوجہ ہونا - بیوی ہونا -
 باختن - کھو بیٹھنا -
 سرزنش - ملامت -

اگر گلچیں بدنامی شگفتہ گردو - افس
 کے لائق بات ہوگی - اگر اس قسم کی
 بدنامی کا پھول کھلے -

قدر سے - تھوڑی دیر کیلئے -
خوش آمدید - اہلاً وسہلاً و مرحباً -
صحبت کر دن - باتیں کرنا -
ہماں آتش است و ہمہ کاسہ - کسی
بات میں کچھ تغیر نہ ہونے کے وقت
اس مثل کو بولتے ہیں -

وہی لہنگا وہی پھاری جو پہلے تھی اب بھی ہے
وہی محبوب بھٹاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
قاشوق - (ترکی) چھچھ -
تذکرہ جات - پاسپورٹ -
پروانہ رانداری -

بلیٹ - بلیٹ - ٹکٹ (F ۵)
Billet

کشتی خدیوی - ایک جہاز کا نام
خدیو مصر کے بادشاہ کو کہتے ہیں -

کہ اپنے آپ ہوش میں آئے -
نگاہ دوختہ - ٹھیک لگے (یا باندھے)
دل مارا کباب میکر - میرا دل
ہونے لگا تھی -
نگاہ مظلوماں - بے بسی اور حسرت
کی نگاہ -

مادر جان - جان مادر - ماں کے دل
ماں کے لاڈلے - ماں کے پیارے -
نوٹ: سبحان اللہ کیا خوب جذبات
مادری کی تصویر کھینچ رہا ہے -
عقب کشیدن - پیچھے ہٹ جانا -
بیمار بستری - وہ بیمار جو بلیٹ سے
اٹھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو -
من البدن والی الختمہ - ابتداء
سے آخر تک -

صفحہ ۱۹

میک
فجتمہ - ہرزگی و بیاری
یہ معنی فرائد الدریہ میں ہیں - منجد وغیرہ
میں نہیں ملے -

صفحہ ۱۸

اصغار - سنا -
لابدأ - مجبوراً - خواہ مخواہ -
ورکی - بحجر -

نرگس - چشم - مشتبہ بہ سے مشتبہ
مراد ہے۔

یا ولدی - اے میرے فرزند۔

ایں توئی - یہ تو ہی ہے۔

چرا مادر را در آغوش میکشی - پھر کیوں
مان کو گلے نہیں لگاتے۔

با دسموم - ہوائے گرم - گو۔

ہوا دیران کیوں بارغ جوانی

اڑا کیسے وہ رنگ ارغوانی

جھکا کیوں اس طرح سے قدر عنا

ہوا کیوں بید مجنوں سرو بالا

ترے غنچے میں پہلی سی نہیں لب

نری زلفوں سے کیوں جاتی رہی تابا

سلام وادوں - سلام کرنا۔

ارغوان - ایک قسم کا سرخ

رنگ پھول۔

نہال سرفراز - شجر بلند - مراد قد۔

بید مجنوں - ایک قسم بید کی جس کی

شاخیں خمیدہ ہوتی ہیں۔

سرو ناز - ایک قسم سرو۔ باقی دوہیں

سرو سہی، اور سرو آزاد ہیں۔

صفحہ ۱۱

غنچہ - مراد دہن۔

سنبیل - مراد زلف۔

ہے گفت و ہے طبا پتھر بر سر و صورت

میزو - کہتی جاتی تھی۔ اور منہ پر تپاچے

لگائے جاتی تھی۔ کلمہ (سہم) استمرار

فل کیلئے لاتے ہیں۔

دست درغل - بغلوں میں ہاتھ دینے۔

صم بکلم - بھرا - گونگا۔

خیرہ - خیرہ - بھونپکا ہو کر۔

دستگیر - معین و مددگار۔

فروماندہ - عاجز و لاچار۔

غرقہ - ڈوبا ہوا۔

لجہ - سمندر کا گہرا مقام - گنڈا۔

وزلہ - محل ہلاکت۔

نوحہ - رگہ۔

خارا - سنگ سخت۔

گفت و گفت - اتنا کہا۔ اتنا کہا۔

دست نرویم تا خود بخود آید - میں نے

اسے چھو نہیں۔ رات کو نہ لگایا۔ اتنا کہ

ہے۔ نواب کلب علی خاں والی ریاست
راپور کے زمانہ میں پرنسنگالی قسدر
پایا تھا۔

آرام باشید مطمئن رہو۔
پلکہ۔ زینہ۔ سیڑھی۔

مرگِ خودم۔ اپنی جان کی قسم۔
بیمین۔ قسم۔

دم در۔ دروازہ کے پاس۔
صیغہ۔ فریاد۔ بانگ۔

ابن ولدی۔ ابنِ مُقرّۃ عینی۔

کہاں ہے میرا بیٹا۔ کہاں ہے میری
آنکھوں کی ٹھنڈک۔ (دل کا سرور)

جیسا کہ مشہور ہے۔ صاحبِ مفتوح
نے بھی ”نور چشم“ معنی رکھے ہیں۔ مگر

دوسرے لغات میں مُقرّۃ کے معنی نور
کے نہیں ملتے۔ لازمی معنی ہو سکتے
ہیں نہ وضعی۔

بقیر مایید۔ تشریف رکھئے۔
در تختِ راحت اسرت۔ سریر

پر لیٹا سورا ہے۔
واولدا۔ لمئے بیٹے۔

کہ شکِ بیدار بُب ہے۔ جس طرح علم
بیدار یقین۔

یقین۔ جو علم کہ بعدِ شک حاصل ہو
پس ہر یقین علم ہے۔ مگر ہر علم یقین
نہیں ہو سکتا۔ اسی وجہ سے اللہ کی
صفت میں یقین نہیں لاتے۔

صفحہ ۱۶

آبگوشت۔ پختی۔

اِسکِلَہ۔ (Scalae) اطالیہ زبان
کا لفظ ہے۔ ساحلِ بحر۔ جہاں جہاز اگر
ٹھہرتے ہیں۔ اردو گووی۔ (نغمۂ لغت)
فرائد الدریہ دیکھو

مومبیا۔ روائے معروف *Mombasa*
کہتے ہیں۔ اسکے گھولکر پلانے سے ٹوٹی
بڑی بھر جاتی ہے۔

قرہ۔ اطاقِ کشتی۔ دُکوسہ۔
Calum کرہ قلع صاحب

لفظِ کمرہ کو اروپائی بتاتے ہیں۔
مگر یہ نہیں بتاتے، کہ کس زبان کا

نائب الزیارت۔ امرار اہل تشیع جب مر جاتے ہیں۔ اور اپنی زندگی میں حج یا زیارت کو نہیں جاسکتے، تو مرتے وقت ایک رقم کی وصیت اسکے لئے کر جاتے ہیں۔ ورنہ متوفی اس رقم کو کسی مجتہد کے پاس بھیج دیتے ہیں وہ مجتہد کسی معتبر آدمی کو یہ رقم دیتا ہے۔ اور یہ شخص اُس متوفی کی طرف سے حج یا زیارت کرتا ہے۔ اُس شخص کا نام نائب الزیارت یا نائب الحج رکھتے ہیں۔ اور ایسی زیارت و حج کا نام زیارۃ اجورہ یا حج اجورہ ہے۔ محبوبہ اس دست بوسی کو اتنی اہمیت دیتی ہے کہ حاجی مسعود کو نائب الزیارت سے تعبیر کرتی ہے۔

لیبرہ۔ عثمانی اشرفی۔ کاتب نے اس لفظ کو بھی متعدد جگہ سمیرہ لکھ کر پڑھنے والوں کو معصیت میں ڈال دیا۔ عکس انداختن۔ تصویر کھجوانا۔ خفیہ۔ چھپائے۔ یوں ہی اسکا املا ہونا چاہیے۔ ندیوں خفیہ اس کے

بجائے کتاب میں حقیقتاً غلط چھپا ہے۔

سرفاش کروں یا بروز وادون بھید ظاہر کر دینا۔ بھانڈا پھوڑ دینا۔

اکنوں ترا بخدا سپردم۔ اب میں تمکو خدا کے حوالے کرتا ہوں۔

امان۔ الامان۔ خدا کی پناہ۔ اگر بعد کے جملہ سے اس کا تعلق ہو۔ ملا دھیلے سے ہو، تو یہ معنی ہونگے۔ تم کو خدا کی پناہ میں دیتی ہوں۔ صورت اول انسب ہے۔ اظہار راز سے استرازیلئے بولا گیا ہے۔

پے برون۔ تار جانا۔ پتہ لگا لینا۔ سمجھ جانا۔ از قرائن خارجہ ادھر ادھر کی باتوں سے۔ ظاہری غلامتوں سے۔

ظن۔ تردد۔ ذہن میں امر میں اگر دونوں جانب میں برابر ہو، تو (شک) ہے۔ اور جانب راجح کا نام (ظن) ہے اور جانب مرجوع (وہم) ہے۔ اور شک سبب دعیب ہوتا ہے۔ گویا

مخروں۔ دلچسپی

دیوانہ بنا لے عشق افلاطون کو
آتشکدہ کر لے جگر چیرن کو !
گر لفظ عے عشق سے تر لب کو کسے
ٹھٹھے کر لے وہ جامہ معنوں کو
باز کروں۔ کھولنا۔ اثر کار کرنا۔
سوختن و ساختن۔ جلنا اور بھرنے
طاقت طاق شدہ، تحمل نہ کر سکا۔
دعوت کروں۔ صدا کروں۔
بلانا۔

صفحہ ۱۵

عقدہ۔ گرہ۔ کار و شوار۔
درگر فتن۔ اثر کرنا۔ مان لینا۔
عوض کمینہ ہو۔ س۔ میری
طرف سے جو۔
نیت میں زیارت۔ اس ارادہ
دست بوسی کو

ہے مرا ایک عقدہ لاجل ہو رہا ہے جو سخت دنگیر
گر مرا التماس ہو قبول نہ کروں اس سما کی ہر قسم

دوستی بسر زوہ۔ دونوں ماحول
سے سرپیٹ کر۔

اطاق کو کاتب بار بار الحاق ہی
لکھتا ہے۔

گرد آوردن۔ جمع کرنا۔

بحال آوردن۔ ہوش میں لانا۔

بحال آمدن کا ضد از حال رفتن ہی
مطلب وحشت آمیز۔ خبر بد۔

جزع و فزع۔ ہر دو لغتیں ناشکیبائی

ترس۔

ہوا خوردگی۔ زکام۔

مایحتاج۔ ضروریات۔ لوازم۔

سبانبہ صحیح شبانبہ۔ راتوں رات

اختر شماری۔ تارے گنا۔ راتوں کو

جاگتے رہنا۔

خود را..... بمزدگانی بخشید۔ پہلے

تار پر اپنی ذات کو مزدگانی کے حوالے

کر دیا۔ یا مزدگانی میں دیدیا۔

چشم براہ و دقتن۔ منتظر رہنا۔ راستہ

تکھے رہنا۔ دروازہ پر نگاہ لگی رہنا۔

حالش معلوم صحیح جانفش مغموم۔ یا

بالمرہ۔ بالکل۔

از حال رفتن۔ کمزور ہو جانا۔
بیہوش ہو جانا۔ غش کھانا۔ حالت
ضراب ہو جانا۔

آلہ مخموس۔ اسپتال میں
ایک آلہ ہوتا ہے۔ جس کو منہ میں
لگانے سے منہ کھلا رہتا ہے۔
قنجان۔ چائے کی پیالی۔ اور شتری
کو رنگلی۔ یا نعلبکی کہتے ہیں۔ قنجان
پنگان کا عرب ہے۔ جسکے معنی پیالی
اور کٹوری کے ہیں۔ اسٹیکان
شیشہ کا بیچ سے تنگ چھوٹا گلاس
جس میں چائے کا رنگ پیتے ہیں

صفحہ ۱۴

بسرزود۔ سرپیٹ پیٹ کے۔
حیران و پریشان ہو کر۔
سبزی۔ ترکاری۔
ترشی آلات۔ کھٹی چیزیں چٹیاں۔
(عربی) کوانج

لئے نہ لذت میں رہتا ہے۔ اور نہ
استعمال میں کہیں دیکھا۔
ہذا ذوق۔ باکمال۔ ماہر۔ طبیب کی صفت
ہیں لاتے ہیں۔ ورنہ خاص صفت
طبیب کی نظر ہی ہے۔
آلمانیا۔ آلمان جرمنی۔ فلٹ صاب
دوسرا نام جرمنی کا نمٹہ بھی لکھتے
ہیں۔ اور اسٹریا کا نام اسٹریٹ
بتاتے ہیں۔

معصری گردن۔ پتہ پڑانا۔ بتانا۔
تعریفہ۔ ستادوں۔ دعوت نامہ
بھیجتا۔ پورا انا۔

حکایتہ ذفا۔ بھیتری بخار۔
مکرو سبب۔ کپڑے۔ جراثیم Germs
ذرا سی آذر و ہائیہ۔ Miceale
درجہ تہ۔ خود کتاب میں اس لفظ کی
تعبیر و تفسیر نسخہ سے کی گئی ہے۔
مگر غصہ معلوم نہ ہوا۔ کہ یہ کس زبان
کا لفظ ہے۔

حقی القدم۔ آنے کی فیس۔
نیکو گردن۔ مختلف الاسماء ہونا

Fire escape

لیجرہ - عثمانی اشرفی -

بحور - قسم - نوع - طور -

اللا کے نظامی - دستہ فوجی -

جمعیت اطفالیہ ہیئت اطفالیہ

آگ بجھانیوالے - Fire Company

Fire Brigade

خانہ بر انداز - ستیاناس کرنیوالا -

بر باد کن - تباہ کن -

مداخل - آمدنی -

واروغہ - کو توال اسپکٹر -

فراشباشی - خدمت گارونکا

جمعہ دار -

نقشی را بگیر - نقی را بگیر - اسکو پکڑو

اسکو باندھو -

مصنوع (بغیر غزہ) محفوظ رامون -

الکلام بحر الکلام - بات سے بات

نکل آتی ہے -

دہند صحیح دیدند - سقیاج صحیح

احتیاج -

دراز کشیدہ بود - لبالب بچت پڑا

حق -

الحاق صحیح اطلاق

صورت - چہرہ

بیمار خانہ - بیمارستان - اسپتال

شفا خانہ - مریض خانہ -

خود بان - صرف گھر والے -

دہن قفل و بند شدن - جبرٹے بیٹھنا

صفحہ ۱۳۱

و کتر وقتور - ڈاکٹر -

تنگراف کردن - تار دینا تار بھینچنا

مستقیم شدن - آمادہ ہو جانا -

قطعی ارادہ کر لینا -

استصواب - مشورہ -

تشریف فرمائی - آنا -

تنگراف رازوہ - تار دیکر -

میزبان - نگہدار زندہ میز - دعوت

دہندہ - اس لفظ سے ظاہر ہوتا ہے

کہ ایران میں میز پر کھانا پڑا دستور

ہے - مگر محض لفظ میز اس معنی کے

آگ لائے۔ (ترکی) دستہ فوج۔
(عربی) فلیق۔

علم و مشق *Art of Practice*
حاضر۔ آمادہ۔ ہیا۔ ہیار۔ موجود
Presented

شیپور۔ بگل، قنارہ *Bugle*
حاضر باش۔ آمادہ۔ تیار *Ready*
عزادہ۔ ارادہ۔ گاڑی۔
بانتظام مخصوص۔ قاعدہ اور قواعد
کے ساتھ۔

باب۔ اظہار عدد و مکان کیلئے
آتا ہے۔

صفحہ ۱۲

طولیونہ۔ تلپہ *Fire-hose*
(لولہ آب۔ لولہ اعلیٰ ایہ۔
لولہ لاسٹیک) نل کرچ یا بڑ کا
آگ بجھانے کے لئے۔

تولیونہ اطفائی *Fire engine*
نروبان مخصوص۔ برائے فرار از حریق۔

رئیس محکمہ خلاف *Police Magistrate*
بلو لونیہ چیان آگ بجھانوالے۔
یا نقون (ترکی) آگ۔
صریقی۔ آگ۔

پیشے نقل دارو۔ بہت لطف کی
اور مزید بات ہے۔

مینارہ۔ ستون۔ مینار۔
قلہ یا نقون۔ مینار آتش۔

Fire Tower

دیدہ بان۔ دیدبان۔ محافظ۔ مراقب
کنٹیک۔ مخبر۔ نگہبان۔ *Spies*

Spy Information

موکل۔ معین۔

میکشد۔ بلند کرتا ہے۔

قراول۔ سنتری۔

نشان۔ جھنڈی

تیر توپ اتذاختن۔ توپ کا فیکرنا۔

یا نقون دار۔ (ترکی) آگ لگی ہے۔

بجی۔ افسر۔ ہیڈ (قیاساً) یا بجی

دہنتہ بحر سیراہ دانہ بحر اسود۔

مرکز۔ مقام *Station*

عائلہ - لازم النفقہ -

مواجب خوار - تنخواہ دار

مکافات - بدلہ - صلہ - جزا -

صفحہ ۱۱

سرنجا کا ابراہیم بیگ نتیجہ تعصب

مباحثہ - الی البقا اور جزائی فرماتے
ہیں - بصیرت کیساتھ نظر کرنا جانہیں
کا دو چیزوں میں اظہار صواب و حق
کیلئے - (مناظرہ) ہے - کبھی اپنی ذات
سے بھی ہوتا ہے - جس امر میں خلاف
واقع ہو - اس میں ممانعت دو شخصوں کی
(مجادلہ) ہے - بعض کا قول مجادلہ
کی نسبت یہ ہے - کہ منازعت کسی
مسئلہ علیہ میں الزام خصم کے لئے
چاہے فی نفسہ اس کا کلام فاسد ہو یا
نہو - اور جب اپنی غلطی - مقابل کی
صحیح معلوم ہو جائے - پھر بھی منہ باز
کرتا رہے - تو یہ (مکارہ) ہے -

اور جب اپنے اور مقابل کے کلام
کی صحت و سقم نہ معلوم ہو - اور جھگڑا
کیا جائے - تو یہ (معاندہ) ہے -
بہ لامپہ پر خورہ - لمپ سے جا کر لگی -
لامپہ - لمپ Lamp -

Fr. Lampe L & G. Lampas
From Greek Lamp, to
shine, at in lantern

اظہار نائرہ - آگ بجھانا -

دست دادن - حاصل ہونا -

آسیب - صدمہ - گزند -

ہمایا ہو - شور - ہنگامہ - ہلڑ -

ہمسایگان سرایت کردہ -

پڑوسیوں تک پہنچ گیا -

پولیس - نظمیت - گزرمہ - جندارمہ -

Fr. Policia L. Potitia G.

Politeia معنی محافظ

city

کمیسیار (تھانہ) Police station

ادارہ نظمیت - Police office

محکمہ خلاف - Police court

مفتوں - فریقہ - شیدا -

ذکر حالاتِ ابراہیم بیگ

چکر کس - وہ لوندی یا غلام جس کو بچپن میں خرید لیا گیا ہو - اور مثل اولاد تربیت اور تعلیم کیا گئے - اس کے بعد اپنے گھر میں یا کہیں اور باضابطہ شاوی کر دی جائے - فلٹ صاحب بگتے ہیں - کہ ملک سرکیشیا کے دامن کوہ تاف میں جو مسلمان رہتے ہیں - ان کو چکر کس کہتے ہیں -

تربیت شدہ - تعلیم یافتہ - پرورش یافتہ -

آقا و کروں - اعتناق و تعقیق -

Jo. Grace a Slave

عنوان - خطاب - لقب -

صفحہ ۱۰

خانم بزرگ میچ خانم بزرگ والدہ ابراہیم بیگ -

ازین ترتیب بات - اس قسم کی باتوں سے

تزو و توج - زوجہ بنانا - شاوی کرنا -

وجیمہ - حسین

ہمسری - زوجیت -

جھفت - زوجہ - بیوی - ہمسر -

بغیر - علاوہ

وجاہت و معرفت - حسن و کمال

ممتازی - تشخیص -

ورزون - دروازہ کھٹکھٹانا -

لفرما بید - بیٹھنے - تشریف رکھنے -

اطاق بیرونی - مردانہ کمرہ -

پاشا - گورنر - قائم مقام -

گورنر جنرل - فرمانفرما -

وضع - طرز - ڈھنگ -

رقمار نمودن - سلوک کرنا - بڑا کرنا -

ایران خواہی - دوستداری -

ایران -

خواستگاری - خواستاری

منگنی -

فقہ - بات -

مقدمات - باتیں -

غلام سیاہ - حبشی غلام -

ادبیات

وہ ہے ماہر و اور ہے مسرور قبرا
 فراست کی اسکی نہیں کوئی حد
 نجابت میں اور اصل میں بینظیر
 صفات اسکے ہیں سب کے سب پذیر
 ارادہ ہے کہ اس کتاب کی کل نظموں کا
 ترجمہ اردو نظم میں لکھوں۔ چنانچہ
 آدھی نظموں کا ترجمہ کر بھی چکا ہوں
 طول سے بچنے کے لئے اس فرنگ
 میں ترجمہ منظوم داخل نہ کرونگا۔ ۱۲

شادوں بلگرامی
 فراست بکمر نشان و علامات و نظر
 سے پہچان لینا۔

اصل - نژاد -

فرخ - مبارک -

زباں - بیابیاں -

دختر اں - کنواریاں -

درکیمین شتریں - گھات میں لگے

رہنا -

حسنت - پاکدامنی - عفت

پاکدامن - عفت -

غواہ - امور - باتیں -

برادر بطنی یا برادر امی Uterine
 برادر علاتی -

برادر زن - سالہ - B - Wife -

برادر توام - جڑواں بھائی -

Twin - B

برادری - اتھ Brathea head
 ہمیش - ہمزلف - ساڑھو -

برادر شوہر - دیور -
 شوہر خواہر - نند
 برادر زن - سالہ
 زن خواہر - سالی

در عہدہ نمودن - اپنے ذمہ لینا -

صفحہ 9

تاہل و زیدین - شادی کرنا -
 کسے بامیں رجوع نہداشت کسی
 کو مجھ سے کچھ مطلب نہ تھا -

تربیت کروں - تعلیم دینا -

پڑھانا - پالنا -

ملاحت - ٹکینی -

صباحت - گویا -

ابو یوسف تغلبیس میں۔ اور اس کا چچا
تبریز میں ہے۔ بعد مرگ پدر۔ پڑھتے
کا چچا کے پاس جانا بیان نہیں کیا
مگر خواہ مخواہ ماننا پڑے گا۔ کہ چچا ہی
سے استفادہ کیا۔

بے سرمایہ۔ منفس۔ کنکال۔
تلاش۔

نویسندہ۔ محرر۔ کلرک۔
فشی۔

داؤدش وادہ۔ ترکی میں بھائی کو
کہتے ہیں۔ اور کا کا۔ بڑا بھائی۔
یہ بھی ترکی ہے۔ فارسی میں بڑے
بھائی کو برادر ارشد کہتے ہیں۔
ایران میں دادا اور کا کا۔ بھی بازاری
زبان میں ہے۔

برادر خواندہ۔ منہ بولا بھائی۔

Adapted - B

برادر رضاعی - B - Foster

ہمیشہ کو کا (آر و و میں)

برادر صلبی - اخائی B - Half

سوتیلہ بھائی۔

ابو یوسف۔ یہ بھی عم کی طرح اسمائے
سنتہ مجتہد میں سے ہے۔ مالیت
دفع میں اس کا اعراب واو سے ہوتا
ہے۔ اس واو اعرابی کا ایرانی لحاظ
نہ کر کے بجائے اب استعمال کرتے
ہیں۔ اور اسی لہجہ میں یائے متکلم
ملا دیتے ہیں۔ ورنہ عربی قواعد سے
الٹی ہوتا پڑے۔

بکارت گذشتہ۔ مدرسہ میں
داخل یا بھرتی کرنا۔

نہ سالگی۔ نہ سالہ کی (۲) کو حب
قاعدہ گات سے بدل کے یائے
صدری کا اضافہ کیا ہے۔ نو سال
و نہ ہوتا۔

ستائست - قدرت - قوت۔

جداً - از سر نو - کوشش کے ساتھ
اساس - بنیاد -
از میان برداشتن - نیست و نابود
کر دینا -

شرح حال یوسف عمو

عمو - ایرانی بجائے عم استعمال
کرتے ہیں - (چچا)
مسطط الراس - سر گرنے کی جگہ -
چونکہ علی العموم بچے ماں کے پیٹ
سے سر کے بل پیدا ہوتے ہیں - اسلئے
جائے پیدائش (جنم بھوم) اور زاد بوم
کو مسطط الراس کہتے ہیں - کبھی کبھی
کوئی بچہ پاؤں کے بل بھی پیدا ہوتا ہے
اسلئے اس کی جائے پیدائش کو
منہ بال قدم کہتے ہیں - اور ایسا بچہ
آردو میں پائل کہلاتا ہے -
خازقان - تبریز کے علاقہ میں ایک
گاؤں کا نام ہے -
سگنی - سکونت - بود و باش
قیام -

پگھلوں کے مولوی کو اور نہ -
اور ط - کہتے تھے -
قضاوت - کاروائی کردن - یعنی
فیصلہ کرنا - ممکن ہے - کہ یہاں قضاوت
بعضی سخت دلی ہو -

اسپانیہ - سپانیا - اسپین کا
پرانا نام ہے - عربی میں اس کو
اندلس کہتے ہیں -
بہ بیگانہ نشان وادن - غیر نیکو
بتاتے ہیں -
مدنیت و عوت نکرو - تمدن و تہذیب
نہیں بلاتی ہے -

صفحہ

اَظْهَرَ مِنَ الشَّمْسِ - آفتاب سے بھی
زیادہ واضح اور نمایاں -
نقطہ نقطہ میدانند - سوائے تہارے
تہارے ہر چھوٹی سی چھوٹی بات کو
تمام دنیا واسے جانتے ہیں -
پردہ بروئے کار کشیدن - کسی بات
کو چھپانا -

جو پستی کی طرف لیجانے ہیں واسطہ ہو
اسی وجہ سے درکات جہنم کے
طبقات کو کہتے ہیں۔ کیونکہ جتنا نیچے
اُترتے جائیں۔ اتنا ہی مرتبہ جہنم سما
بڑھتا جاتا ہے۔ چنانچہ ساتویں و آخری
میں سب سے سخت اور پست طبقہ
موجود ہے۔ اور بعض ساتویں طبقہ کا
نام جہنم رکھتے ہیں۔

(۱) الجنة ودرجات - والنار درجات
 درجات نار - (۱) جحیم (۲) نفی (۳)
 سقر (۴) حطه (۵) مأویہ (۶) سعیر
 (۷) جہنم -

درجاتِ جنت - (۱) غلہ - (۲)
دارالسلام (۳) دارالقرار (۴)
جنت عدن (۵) جنت الماوی
(۶) جنت النعیم (۷) اعلیٰ علیین (۸)

جاناب درخت ہون۔
بلوار۔ پیرس کی ایک سڑک
کا نام۔

٢٤. Numerous
د. Numerous Eng. Number

فرانک 74mc ورائس کا سکے قیمتی
سارے نوپس (22-25 فرانک)
برابر ایک اسٹرلنگ پونڈ۔

ہیکل - مجسمہ - اسٹیچر - ثبت -
 ینگ چری - ترکی میں yamni
 رینی، بیٹی - ینگ کے معنی نئے کے
 ہیں - اور yamni (جبری) کے معنی

(کے ہیں یعنی نئی برقی۔ اور چاہی)
 ترکی پیدل فوج جو عیسائی غلاموں
 سے بنائی جاتی تھی۔ ۱۸۲۶ء میں
 ایک بڑی لڑائی کے بعد یورپین
 عیسائیوں نے اسے موقوف کر دیا۔

اسی ٹنگ پیری سے انگریزی
 ہمارے ساتھ بنا ہے۔ مانگی
 پکار۔ سچا سچا۔ لیہ شیا فوج۔

جہیزیت - کوتل گھوڑا -

صرف نظر نمودن - اعراض کردن

کسی بات سے ہٹ جانا -

مکتب عالیہ - کالج سرکالجز

Calligraphy

عرضہ دادن - پیش کرنا (بضم اول)

اور اگر با بفتح ہو - تو عرض کرنا، اور

اشکار کرنا - سامنے لانا معانی ہونگے

(یہاں) اگر کوئی تم سے پوچھے -

کوریا - منچوریا - جاپان کے مغرب

میں دو ملک ہیں -

قیافہ - کسی کی صورت دیکھ کر اس کے

عادات و خصائل بتانا - یہ لفظ ان

معنوں میں مشہور ہے - چنانچہ

اس علم کے جاننے والے کو قیافہ

شناس کہلاتے ہیں - مگر لغات

عربیہ میں مجھے نہ ملا - البتہ قوف،

اقتواف - اور تقوف لغت معجم میں

موجود ہیں - جس کے معانی پیروی کے

لکھے ہیں - اور قواف کے معنی اعضائے

مولود کو دیکھ کر از روئے فراست

اس کے نسب اور نژاد کو بتانے والا

لکھے ہیں - اور قواف - قوافل -

اقوف کے معانی لکھے ہیں - وہ شخص

جو نشان قدم کو دیکھ کر صاحب نشان

کی حالت بتائے یعنی کھوجیا - اس محل

پر - کسی کے نشان قدم پر چلنا - تتبع کرنا

کسی کی روشنی اختیار کرنا - معانی

ہو سکتے ہیں -

تقوف - ای اشرفیہ و

تلتبعہ (مخند)

مکتب - بفتح خواری - خستگی -

درد مندی (مختب)

مدارج - جمع مذربہ وہ شے جو افضل و

اعلیٰ کے وصول میں معین و مساعد ہو -

درجہ - سیڑھی اس حالت میں جب

اس پر چڑھیں - اسوجہ سے طبقات

جنت کو درجات کہتے ہیں - کیونکہ

جتنے اونچے ہوتے جاتے ہیں - اتنی ہی

اعلیٰ ہوتے جاتے ہیں -

مدارک - جمع مذکرہ - سیڑھی بائیں

حیثیت کہ اس سے اتریں - وہ شے

باتیں کرنا۔

بربری گری۔ وحشت۔ وحشی گری
توحش۔ عدم تمدن۔ بربریت۔

دربار سلطنت افغانستان میں ایک
شہر ہے۔ جہاں کے لوگ پربت
جامل اور اچھڑ ہوتے ہیں۔

عیب ایجاہت۔ عیب تو یہ ہے
عیب تو اس میں ہے۔

عجالی۔ جمع عامل۔ کارفرما۔ حاکم۔
عربی میں گورنر کو عامل اور ترکی
میں پاشا کہتے ہیں۔

معارف۔ تعلیمات کے علاوہ
مطبوعات و اخبارات کے معنی
بھی ہیں۔

صفحہ ۷

پوڈشکن۔ روس کا۔ وولگر وائٹ
فرانس کا۔ جان استوات انگریزوں کا
اہل قلم ہے۔

فریت۔ آزادی۔ Political Liberty
مادی قلم۔ آزادی مطبوعات

بگزارید بگڑید۔ ہٹنے دو۔
والا۔ ورثہ۔

کان لہر لکھن۔ گویا کہ تھاری
بار بار سی۔ وحشی۔ وہی لفظ بربر
جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ وحشی اور
سار کے درمیان لفظ مل جمع ملت
بمعنی قوم چھپنے سے رہ گیا۔ بڑھا لو۔
دیپن کر دیں۔ پروا کرنا۔
ابداء۔ ہرگز۔ کلیتہً۔ پیچ۔ حاشا۔

بودند۔ میدیدند۔ میگردید۔ صحیح
بودید۔ میدیدید۔ میگردید۔
ساعت اول۔ پہلی فرسنت میں رہتے
پہلے۔ فوراً ہی۔
فرانش۔ خدمت گار۔

آردالی۔ آردولی۔ عن سلام۔
ہے۔ (ازفلٹ ڈکشنری)
فرانش آردالی کشیکچی۔ پہرہ دار۔
سندری۔

امپراطور۔ زبان اطالیہ کا لفظ ہے۔
 جس کے بچے یہ ہیں۔ Imperator
 (im اور em کے معنی in اور
 peration کے معنی To order
 To Command to Prepare
 فرسچی میں Empereur لکھتے ہیں۔
 شہنشاہ۔

آسیا۔ ایشیا۔ دنیا کے عقیق۔
 بے روح و بے معنی۔ پوچ اور
 پھر۔ مردہ۔ بیجان۔
 نجات۔ شرافت۔
 پوچ۔ بحوف۔ اندر سے خالی۔
 پھر۔
 معوج۔ ٹیڑھا۔ امو جاج بمعنی
 کجی۔

مذموم و منفور۔ قابل مذمت و
 نفرت۔
 لوٹ۔ آلودگی۔ پلیدی۔ نجاست۔
 داخل ناپاک۔ آمدنی ناجائز۔ مرا
 رشوت وغیرہ۔

رشوت۔ بھم و بھراول جو رقم الباطل حق

اور احقاق باطل کیلئے دیجاوے۔ انگریزی
 میں Manual (ہر اُپ) اور اردو
 میں گھونس کہتے ہیں۔ زبان حال فارسی
 میں اسکے معنے کھار اور پانس کے
 ہیں۔ عربی زبل اور انگریزی میں
 Manual اس کا مترادف
 ہے۔ صحیح از داخل ناپاک پاک
 نمائیدہ

مکنت۔ بھم قوت و قدرت۔
 کشف۔ گندہ و ناپاک۔
 وزیر۔ گناہ گرانہ بار، پستارہ
 و بال۔ ناگوار و دشوار۔ عذاب۔
 باختر۔ از روئے آزمائش و تحقیق۔
 جانچ سکو طور پر۔

طیعیہ۔ ایرانی دو کروڑ۔ اردو میں
 دس لاکھ۔ زبان فرانسیسی اور انگریزی
 میں۔ مینٹا ہے۔ اور لاطینی میں
 Menta ہزار کو کہتے ہیں۔

طیعیہ۔ دسس عیون۔ یعنی ایک
 کروڑ۔

دعویٰ کرنا۔ مدعی ہونا۔

اس کو اکتفا بالآخری کہتے ہیں۔
 ماموریت۔ کسی عہدہ پر قائم ہونا۔
 مواجب۔ تنخواہ۔ شہرہ۔ مامانہ۔
 ان معنوں میں بصورت جمع ہی
 مستعمل ہے۔

مواجب مقرری۔ تنخواہ معین۔
 وراثت۔ فرومایگی۔ کینگی۔ پستی۔
 منہدم ساختن۔ ڈھارینا۔

خطرات جوانب اربعہ۔ چاروں
 طرف کے خطرے۔ شمال و مغرب سے
 روس کا۔ اور مشرق و جنوب سے
 انگلیزوں کا خطرہ۔

گروہ۔ فارسی میں پانچ لاکھ کہہ سکتے
 ہیں۔ اس حساب سے ہی تکرار
 بلحاظ ہندوستان ڈیڑھ کروڑ آبادی
 ایرانی سلطنت کی ہوتی ہے۔

باز بچائے پرست۔ افعال شائستہ
 دوں۔ دکن کن افعال کینہ سے عمر
 سلطنت ختم کر دی ہے

ژاپون۔ جاپان۔
 نجابت۔ اجدادی۔ شرافت نسلی۔

ہوتے ہوئے تمہارا ان عہدوں پر
 باقی رہنا ممکن نہیں۔

ولو۔ اگرچہ۔
 ہر قدر۔ کتنا ہی۔ جتنا بھی۔
 روش۔ رفتار۔ سلوک۔ ڈھنگ۔
 علو مدارج۔ بلند مرتبگی۔

صفحہ ۶

معزولیت۔ غہدہ و منصب سے
 ہٹ جانا۔

امروزی۔ موجودہ۔
 سائر۔ تمام۔ کل۔
 بجائے انجامید۔ کس حد کو پہنچا۔ کہاں
 سے کہاں کو پہنچا۔ کیا ہوا۔
 باقی۔ بری طرح سے۔
 سرور باختن۔ جان گنونا۔

عثمانی۔ سلطنت ترک قسطنطنیہ والی
 کیونکہ اس سلطنت کے بانی اول کا نام
 عثمان تھا۔

پیشہ نمودن۔ اختیار کرنا۔ درستی
 کے بعد۔ نمودہ اند۔ مخدوف سمجھنا چاہئے

کرنے میں جلدی کرنا۔

To run up to hasten
اغراق۔ (مبالغہ کی تین قسمیں ہیں۔

تبلیغ۔ اغراق۔ غلو) ایسی اغراق بدعت
یا زوم۔ جو عقلاً و ناداناً ممکن ہو تبلیغ ہو۔
جو عقلاً ممکن اور عادتاً محال ہو۔ اغراق
ہے۔ جو عقلاً و عادتاً کسی طرح ممکن
نہ ہو، وہ غلو ہے۔

مبالغہ۔ انتہا کو پہنچا دینا۔ بڑا لکے
بتانا۔ Exaggeration

Hypemag

اغراق۔ مبالغہ و المبالغہ To exceed

To exaggerate
غدا غن۔ قد غن۔ ممانعت۔ روک
ٹوک۔ (ترکی)

جریمہ۔ جرمانہ۔

ممكن۔ ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے۔

غور و تامل۔ غور۔ اعتراض کرنا۔
عجیب لگانا۔

ارباب حل و عقد۔ اہل بدست
ما جان رقی و فنی امور جن کے ہاتھ

میں بست و کشاد امور سلطنت ہو۔

Supererogatory

مسنائی۔ برخلاف۔ متغایر۔ متبائن۔

Inconsistent

خیر۔ نفع۔ سود۔ صرفہ۔ فائدہ خیر شخصی
ذاتی فائدہ

ابدأ۔ ہرگز نہ۔

Feeling۔ حس۔ ادراک۔

موجودی۔ وہی۔ خیالی۔ فرضی۔

در بند۔ در قید۔ پروا۔ توجہ۔ اعتنا
خیال۔

ابن الوقتی۔ زمانہ سازی۔

پیش نہاد۔ مد نظر۔ نصب العین۔

مستوحش۔ نفور۔ بے ترکے والا۔

صلاح۔ بہبودی۔

مسلم بیدار بیدار بید۔ متحقق اور

ثابت بجا۔ مان لو۔

بتائے شہادیں منقادات بہ مہول

..... سخوابد شد۔ ان عہدوں کے

لئے جو اصول تم نے اپنے افعال و اعمال

کے قرار دیئے ہیں۔ ان اصولوں کے

مخدرہ - پردہ نشیں - چہ مخدرہ بعضے
پردہ آمدہ -

سوء رفتار - بدسلوکی -

مستفعل - شرمندہ - مجمل -

شگفت - تعجب - حیرت -

صفحہ ۵

استنکاف - ننگ و عارداشتن -

بے اعتنائی کردن - ابا کردن - رد کرنا

قبول نہ کردن - انکار کردن -

Refuse, scorn, Loathe.

خود داری - اپنے آپ کو رد کرنا

Self restraint

جلو گیری - نگہداری - ضبط کرنا -

دامن برکمر زدن - مستعد و آماده

ہو جانا - جب کوئی کام کرنا ہوتا ہے

تو دامنوں کو اٹھا کر مکر پر باندھ لیتے ہیں

اسلئے بمعنی ہتھیار و آمادگی ہے -

مَتَوَكَّلْ عَلَی اللّٰہ - خدا پر بھروسہ

کر کے -

متحصن - از عسر - دشوار -

مباہرت - سبقت - کسی چیز کے

بنا کردن - گذاشتن - اردو میں جس

جگہ لکھا ہوتا ہے - مثلاً بنا کے

خواندن گذاشت یعنی پڑھنے لگا

بحدّ رشد و تمیز بیدن - بالغ و عاقل

ہونا -

اُمرا - اراکین - سردار - اعیان

وعوت کردن - بلانا *to detain*

مغرب - یورپ - اروپا - فرنگستان

مغرب زمین *Occident*

مشرق - مشرق زمین - آسیا -

Orient

نوامیس - جمع ناموس - عزت - آبرو

فانوں - *Honour Dignity*

Confidance

خائن - دغل - ناراست *Jealous*

تعقیب شدن - کام کا آگے کو جاری

رہنا - اجراء - اتباع - بعد تک ہوتے

رہنا - پیروی کرنا -

ازاں جائیکہ - چونکہ - اسلئے کہ -

بدینوجہ کہ - بایں حیثیت کہ - ازیں کہ

استنبول -

عووت کردن - واپس ہونا - پلٹنا -
سراغ و آشتن - کسی چیز کا پتہ ہونا -
نشان دادن - پتہ دینا - بتلانا -

منزل - قیام - مقام -

حلیلہ - زوجہ -

بیرونی - مردانہ بیٹھک -

اندرون - زنا خانہ - خصوصاً محلات

شاہی -

گوش دادن - سنا - *To give ear*

to hear

ہوش از سر رفتن - حواس جاتے رہنا -

ہوش اڑ جانا -

مومی الیہ - شار الیہ -

ساعت چہار و پنج - مراد دس گیارہ

بچے - کیونکہ ایران و عربیہ میں صبح اور

شام کو چھ بجے بارہ کا وقت ہوتا ہے

ابتداء روز و شب ایک سے کرتے

ہیں -

جھین - وقت -

آکیند - سخت - شدید -

بیچھے پڑنا - مجبور کرنا -

وجہ - رقم -

رابارہ - بحسب انکار کرنا -

انتناع - منع کرنا - روکنا -

بقلم آوردن - تحریر میں لانا - لکھنا -

بقلم دادن - مشہور کرنا - شہرت دینا -

مطلبکے مسوع شدن - سنے

میں آنا -

واوہ نمودن - زور ڈالنا - مجبور کرنا

الابد ساققتن - زور آوردن - کئے معنی

بھی یہی ہیں -

"من اور ابرار آشتم کہ پول بدید"

To Campbell.

صفحہ ۴

قاریین - خواندگان -

قرائمت - پڑھنا - بروزن کتابت ہے

نہ بروزن رعایت -

کرہام - جمع کریم دوسری جمع کریم کرہام

ہے یعنی شریف و بخشنده و سخا و جو انفراد

نoble Generous (فدائیم)

اسلامبول قطنطینیہ کانیشٹی فیل

مال کی زیادتی - (ازراب) اتنی کثرت
مال کی کہ ذرات غلک کی طرح ہو -
تقریب غنایں اختلاف ہے - کیونکہ
کوئی تھوڑے اور کوئی بہت مال سے
مستغنی ہوتا ہے - سی امیر المومنین
علی علیہ السلام غنی کی یوں تعریف
فرماتے ہیں - الغنی ترک المنی -
تمناؤں کے چھوڑنے کا نام غنا ہے -
قوت - استطاعت -

معارف - جمع معرف - محاسن - تعلیم
شاہیر - (منجد)

ارواح العالمین فدا لا یگوں کی جاں
اپسرداہوں -

اعادہ نمودن - واپس کرنا -

To Give back

ابرام - استوار کردن - مضبوط کرنا -

بٹنا - عاجز کرنا - ملول کرنا - اسی سے

ہے - قضا پر مبرم فیصلہ قطعی جس سے

مفر ہو - Strengthen To

Man, we were to an army,

لازمی معنی - اصرار - لجلج (مبت - مند)

بدینہ اس معنی - بدینیاں - عیب جو -

لہوٹ - پانچ الفاظ زیادہ کھدیئے -

ورباوہ - دربارہ - درحق -

حجیت - غیرت و ننگ عار

سکدب - ربودن - چھین لینا -

نکل جانا -

انگلے وطن ہم چیاں کہ بدینیاں -

نمی باشند - وطنی (ایرانی) لوگ مینا

کہ عیب بھولیوں نے ان کی نسبت خیال

کیا ہے - کہ غیرت و شرم ان سے عاتی

رہی ہے - یہ ویسے نہیں ہیں (اہل جلمہ)

ابنا - ورتہ پہچان نمی باشند -

ورباوہ - درخلقت - درفطرت -

افسار - جھوٹا الزام - مایہ باعث

بدب - سرایہ -

ایں سپر پرو - جس نے دوسو تومان

بچھے تھے -

ثروت - تو مگر، مالدار - کثرت الناس

و المال (ترتیب الاری) الغنی

ایسا ریضا العار (الاحرف) یہ ہے،

کہ مالی بڑھتا ہے - (ثروہ) لوگوں اور

مکہ سے کیا جاسکتی ہے۔ ایک فرانک
 ساڑھے نوپیس کا ہوتا ہے۔ اور 25.25
 فرانک کا ایک پونڈ اسٹرلنگ۔ ایک
 قران بیس شاہی کا دس شاہی برابر
 ایک ہزار دینار کے۔ اور دینار ایک
 خیالی نکتہ ہے۔ دس قران کا ایک
 تومان ہوتا ہے۔ جو سونے کا نکتہ ہے
 اس حساب سے تومان کوئی چھ روپیہ
 کا ہوا۔
 مصری سکے۔ سو پیاسٹر کا ایک پونڈ
 ہزار غروش یا قروش کا ایک پونڈ۔
 اور مصر کا پونڈ۔ ایک اسٹرلنگ پونڈ
 اور ساڑھے چھپیس کے برابر ہوتا ہے
 چالیس پارہ کا ایک پیاسٹر ہوتا ہے۔
 ترکی پیانڈس پیاسٹر کا۔ اور ایک پیاسٹر
 بجارہ شلنگ کے برابر ہوتا ہے۔ چھائی
 لیبرے سے میکر اوپر کے سب سکے سونے
 کے ہیں۔ بیس پیاسٹر سے نیچے کے
 سکے چاندی کے ہیں۔
 اسکاؤٹاؤکراغیریزی وکشنری کنسٹرکٹو
 (انڈیا) سے کیا گیا ہے

پولیسیا۔ ایک ایرانی سکے جو پیسے کے
 برابر ہے۔ تانبے کا ہوتا ہے۔ اور
 پولیسیا نکل کا ایرانی سکے ہے۔
 شلنگ۔ ترکی سکے۔ جب ترکوں کی حکومت
 عرب پر تھی، تو عراق میں اس کی قیمت
 سو روپیہ تھی۔ اور چاندی کا سکے تھا۔
 یاد دہانی کے لئے، اب مجھے یاد نہیں۔
 مجیدی۔ ترکوں کا چاندی کا سکے اسکی
 قیمت اسوقت ڈھائی روپیہ تھی۔ درحکم
 چاندی کا سکے۔ ورنی پونے چار ماشہ۔
 (از فرامد الدیر)
 نوٹ۔ کیا کروں عادت سے مجھ سے ہوں
 کچھ نہ کچھ رقم سے یا نڈیکل ہی جاتا ہے۔
 مہاشرت۔ بخود کارے کروں۔ از کتاب
 یہاں مراد قرب و آغاز۔
 طبع سنگی۔ لیتھو۔ پتھر کا چھاپہ۔
 طبع مسرئی۔ ٹائپ کا چھاپہ۔
 باصمہ۔ ٹائپ (ترکی)
 باصمہ خانہ۔ ٹائپ کا پریس۔ ٹائپ
 کا چھاپہ خانہ۔
 چاپ خانہ۔ لیتھو پریس۔ مطبع۔

طرفداری نمودن (منتخب)
 بلیغہ - سختی و سنج -

ص ۳۳

مال - مرجع و نتیجہ و انجام و مفاد (منجہ)
 طبع و نشر - چھاپنا اور شائع کرنا -

To Print and Publish

حد صحیح حد - کوشش و سعی انجام
 التماس - درخواست کردن خواہش

نمودن - ایسے الفاظ صرف اس لئے لکھ کر

ہوں تاکہ معنی وضعی و تحقیقی طلبہ کو معلوم

ہو جائیں - ایسے الفاظ کے اکثر معانی

مجازی یا لازمی بتائے جاتے ہیں - کیونکہ

التماس کی تعبیر علی العموم عرض ہے

کہتے ہیں +

مبلغ - اہل اعداد و رقم کے لئے لاتے

ہیں - اس لفظ کو محض اعراب بتانے کے

لئے لکھا - کیونکہ بفہم اول و کسر ثالث

زبان زو ہے -

توان - بہت عام سکہ ایران میں

قرآن شہ و چاندی کا ہوتا ہے - انکی

تعبیر (۵۵۵۵) فراک فرانسیسی

ان کا نصاب یوں ہی کیا کم ہے - سئلے
 اب یہاں سے اتنا ہی لکھو ننگا جو مل
 مرغلب کیلئے کافی ہو -

اہمات لہذا بعد از وقت و منقبت اگرچہ
 اس کتاب میں صرف مختصر حمد ہے - یہ
 کلمہ اختصار کا نام کے لئے لایا
 جاتا ہے -

خاموشی آتش - آگ بجھنا -

اسحاق - صحیح اطلاق - کمرہ پیدش

صحیح و درست - درست بدامن

رسیدہ - چونے کیلئے کسی بزرگ

ہستی کے دامن کی طرف ہاتھ بڑھانا -

ایران میں از روئے تعظیم دامن بوس

اور قدم بوسی دونوں رواج ہے حاجی بابا

گفتار سوم - جبکہ ارسلان سلطان کی حجاز

حاجی بابا بنا چکا - "دظاہر از روئے

سجاء گنڈی ختم گردیدہ و امنش بوسیدہ"

یا اینکہ صحیح بابینکہ ابابے امجد نہ بیائے

خطی، باوجودیکہ

ضبطہ کردن - نوشتن

تغصب - حمایت کردن - یاری و ادان

متکبر لاتے ہیں نہ متکبر کیونکہ استکبار اپنے آپ کو بغیر استحقاق بڑا سمجھنے کو کہتے ہیں۔

مبنیّت من جو ضمیر تکلم واحد ہے۔ اُس میں یا اے مصدری فارسی کی ملدی پھر بلا لحاظ یا اے مصدری اس میں تائے مصدری عربی کی لگا دی۔ یا یوں کہو، کہ من میں بیت مصدری لگائی ہے، جیسے کیفیت۔ مقبولیت وغیرہ میں بمعنی انانیت، غرور، تکبر۔ پندار، عجب۔

اجتناب۔ جنب سے نکلا ہے۔ کنارہ کشی۔ پہلو تھی۔ کیونکہ جنب کو معنی پہلو، طرف اور کنارہ کہے ہیں۔ پھر۔ احتراز کرنا۔ بچنا۔ پرہیز کرنا اسکے لازمی معنی ہیں۔

اگرچہ اس طرح لکھا ایک ادب آموز کے لئے بہت مفید ہے۔ مگر لول پیس ہو جائیگا۔ جو کتاب کے حل کے لئے زیادہ مفید بھی نہیں۔ اور امیدواران امتحان کے لئے بار ہو جائے گا۔

ہوں، یا نہ چلتے ہوں۔ سبیل۔ وہی راہ جس پر چلتے ہوں۔ سکہ۔ وہ راستہ، جس میں شیب و فراز نہ ہو۔ راہ مستوی مرصدا۔ تجدد۔ طریق واضح۔ محجہ۔ وسط الطریق و عظم آن۔ سبیل کا اتصال اکثر راہ خیر میں ہوتا ہے۔ مرابط کیلئے یہ امر ضروری نہیں۔ اسی لئے اس کو صفت کے ساتھ موصوف کہتے ہیں، یا مضاف۔ جیسے مرابط المستقیم۔ پیوستہ۔ چوتن بمعنی اتصال سے مفعول کا صیغہ ہے۔ ملا ہوا، متصل۔ لگاتار۔ اسی سے لازمی معنی ہمیشہ اور دائم کے ہوئے۔

تذکیہ۔ تطہیر۔ اصلاح۔ پاک کردن خلق۔ بضم نفس کی وہ ہیئت راستہ کہ جس کی وجہ سے اس سے افعال بلا فکر و رویت باسانی صادر ہوں۔ جمعش انہق۔

تکبر۔ بر وزن تعقل اپنی ذات کو دوسرے سے بڑا سمجھنا۔ کبھی یہ استحقاق کیساتھ ہوتا ہے۔ اسی لئے خدا کی صفت میں

یہ ہے۔

اُمّ - وہ حکم جس میں مل کی ترغیب
اور اس کے ترک پر زجر ہو۔

مضاوہ - فحشاء - مضمون (افادہ)
ناظم پہنچانا۔

فحشاء - وہ فعل جس سے طبع سلیم
نفرت کرے۔ اچھ ذنب۔

مُنکَر - وہ امر جس میں عقل جن کو نہ بخیر
کرتے۔ وہ قول یا فعل جس میں رشک سے

الہی نہ ہو۔ معروضہ ہے۔ منکرات
وہنا کر اس کی جمع ہے۔ (اللہ کا ربوہ۔

انشائے سے منع کرتا ہے) الفاظ کے
معانی جو میں بکھرا ہوں۔ یہ انات تعلق

سے نہیں۔ بلکہ ان کے مآخذ اور ہیں
مشفقہ لغت سیوطی - فرقہ الافہ فی

الفروق - واخذاد - وشرح مقامات
حریری وغیرہ۔

بے اعتمادی - انحراف از قدر واجب۔
حرائط - وہ راہ جس میں نہ موثر ہو اور

نہ کجی۔ راو راست۔
طریق - وہ راستہ جس پر لوگ چلتے

غایۃ تزلّی پایا جاتا ہے۔ اور طاعتِ عمل
برا ہو رہا ہے۔ چاہے مستحب ہو۔ اور ترک

منہیات چاہے مکروہ ہو۔ پس دیوان کا
اداکرنا اور زودہ و اولاد کو نفع دینا اور

مثل اس کے عاقبت نہ رہنا ہے۔ نہ عبادت
اور طاعتِ غیر خدا کی نہ بھی جائز ہے۔

جبکہ معیشت نہ ہو۔ اور عبادتِ سوا
خدا کے اور کسی کیلئے جائز نہیں۔

احسان - بخوبی۔ بخلائی۔ وہ فعل
جس کا نفع دوسرے کو پہنچے۔ یہ الم

ہے انعام سے اور افضال انعام ہے
انعام وجود ہے۔ اور بعض کہتے ہیں

کہ افضال انعام ہے ایمان و انعام
سے۔ کیونکہ افضال اختیار بالعرض کا

نام ہے اور وہ دونوں ملحق اعدا ہیں
عدل - برابر کرنا۔ انصاف - انصاف

دو برابر کے ٹکڑے کرنا۔ کیونکہ نصف
سے بنا ہے۔ برابری۔ مساوات

در حقوق۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ

تقویٰ کو تم کو عدل اور احسان کا حکم

فرنگستان نامہ ابراہیم بیگ

جلد دوم

وہم۔ حواس غمہ باطنی میں سے ایک

حاشہ کا نام۔

قیاس۔ بجز اندازہ کردن۔

مالک الملک۔ مراد اللہ تعالیٰ۔

ادب عمان۔ الامراع فی الطاعہ و طاعت

میں معرفت) تذلیل و تحقیر کو اس میں

دخل نہیں (طاعتاً موافقت امر اور

یہ اعم ہے۔ عبادت سے کیونکہ (عبادت)

کا استعمال تغلیم الہی کے ساتھ ہوتا ہے

اور طاعت خدا اور غیر خدا کی موافقت حکم

کا نام ہے (عبادت) وہ تغلیم جس کا نفع

بعد موت مقصود ہو۔ اور (خداوند) اور

تغلیم جس کا نفع قبل از موت مقصود

ہو۔ (عبودیت) اظہار تذلیل و غلظت

عبادت کہ یہ زیادہ بلیغ ہے۔ کیونکہ اس میں

صفحہ ۲

بنام ایزد باریا بخشائید مہربان الہ

ایران نے یہ ترجمہ سیر اللہ الرحمن الرحیم

ہاکیا ہے۔ مہربان و محافظ و مہربان

حمد۔ شاعر جمیل از روئے تغلیم کسی کی

ثنا بلحاظ اس کی خوبی کے۔ حمد صرف

زی حیات کیلئے ہے۔ اور بعد احسان اس کا

اطلاق نہیں ہوتا ہے۔ بر خلاف مدح

کہ یہ قبل احسان کی جاتی ہے۔ اور وہ بجا ہے

اور غیر دوی العقول دونوں کے لئے

جہتی ہے۔ (فرائد الفقا)

سچ پاس۔ سچ پاس سے مرکب ہے۔

یعنی لسان و ارکان و جان سے شکر منعم

کرنے رہنا۔ معنی ترکیبی تین چیزوں کا

حفاظت۔

فرہنگ سیاحت نامہ براہیم بیگ جلد دوم

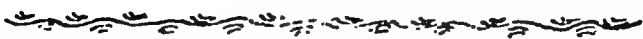
مولانا شادان بگرامی

۲۵ سید آل مجتبیٰ شادانی عرف سچے میا
بلگرامی، پیرزادہ - میرے رشتہ
کے بھتیجے ہیں

۲۶ محمد اقبال صافی ایم لے - ایم او
ایل منشی نازل - بی بی ٹی -
ہیڈ ماسٹر ساہیوال - گورنمنٹ مائی
اسکول (پنجاب)

۲۷ خورشید بہادر سیاح -
ایم لے - ایم او ایل - منشی نازل
ہیڈ پرشین ٹیچرس ناتن دھرم مائی
اسکول لاہور

اخلاق و عادات اس عنوان کو پہلے فقہ آپھوڑا تھا - کیونکہ خود سنائی ہوتی
ہے - مگر لائف ناتمام نہ رہے - اسلئے یہاں مختصراً لکھے
دیتا ہوں نفس کے مارنے کی کوشش مدت سے جاری ہے - دوسری مسمتی برداشت
کر لیتا ہوں - انتقام کی کوشش کبھی نہیں کرتا - کوئی بھی پڑھنے آئے مصنفات کی
اصلاح چاہے، اپنا ہرج کر کے دوسروں کا کام کر دیتا ہوں - خود سادہ زندگی
بسر کرتا ہوں - کم یا زیادہ جو آمدنی ہوتی ہے، وہ متعلقین اور اعزہ پر صرف
کر دیتا ہوں - قومی، مذہبی، خیراتی کاموں میں بھی پیسہ صرف ہوتا ہے - تعلی و
تفاخر سے بہت دور ہوں - جہانتک ہو سکتا ہے احسان کر دیتا ہوں احسان
اٹھانا پسند نہیں - جھوٹ سے احتراز کی سعی کرتا رہتا ہوں - عیوب سے بری
ذات اچھی ہے - مجھ میں بھی ہونگے - مگر اپنے عیوب کس کو دکھانی دیتے ہیں
جو کچھ لائف میں لکھا ہے - بنا بر واقعہ ہے -



تعلیم پارہے ہیں۔

۱۶ مفتی مظہر جلیل شادانی شارح
و جامع عالمگیری و ہایوں نامہ۔

رباعیات عمر خیام منشی فاضل

۱۷ مرزا عہدادی و امین شادانی رامپوری
منشی فاضل۔ ٹرینڈ (او، ٹی)

۱۸ مرزا محمدادی عزیز لکھنوی شاعر مشہور

۱۹ غلام ناصر خان نگار شادانی،
رام پوری بی۔ اے۔ منشی فاضل

ٹرینڈ (ایس اے وی)

۲۰ فضل الدین فیاض ہریانوی بی۔ اے

شاگرد بذریعہ تحریر

۲۱ خدابخش منشی فاضل او، ٹی

۲۲ فضل الہی منشی فاضل۔ صرف

شاعری میں شاگرد ہیں

۲۳ ابن حسن۔ منشی فاضل۔ ایم۔ اے۔ ایم

او ایل

۲۴ سید اختر حسین المدعو بہ

مولوی سید رضی ہدف چہنماؤ

لکھنوی سلمہ منشی فاضل۔

دبیر کائنات میرے تحقیقی بھانجے ہیں،

جدید فارسی کا لغت لکھ رہے ہیں

ہیڈ پرنسپل ٹیچر اسکول ہائی اسکول لاہور پنجابیت اسلام
کیلئے اردو اور فارسی کے سرٹ تیار کئے ہیں۔

منعزم کتب خانہ ریاست محمود آباد

ٹیچر سنٹرل ماڈل گورنمنٹ ہائی اسکول۔

لاہور

پروفیسر کالج انبالہ

ہیڈ پرنسپل ٹیچر اسکول ہائی اسکول لاہور

مدرس ٹیچر اسکول پوجہ برجی لاہور

واعظ مشہور پروفیسر نیشنل کالج کوہلی

زمیندار موانع قناع رائے بریلی۔

واوناؤ۔ یو۔ پی

- | | | |
|----|--|--|
| ۴ | محمد باقر مسلمانی منیر شمس العلماء جناب | پروفیسر اینگلو اریک کالج دہلی |
| | آزاد مرحوم۔ ایم اے۔ ایم او ایل جی | |
| | ٹی۔ منشی فاضل ٹرینڈ | |
| ۵ | فنا حسین بریلوی منشی فاضل | پروفیسر انٹر کالج مراد آباد |
| ۶ | مشتاق احمد خاں منشی فاضل | " " " |
| ۷ | سید یوسف مسیح المعروضہ منیر آغا | پروفیسر انٹر کالج جھانسی |
| | شہر بکھنوی بی اے منشی فاضل | |
| ۸ | لوک چند شہیر سی اے منشی فاضل شاعری | فی الحال طالب علم ایم اے |
| | میں بھی مجھ سے مشورہ لیتے ہیں۔ | |
| ۹ | محمد دین فاضل دیہی انوی بی اے | فی الحال طالب علم ایم اے |
| ۱۰ | سید باقر علی خاں نجفی، لندن کی بکھنوی | ہیڈ پرنسپل چیچر گورنمنٹ ہائی اسکول۔ |
| | پیش نماز و واعظ مولوی فاضل | باغبانپورہ۔ لاہور |
| | منشی فاضل۔ او ٹی | |
| ۱۱ | سید محمد رفعت شاد ماں بکھنوی | بعد میرے مدرسہ عالیہ رامپور میں میرے |
| | علاوہ تعلیم میرے تربیت یافتہ بھی ہیں | حائثین ہیں۔ |
| ۱۲ | عبد الباقی امر و ہوی منشی فاضل | لیٹ پروفیسر جو دھپور کالج |
| ۱۳ | سید محمد علی مراد آبادی | پروفیسر کوٹہ بوندی کالج |
| ۱۴ | حامد حسن قادری منشی فاضل | پروفیسر شن کالج آگرہ |
| | بچھراؤلی | |
| ۱۵ | سید محمد محمود شاہ انی منشی فاضل اکبر آباد | بی اے میں پڑھتے ہیں، شارح رباعیات عمر خیام |
| | منشی کامل م اعلیٰ تالیمیت الہ آباد | دو قانع عالمگیری |

شیخ مبارک علی لاہور	۱۹۲۸ء	(۱۵) خلاصہ تاریخ و تصانیف
" " "	۱۹۲۹ء	بار دیگر
" " "	"	(۱۶) شرح دفتر سوم ابو الفضل
" " "	"	(۱۷) تفسیر سرگزشت حاجی بابا
" " "	"	(۱۸) تفسیر تاریخ و تصانیف
" " "	۱۹۳۱ء	(۱۹) فرنگ سیاحت نامہ ابراہیم بیگ جلد اول
" " "	۱۹۳۰ء	(۲۰) فرنگ فراول ابو الفضل
" " "	۱۹۳۲ء	(۲۱) شرح و کلامے مرافعہ عامل المثنیٰ مع
		مقدمہ و ترجمہ و فرہنگ
ہندی پریس لاہور	۱۹۳۲ء	(۲۲) شرح گلشن معانی بی ایے کوہیں نیابا
شیخ مبارک علی لاہور	۱۹۳۵ء	(۲۳) فرنگ سیاحت نامہ ابراہیم بیگ جلد دوم

بینکار و شاکر و ہمیں سچند کے نام ذیل میں لکھے جاتے ہیں

پروفیسر ڈھاکہ یونیورسٹی بنگال	۱	ڈاکٹر و جاہلوت حسین صدیقی غازی
		شاعرانہ لی ایچ ڈی سیام اے ایم ادیل
		نشر: نیشنل
عربی پروفیسر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ	۲	سینر عبد الحزیز اسیف مولوی
		نشر: نیشنل
پروفیسر ایٹکوار یکب کالج دہلی	۳	سینر سید محمد حبیب مولوی
		نشر: نیشنل و عزت پور

۱۹۲۸ء	شیخ مبارک علی لاہور
۱۹۱۲ء	مطبع سعیدی رام پور
۱۹۲۰ء	دیوانچند پرنٹنگ کرس لاہور
۱۹۲۶ء	شیخ مبارک علی لاہور
۱۹۲۳ء	" " " "
۱۹۲۲ء	" " "
۱۹۲۹ء	" " "
۱۹۳۱ء	" " "
۱۹۲۳ء	" " "
۱۹۲۲ء	" " "
۱۹۳۰ء	" " "
۱۹۲۵ء	" " "
۱۹۲۵ء	" " "
۱۹۲۵ء	مبارک علی و جان محمد
۱۹۲۶ء	انوار المطابع خمس کھنؤ
۱۹۲۴ء	شیخ مبارک علی لاہور
۱۹۲۴ء	جان محمد لاہور
۱۹۲۸ء	شیخ مبارک علی لاہور
۱۹۳۰ء	" " "

بار دیگر	(۲) دیباچہ درہ نادہ مع تفہیم بخشی
بار دیگر	(۳) شرح مزدیسنا عامل التمس مع مقدمہ و ترجمہ و فرہنگ - بار دیگر
بار دیگر	(۴) انتخاب ترجمہ درہ نادہ و اصل نصاب امتحان بخشی داخل مع تفہیم بخشی
بار دیگر	(۵) کامل ترجمہ مقامات حمیدی
بار سوم	(۶) خلاصہ درہ نادہ
بار دیگر	(۷) فرہنگ حاجی بابا
بار دیگر	(۸) فرہنگ سرگزشت وزیر خاں لنکراں
بار دیگر	(۹) تفہیم بخشی مہر نیمروز غالب
بار دیگر	(۱۰) تفہیم بخشی انتقادی بحر العروض
بار دیگر	(۱۱) شرح قصائد غنائی داخل نصاب دبیر کامل لکھنؤ یونیورسٹی
بار دیگر	(۱۲) شرح انشائیہ کورس فارسی پنجاب
بار دیگر	(۱۳) فرہنگ قصائد کائناتی ردیف الف و با
بار دیگر	(۱۴) فرہنگ تاریخ و مقام

نمونہ دو تاریخیں بھی درج ذیل ہیں۔
قطعه

۲۵ مارچ مغربی سنہ یکہزار و سیصد و چلہاں شش
۱۳۴۶ھ

درجناں رفتہ بشیر الدین از جہاں
گفت شاداں سال مرگش صوری معنی
پیش باب خود نذیر احمد کہ بدعالی وقار
یکہزار و سیصد و چلہاں شش بر شمار
از لطائف تصانیف پروفیسر سید اولاد حسین شاداں
۱۳۴۶ھ

ایک تاریخ سے پانچ تاریخیں نکلتی ہیں۔
یہ دوسری تاریخ آنریبل سر عبدالقادر جج کی دختر نیک اختر کی وفات پر ان کے
داماد کی فرمائش پر لکھی تھی۔

قطعه چارہ فی وفات زوجہ جناب عبداللطیف تیش
سیتم ربیع الثانی سال یکہزار و سیصد و چلہاں پنج سنہ ہجری
صوری جو میلادی تو ہجری معنی سے نکلیں
شاداں نے جب کچھ فکر کیا یہ مصرع ناگاہاں
اس نکتہ کس نے کبھی قطعہ کہا ہے یا سنا
ایس جھپٹیں میں ہے ارتحال پر غنم
۱۳۴۵ھ

از تصانیف لطیف پروفیسر سید اولاد حسین شاداں
۱۳۴۶ھ
اس سے بھی پانچ تاریخیں نکلتی ہیں۔

تفصیل البیات مطبوعہ حقیر شاداں بگرامی !

(۱) شرح معارفین محمد ابراہیم البیاض بار اول ۱۹۱۱ء
مطبع سعید ریاست رامپور

تاکہ ہمت بخشی کس برخت در بخشاید ! مردانست کہ لب بند و بازو بختاید
 شعر ثانی میں دونوں جگہ کشاید ہے صرف نفی اور اثبات کے صیغے ہونے سے ایسا
 نہ ہوا۔ مرزا حسین دانش نے خاقانی کے ایک قصیدہ کی تعین کی ہے۔ جس کا ایک
 بند یہ ہے۔

از وادیِ امین بود وقت گذر و جلہ امروز چرا ویران شد رگہ زرد جلہ
 ز افتادن طاق آمد آخِ خطہ و جلہ بشکت ازین آسیب آرے کمر و جلہ
 از آتشِ حرمت ہیں بریاں جگر و جلہ
 خود آبِ شنیدستی کالتش کندش بریاں
 ظاہر ہے کہ گذر ہی سے ترکیب رگہ زرد کی ہے۔ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ
 اپنی مشہور کتاب قرآن السعدین میں عنوان گرما کے ماتحت ارشاد
 فرماتے ہیں۔

باوزنہ دست بدست ہممہ وزوم او باو بدست ہممہ

ولہ

باو خزاں آمد از انجسا کہ بود خشک شدہ شاخ ہما نجا کہ بود
 ظاہر ہے کہ ازاں اور ہماں دونوں آں سے مرکب ہیں۔ با اینہما ایطار نہیں
 مانا۔ خواجہ بکرانی اپنے ساتھی نامہ میں فرماتے ہیں۔

بدہ ساتھی آں لعل یا قوت رنگ کہ برد از رخ لعل و یا قوت رنگ

اشتمالہ کثیر ہیں کہ ان تک لکھوں۔ اتنے ہی شواہد کافی ہیں۔

اب رہا انتخاب کلام انہیں کسی پر کیا الزام لگایا جائے۔ طبائع مختلف
 ہیں، پس ہر شخص اپنی پسند کے موافق انتخاب لکھا کرتا ہے۔ لہذا اس بار میں
 کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

ہیں اور رسالہ نیزنگ رامپور میں سلسلہ ۱۹۱۸ء میں چھپ چکے ہیں۔
 نگارہ لطف نگہاری جہدہر کو دیکھتے ہیں تمہارے چاہنے والے اُدھر کو دیکھتے ہیں
 قیول کا تعجب ہے۔ کہ ایسے محقق کے کلام میں ایسی کمزوری کیوں
 موجود ہے۔ اسلئے کہ "ایدھر اور جہدہر کا قافیہ ناجائز ہے۔ شاید یہ اوائل عمری
 اور نونشقی کے زمانے کا کلام ہو۔"

شاداد لفظ محقق کا میں شایاں نہ تھا۔ اور نہ ہوں۔ تاویل کا ممنون ہوں
 کہ ابتدا و شاعری کا یہ مطلع بتا کے میری فروگزاشت کو معاف فرمایا۔ میری ابتدا
 انتہا اور انتہا ابتدا ہے۔ کیونکہ شاعری سے دیر تک تعلق نہیں رکھا۔
 ناجائز سے مفقود جناب مرحوم ایلطاء ہے۔

اساتذہ نے ایطار کی بغرض توسیع میدان شاعری دو قسمیں کی
 ہیں۔ ایک بلی اور دوسری خنی۔ جلی کو ناجائز اور خنی کو جائز قرار دیتے ہیں۔ اس میں
 شک نہیں کہ ایدھر اور جہدہر میں کلمہ دھس ہم معنی ہے۔ مگر اس کلمہ سے مرکب
 الفاظ میں ایطار خنی مان کر متاخرین اور متقدمین میں سے کسی نے بھی اس
 سے احتراز نہ کیا۔ اور بلا تامل استعمال کرتے ہیں۔ جناب ذوق اسی طرح
 کے مطلع میں ارشاد فرماتے ہیں۔

سلام کرتے ہیں انکو جہدہر کو دیکھتے ہیں اور انکو دیکھو ذرا وہ کدھر کو دیکھتے ہیں
 اس مجمع میں بھی جہدہر اور کدھر کی وہی حالت ہے۔ جو میرے مطلع کے
 قوافی کی ہے۔ اہل ایران ایسے کلموں میں جو ایک ہی لفظ سے مرکب ہوں۔
 مگر معانی مختلف ہو جائیں۔ تو پھر ان کلمات میں نہ ایطار خنی ملتے ہیں نہ جلی۔ مثلاً
 ملاحظہ ہوں۔ ملک الشعراء بہار سلمہ فرماتے ہیں۔

سلطنت بہر شہاں باستم و ظلم نپاند جان نثارے پے اسلحہ وطن باید و شاید

شاداد یہ کاتب کی غلطی ہے۔ وہ شرح معائے جامی ہے، جو اب تک
چھپی نہیں۔ اب میرے تصانیف مطبوعات کی تعداد تینس ہے۔
قولہ غلط ہے یہ مرے زخم جگر کو دیکھتے ہیں
یہ لوگ کیوں نہیں میری نظر کو دیکھتے ہیں

شاداد کو اپنے اس مطلع پر ناز ہے۔ اس میں شک نہیں، اس شعر میں ایک
لطیف اور نازک خیال پیدا کیا گیا ہے۔ اور دیدار محبوب کا عجیب و غریب جملہ نکالا
گیا ہے۔ مگر اس مطلع کے دونوں مصرعوں میں "یہ" اور کیوں نہیں" کی تعقید نے
تمام معنوی خوبیوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ کاش اس شعر میں جیسے عمدہ معانی
پیدا کئے گئے ہیں۔ اسی طرح اداسے بیان میں بھی تعقید کا الجھاؤ نہ ہوتا
تو خوبی دو بالا ہو جاتی۔

شاداد میں نہیں سمجھ سکا، کہ مؤلف کو میرے ناز کا علم کس وسیلہ
سے ہوا۔ مجھے اپنی کسی بات پر ناز نہیں۔ جب کوئی بات مجھ میں ہوتی، تو بھی ناز
نہ کرتا۔ علی الخصوص شاعری پر ناز۔ اس سے پیشتر لکھ چکا ہوں، کہ شاعری کیلئے
اپنے آپ کو موزوں نہ پایا۔ اس لئے اس سے ہاتھ اٹھایا۔

بحالت موجودہ اگر یہ کہوں، کہ یہ شعر میرا نہیں، تو بے جا نہ ہوگا۔ کیونکہ

میرے ان دو مطلعوں
سب اس کی برش تنغ نظر کو دیکھتے ہیں یہ لوگ کیوں نہیں میرے جگر کو دیکھتے ہیں
غلط ہے یہ مرے زخم جگر کو دیکھتے ہیں سب اس بہانہ سے انکی نظر کو دیکھتے ہیں
کی قناع و برید کر کے وہ مطلع بنا ہے۔ اس صورت میں نہ شعر کے مضمون کی توافق
کا استحقاق مجھے ہے۔ اور نہ تعقید کے اعتراض کا مورد الزام میں ہوں۔ اس
غزل کے دونوں مطلعے جس طرح ہیں لکھے ہیں۔ رسالہ انتخاب لکھنؤ میں ۱۹۵۵ء

کشف المعفلات فی محل المعجیات (مدائق البلاغہ) میں بھی کرچکا ہوں۔

قولہ ان کا بیان ہے۔ کہ ان کا نسب ۳۳ واسلوں سے جناب امام دہم علی فقی علیہ السلام سے جاملتا ہے۔ اور ان کے اجداد میں سید جلال بخاری نظام الدین اولیا۔ مخدوم جہانیاں جہان گشت بھی ہیں۔

شادان بنجر سے میری لائق نہ انہوں نے مانگی، اور نہ میں نے بھیجی۔ پھر الفاظ ان کا بیان مطالبہ واقع نہیں۔ گوہے تو ایسا ہی۔ اگر نسب کے بار میں سب شاعروں کے لئے اسی شاعر کا قول نقل کرتے ہیں۔ تو یہ عادت جاریہ قرار پائے گی۔ ورنہ ان الفاظ سے یہ توہم ہوتا ہے۔ کہ انکو اس میں شک ہے۔ اور محنت کی ذمہ داری سے اپنے آپ کو بری کرنا چاہتے ہیں۔ نسب ایک قطعی چیز ہے۔ جب تک اس کا برخلاف کسی کو معلوم نہ ہو، تو سوا اس کے کہنے پر اعتبار کرنے کے اور چارہ کار کیا ہے۔ دوسرے نظام الدین کے ساتھ لفظ اولیا بڑھاکے حقیقت کے خلاف کر دیا۔ سید نظام الدین المتخلص بہ مدھ نامک المعروف بہ میر مدھ نامک میر کے ایک نانا ہیں۔ جن کا ذکر میر غلام علی آزاد پسند تذکرہ سر آزاد میں کرتے ہیں۔ اور میں انکا ذکر اوپر کرچکا ہوں۔ نظام الدین اولیا سے میر انبی تعلق کوئی بھی نہیں۔

قولہ نواب سید ظفر حسین خلیف ماہر لکھنوی کی سفارش سے رام پور کے مدرسہ عالیہ میں ان کا تقرر ہوا۔

شادان میں اُنکے ساتھ رام پور گیا تھا۔ مگر مولوی فرخی صاحب مرحوم استاد نواب حامد علی خاں مرحوم باقائیدہ کی تحریک و سفارش سے مدارالمہام عبدالغفور نے تقرر کیا تھا۔

قول جھانہ میری تصنیف شرح معائے جام لکھی ہے۔

برہی زلفوں کی کچھ بیجا نہیں اے جانِ جاں
 پر گیارہ زلفوں پہ بھی اس کے تلون کا اثر
 ہے تیرے کس کے ہاتھوں میں نہیں چین آئے گا
 بھلو کہنے یاں تو قسمت ہی گئی اپنی بگڑ
 آپ کی نازک مزاجی سے پریشاں ہو گئیں
 گر ابھی سنو میں ابھی دم میں پریشاں ہو گئیں
 جب ترے شانہ پر یہ زلفیں پریشاں ہو گئیں
 آپ کی تو صرف زلفیں ہی پریشاں ہو گئیں
 میری بزمِ عنایت میں کونسا ہو گا بناؤ
 جب ابھی سے آپ کی زلفیں پریشاں ہو گئیں

مجھ پہ جو کچھ فراقی میں گذری،
 میں اُسے جانوں یا خدا جانے
 وصل کی شب کسی کو ترپانا،
 شرم جانے تری جیا جانے
 باغبان بیکے چھری آیا ہے فصلِ گل میں
 اس طرح بخت میں لکھا تھا رہا ہو جانا
 رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور میں جو میری سوانح عمری مع تصویرنگی ہے۔ اس میں
 اس سے زیادہ اشعار ہیں۔ اور اس میں دو تار بچیں بھی چھپی ہیں۔ اور ذوق کی ایک
 غزل کی تختیں ہیں نے کی تھی۔ اُس کا ایک بند بھی درج ہے۔ لیکن یہاں
 اسی قدر کافی ہے۔

ازالہ غلط

لالہ سرایم صاحب مرحوم دہلوی نے اپنے تذکرہ خمنخانہ جاوید کی جلد چہارم
 میں میری لائف لکھی ہے۔ اور غور نہ کلام بھی دیا ہے۔ مجھ سے تو انہوں نے مانگی نہ
 تھی۔ نہ معلوم کس سے کس طرح اُن کو میرے حالات معلوم ہوئے تھے۔ اُن
 کچھ غلطیاں ہیں۔ جن کی تصحیح میں یہاں کرتا ہوں۔ اور تمنا کرتا ہوں، کہ اگر اس
 جلد کے دوبارہ چھپنے کی نوبت آئے۔ تو اُن کے جاننشین اس کی تصحیح فرمادیں۔ یا
 اس کے کسی جلد میں ایک نوٹ کے ذریعہ سے تصحیح کر دیں۔ یہ تمنا میں اپنی کتاب

بجائے حضرت میر تقی میر غالب ہی کو غزل گوئی میں نائق مانتا ہوں۔ اور
 قائم الشعرا حضرت انیس مرحوم کو۔ اسی لئے اکثر انہیں کی غزلوں کو
 سرشت بنایا ہے۔ وہی ہذا

سب اس کی برش تیغ نظر کو دیکھتے ہیں یہ لوگ کیوں نہیں مجھے جگر کو دیکھتے ہیں
 غلط ہے یہ مرے زخم جگر کو دیکھتے ہیں سب اس بہانہ سے انکی نظر کو دیکھتے ہیں
 بہت ہی تھوڑی سی دنیا میں عمر و نون کی دل اپنا دم کچھ کے شمع سحر کو دیکھتے ہیں
 یہ جانتے تو نہ ہو کر ستم کیوں ہوتے ہم اپنی آہ میں اب کچھ اثر کو دیکھتے ہیں

کہاں تو دامن سفاک اور کہاں یہ رنگ
 ہم اس رسائی خون جگر کو دیکھتے ہیں
 شکوہ ظلم و ستم اوستم ایجاد نہیں گھٹکے ارمان نکلتے ہیں یہ فدا نہیں
 سامنے جاتا ہوں کیا اُسے شکایت میں کون
 اس قدر رنج اٹھائے کہ مجھے یاد نہیں

پھر مجھے وہ غلافی کی شکایت کیا ہے وہ تو واقف ہی نہیں ہیں شبِ فرقت کیا ہے
 اک جگہ مجمعِ عشاق کا ہو جانا ہے
 حشر کہتے ہیں کسے اور قیامت کیا ہے
 آپسکے ظلم کی لے جان بس اب ہو گئی حد وقت آخر بھی نہ پوچھا تری حسرت کیا ہے
 قید رستی سے جو چھوٹیں تو رانی پائیں
 قیدی کنجِ قفس کے لئے موت کیا ہے

میری انکی حالتیں فرقت میں کیاں کہیں یا طبیعت بگڑی انی ایس پریشان ہو گئیں
 انکس کی اہمیں دور لے میرجاں ہو گئیں کس کے ہاتھوں سے تری زلفیں پریشان ہو گئیں
 اور منت کا دور دست ہو دشمن اُسے کیونکر کہیں انہیں غیری کی پھر کیوں آفت جان ہو گئیں

شاگرد اور عزیز بھی تھے۔ عاشور علیہاں نواب سادات علی ہاں شاہ اور دے کے بھائی
تھے اور عاشور علیہاں کسی کے شاگرد نہ تھے۔

اٹھ سال تک شاعری کرتا رہا۔ پچاس ساٹھ غزلیں کہی ہوئی۔ میرے
استاد لکھنؤ سے ایک رسالہ (انتخاب نکالا کرتے تھے۔ اس میں نو شعر سے
زیادہ کسی شاعر کے نہ چھپتے تھے۔ اسمیں بہت سی غزلیں میری چھپی ہیں۔
معیار لکھنؤ، کمال دہلی، اور تہذیب رامپور میں بھی میری غزلیں چھپی ہیں۔
انتخاب میں نہر کلام نہیں چھپتا تھا۔ باقی تین رسالوں میں میرے شعر کے فوائد
بھی چھپے ہیں۔ نہر کے مضامین زیادہ تر تہذیب رام پور میں نکلتے ہیں۔ اب مضامین
نشر اور نٹیل کا کج میگزین لاہور میں چھپا کرتے ہیں۔

۱۹۰۰ء میں جب میں رام پور میں تھا۔ اور میری کتابیں لکھنؤ میں
میری ممتوعہ کے گھر پر رکھ کر تھی۔ تو ان کے بھائی نے میرا جمع کیا ہوا
کلام، اور کلیات انوری جس کی میں نے بڑی محنت سے تصحیح اور ترمیمی کی تھی۔
لکھنؤ کے سخاس میں کچھ آنوں میں بیچ ڈالا۔ کلیات انوری کے ضائع ہوئے
کا افسوس اب تک ہے۔ دیوان گیا، تو اچھا ہی ہوا، کیونکہ میں اپنے آپ کو
شاعر نہیں پاتا ہوں۔ اس کے بعد سے شاعری کا خیال ہی چھوڑ دیا۔ لیکن اب
قدما قدما اور رباعیات اور صوری و معنوی تاریخیں وغیرہ کہہ کے دے دیتا ہوں
یا شروح کتب و رسمہ میں کتاب کی تمام یا بعض نظموں کا ترجمہ نظم میں کر دیتا
ہوں۔ یا کچھ لوگوں کے کلام کی اصلاح کر دیتا ہوں۔

جب ذکر شاعری آگیا، تو حرب سنت تذکرہ نویسی چند اشعار بھی مجھے
یاد رہ گئے ہیں۔ سنت کے پورا کرنے کے لئے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ مجھے
کلام اردو حضرت غالب مرحوم کا بہت پسند ہے۔ چنانچہ خلافت فیملہ جمہور

کو رام پور سے بیصر میں روانہ ہوا۔ جس دن میں بمبئی پہنچا، لکھنؤ والا قافلہ جہاں پر سوار ہو کر روانہ ہو چکا تھا مجھے آٹھ دن جہاز کے انتظار میں ٹھہرنا پڑا۔ پھر میں نے بھی ان عورتوں اور بچوں کے ساتھ سفر کر بلا کیا۔ بنا بر رواج کاغذین علیہما السلام میں روضہ مبارک کے اندر گیا۔ روضہ امام حسین علیہ السلام کے صحن مبارک میں روزانہ جاتا تھا۔ مگر روضہ مبارک کے اندر نہیں گیا۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ میں اُن سے عقیدت نہیں رکھتا۔ انکی عظمت اور شخصیت میرے ذہن میں کیا عجب ہے۔ کہ ایک شیعہ شخص سے زیادہ ہو۔ بقول خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

شاہ است حسین بادشاہ ارت حسین
دین است حسین و دین پناہ ارت حسین
سر داد و نداد و دست در دست یزید
واللہ کہ بنائے لا الہ ارت حسین
”جب من چنگا تو کھڑی میں گنگا۔“ عمارت میں کیا ہے۔ محبت و عظمت ہونا چاہئے۔ چونکہ میری چھٹی کر بلا ہی میں قریب ختم پہنچی۔ کیونکہ آٹھ دن مجھے بمبئی میں بیکار ٹھہرنا پڑا تھا۔ اس لئے نجف اشرف اور سامرا نہ جاسکا۔

شاعری لکھنؤ میں قیام کی وجہ سے ابتداء جوانی میں مجھے شاعری کا شوق چڑھا اور جناب مولوی سید محمد مصطفیٰ صاحب نور شہید سے تلمذ حاصل کیا۔ یہ بزرگ بھی خاندان اجتہاد کے تھے۔ جناب علین صاحب کے چچا زاد بھائی اور جناب ماہر کے داماد تھے۔ یہ جناب امید بندہ کا ظم جاوید سے باپ تھے۔ اور امید آغا ہجو صاحب ہمدانی مترجم بعض اجلاؤں بستان خیال و شارح درہ نادر کے شاگرد تھے۔ تراجم بستان خیال کو نو لکھنؤ نے چھاپا ہے۔ اور شرح درہ نادر لکھنؤ نے لکھنا ہے۔ اور نور میں ہے ہمدانی نواب عاشور علی خاں کے

میر کی اس فروگزاشت کی وجہ سے میر امام ممتحنی سے غارتج کر دیا گیا۔ اس ۱۲۲۵ھ سے لکھنؤ یونیورسٹی کا بھی پیر پڑا اور ممتحن ہوں۔

ازدول حج والاولاد: جب میری عمر بارہ سال کی تھی، تو میرے چچا شیخ علی مرجم کے یہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی، والد کی مرضی سے میری والدہ مرجم سے جن کا انتقال ترمذی پسر کی عمر میں لکھنؤ میں ہوا۔ جبکہ میں رام پور میں لازم تھا اور جناب غفر انکاب کے امام بارہ میں دفن ہیں، اس ولادت سے قریب لکھنؤ کا پیغام دیدیا۔ زمانہ قیام لکھنؤ میں ۱۲۲۲ھ میں جب میری عمر کوئی بیس سال کی ہوئی، واجد علی شاہ مرجم کے انتقال کے بعد انکے یہاں کی چھوٹی بھائی تھیں جو قلم کی کہاری تھیں اور بادشاہ لکھنؤ میں نے ہتھ کر لیا۔ کیونکہ بگیتہ زوجہ اس وقت فوت آٹھ برس کی تھیں۔ انکے انتقال سے ۱۲۳۰ھ میں میری بھانجی کے گھر پر لکھنؤ میں ہوا جبکہ میں لاہور میں تھا۔ اور یہ جی امام بارہ غفر انکاب میں دفن ہیں۔ والدین سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

جب میری عمر تیس سال کی تھی، تو چچا کی بیٹی سے عقد ہوا۔ جو چھ ماہ بعد ہوئے۔ ایک بگڑام میں، اور ایک ایچور میں۔ کچھ سال میں لڑکی بولنا شروع ہو گئی اور میری بھولہ مرضی اس کی ولادت میں تامل کی قضاوت سے نہ ہو، میری بھولہ ایسا اقتضاں پیدا ہوا۔ کہ میرا اعتقاد جس ایک کتبہ ہوا۔ جسے اور اولیٰ قضا کوئی نہ جانتا اسے اولیٰ کہتے ایک عجیب و غریب تھا کہ اس کو کچھ نہیں جانتا۔

میر عمر بن محمد ایک بڑا فاضل تھے، والد کے گھر پر تھے۔ جب جناب علی مرجم کے انتقال کے بعد جناب علی مرجم نے میرے پاس جاتے ہوئے اور اس کے بعد میری بھولہ مرضی سے تامل کی قضاوت میں تامل کی قضاوت سے نہ ہو، میری بھولہ ایسا اقتضاں پیدا ہوا۔ کہ میرا اعتقاد جس ایک کتبہ ہوا۔ جسے اور اولیٰ قضا کوئی نہ جانتا اسے اولیٰ کہتے ایک عجیب و غریب تھا کہ اس کو کچھ نہیں جانتا۔

۱۹۱۱ء میں موچھاؤنی کے کالج میں ایک پروفیسری فارسی کی جگہ خالی ہوئی۔ اس کے لئے میں نے درخواست دی اور میرا تقرر ہو گیا۔ مگر اس زمانہ میں مدرسہ عالیہ کے ڈائریکٹر جناب مولانا نجم الحسن صاحب مجتہد لکھنوی ڈائریکٹر تھے۔ انہوں نے جنرل ڈائریکٹر صاحبزادہ معطف علی خاں صاحب مرحوم سے کہے مجھے جانے دیا۔ اور میری کچھ ترقی کرا دی۔

۱۹۲۳ء میں اورینٹل کالج لاہور میں درجہ منشی فاضل کیلئے ایک پروفیسر کی وائٹ اخباروں میں شائع ہوئی۔ میں نے بھی ایک درخواست بھیج دی۔ باوجود عدم شناسائی این این مینٹرا میڈیکل کالج پرنسپل آف اورینٹل کالج لاہور نے اے سی، وولٹر صاحب بہادر پرنسپل کے حضور میں میری سفارش کی۔ اور حسن اتفاق سے میرا تقرر ہو گیا۔ ۱۴ ستمبر ۱۹۲۳ء کو میں رامپور سے لاہور چلا آیا۔

عالیجناب محمد شفیع صاحب وائٹ پرنسپل صاحب اورینٹل کالج لاہور نے اپنی عنایت اور ماتحت نوازی سے امتحان فارسی میٹرک کا ممتحن بنایا۔ اور جب ایک مدت ممتحنی ختم ہو جاتی ہے۔ تو کبھی اردو کا اور کبھی عربی کا ممتحن بناتے چلے آ رہے ہیں۔ درمیان میں ایک مدت کیلئے پروفیشنل ان اردو کا پرنسپل اور اگزامنر بھی مقرر فرمایا۔ اور یونیورسٹی کا ایڈممبر بھی بنایا۔ انکی اس عنایت بے غایت کا کس زبان سے شکریہ ادا کروں۔ جناب ڈاکٹر محمد اقبال صاحب پرشین پروفیسر آف دی پنجاب یونیورسٹی کی تحریک سے ایم اے فارسی کا لیکچرر مقرر ہوا۔

جنوری ۱۹۳۲ء میں ناگپور یونیورسٹی نے مجھے ایف اے کی اردو کا ممتحن مقرر کیا۔ میں نے سوالات بجائے انشیدور (پیمہ) جسٹریٹج دیئے۔

۱۹۰۰ء میں جناب علین صاحب نے مدرسہ عالیہ کی ٹرسٹی شپ سے استعفیٰ دیا۔ ان کے متبع میں میں نے بھی استعفیٰ دے دیا۔ اسی ۱۹۰۰ء میں جناب ماہر کے بیٹے سید نظیر حسین اپنے ایک دوست مرزا واجد علی بنارسی سے ملنے چلے (یہ شخص ریاست رامپور میں داروغہ اسلمہ خانہ تھے۔ اور ہندوؤں سے نشانہ خوب لگاتے تھے) مجھے بھی اپنے ساتھ لیا۔ ہومکان رامپور میں کرایہ پر لیا۔ اس سے قریب مولوی فرخی صاحب استاد حضور سید حامد علی خان صاحب باقائہ والی ریاست رامپور کا مکان تھا۔ جناب فرخی اس زمانہ میں سررشتہ تعلیمات علوم مشرقی کے ڈائریکٹر تھے۔ اور رامپور کا مشہور مدرسہ عالیہ انکے تحت میں تھا۔ شعبان کا مہینہ تھا اور امتحان سالانہ کا زمانہ قریب تھا۔ مجھ سے خواہش کی کہ میں سوالات بناؤں اور جوابات کی کاپیاں جانچ کے نتیجہ مرتب کر دوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مولوی فرخی صاحب فارسی جدید کے بڑے ماہر تھے۔ سفر نامہ شاہ ایران کی انہوں نے فرنگ لکھی تھی۔ اور ترجمہ بھی چھپوایا تھا۔ میں تو رمضان میں لکھنؤ چلا آیا۔

مدرسہ عالیہ میں قدیم درس فارسی و عربی کی تعلیم ہوتی تھی۔ جب مجھ سے معلوم ہوا کہ پنجاب یونیورسٹی میں امتحانات عربی و فارسی ہوتے ہیں تو مدارالمہام عبدالغفور سے کہہ کے میرا تقرر مدرسہ عالیہ کی فارسی پروفیسری پر کر کے مجھے لکھنؤ سے بلوایا۔ ۶ فروری ۱۹۰۱ء میں میں نے اپنے عہدہ کا چارج لیا۔ اور منظوری مدارالمہام عربی و فارسی کے درجات مدرسہ عالیہ میں کھلو اسکے۔ طلبہ امتحانات علوم مشرقی پنجاب دیتے رہے۔ اس سے یہ فائدہ ہوا کہ ریاست رامپور کے لوگ ہندو مانسل کرنے کے بعد ہندو سلسلہ یوہ پی کے نامی اسکولوں میں مدرس فارسی ہونے لگے تیس سال اس مدرسہ میں پڑھاتا رہا۔ محمد تقی شاد ماں کر میں اپنے ساتھ لیتا گیا تھا جناب فرخی سے کہیکہ عالم کا میں لکھنؤ آیا

ترتیب تکمیل ان کی بہت بلند تھی، مرثیہ بے مثل کہتے تھے۔ میر انیس اور مرزا دبیر
اعلیٰ المدعا جہا کے مقابلے میں لکھنؤ والوں کو انہیں بھی اعلیٰ مرثیہ گو ماننا پڑا، چونکہ
امیر آدمی تھے۔ ہزاروں روپے صرف کر کے مجالس کیا کرتے تھے۔ اور اپنے توفیق
مراثی خود بڑے جوش میں پڑا کرتے تھے۔ میں نے متعدد مرتبہ ان مراثی کے چھپوانے
کا مشورہ دیا۔ مگر وہ کسی معلومت سے اس پر راضی نہ ہوئے۔ ان کے انتقال کے
بعد یہ مراثی اپنے بڑے بیٹے سید ظفر حسین مرحوم کے پاس رہے۔ اور سید
بندہ کاظم صاحب جاوید بکا دیوان اور مراثی بھی انہیں کے ہاتھ لگے تھے، ظفر حسین
نے کچھ مراثی جاوید کے نواب مظفر علی خاں صاحب رئیس جانشین کے ہاتھ بھیج
ڈالے۔ باقی کلام ہاتھ جاوید کا، ظفر حسین کے انتقال کے بعد نہ معلوم کیا ہوا۔
جاوید مرحوم اور میں شاعری میں غور و شدید لکھنؤی کے شاگرد ہیں۔ جاوید بہت
خوش گو شاعر تھے۔ اور انکا شمار لکھنؤ کے اساتذہ شعرا میں ہوتا تھا۔

جناب امیر مرحوم نے نواب خاس محل صاحبہ زوجہ واجد علی شاہ مرحوم
کے پرستے نواب منٹے مرزا صاحب مرحوم سے ان کا مقدمہ نواب پیارے جیسے
کے مقابلے میں مول لیکر لائی کورٹ گلٹہ میں داخل کیا تھا۔ انہوں نے مجھے نوکر
رکھ کے اس مقدمہ کی پیروی میں گلٹہ بھیج دیا۔ ایک سال گلٹہ میں رہا، اور بیمار ہو
لکھنؤ واپس آ گیا۔ اس مقدمہ میں لندن تک لڑنے میں کوئی تین لاکھ روپیہ باہر
نے صرف کیا۔ دعویٰ تو ڈیڑھ کروڑ کا تھا۔ مگر ڈگری آٹھ لاکھ کی ہوئی، چوکھ پاریا صاحب
مدعا علیہ نے جواب دیا اور نقد روپیہ سب سلطنت فرانس میں رکھا تھا۔ اسلئے ضرورت
تھی۔ کہ ڈگری وصول کرنے کے لئے پھر از سر نو فرانس میں مقدمہ دائر کیا جائے۔
ظفر حسین کے پاس اتنا روپیہ نہ تھا۔ اور گریٹ وار بھی شروع ہو گئی۔ غریبکہ یہ روپیہ
ماہر کے دونوں بیٹوں کو نہ ملا۔ اور ان دونوں کا انتقال ہو گیا۔

ڈپٹی سید رضا حسین صاحب بگرامی کے پاس سہانہ پور بغرض حصول ملازمت چلا گیا، انہوں نے ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں امیدوار کرا دیا۔

جناب علین صاحب کے چھوٹے بھائی جناب بچھن صاحب راجہ محمود آباد کے مدرسہ عالیہ واقع کوٹھی رنہاہ عام کے ٹرسٹی تھے۔ اس مدرسہ میں تعلیم انگریزی انٹرنل تک، اردو، مڈل، عربی کے تین اور فارسی کے تین درجے تھے۔ اس اثنا میں جناب بچھن صاحب کا انتقال حلیفہ سے ہو گیا۔ اور جناب علین صاحب علاوہ سند نشین اجتہاد ہونے کے اس مدرسہ کے ٹرسٹی بھی اپنے بھائی کی طرح ہوئے۔ اور ٹیکو سہانہ پور سے بلا کے انگریزی کے چھٹے درجے کا مدرس بنایا۔ فارسی تو ایک حد تک میں اپنے دادا سے پڑھ چکا تھا۔ اس کا آگے مطالعہ بطور خود جاری رکھا۔ اور عربی جناب علین صاحب سے پڑھتا رہا۔ بہت جلد مدرسہ عالیہ میں یہ ترمیم ہوئی کہ انگریزی کے کل درجے اور اردو مڈل کو توڑ دیا گیا۔ اور مجھے درجہ فنی کی تعلیم کیلئے مقرر کیا گیا۔ اس زمانہ میں امتحانات علوم مشرقی پنجاب کانٹریکٹ لکھنؤ بھی تھا۔ درجہ فنی کو پڑھنے کے اپنے طلبہ کے ساتھ میں نے امتحان درجہ فنی و اپیشل ٹسٹ ان انگلش ۱۸۹۵ء میں لکھنؤ سے پاس کیا۔ پھر ۱۸۹۶ء میں امتحان مونوی و فنی عالم دیا۔ اور ۱۸۹۷ء میں امتحان فنی فاضل پاس کیا۔

نواب میر محمدی حسین صاحب ماہر جو ناندان اجتہاد کے ایک معزز فرد تھے۔ اویسٹے دونوں بیٹوں سید نظیر حسین و سید عابد حسین مرعومین نے مجھ سے پڑھا تھا۔ اور نواب تاج محل صاحبہ زوجہ نصیر الدین حیدر شاہ اودھ کے داماد ہونے کی وجہ سے سات لاکھ روپیہ ان کے ہاتھ لگا تھا، تو نواب ہو گئے تھے شاعری میں جناب امیر مرعوم لکھنوی کے شاگرد تھے۔ مرآۃ النیال انکا دیوان چھپ چکا ہے

بلا تکلف ایرانی لہجہ میں فارسی بولتے ہیں۔ اور فارسی وارڈوں میں شعر خوب کہہ جیتے ہیں۔ ایک بھانجی کی شادی مولوی سید سبط محمد بادی المعروف بہ مولوی کلہن جہا سلمہ سے ہوئی۔ جو جناب میر آغا صاحب مجتہد مرحوم فقیہ کے صاحبزادہ ہیں۔ اور فی الحال ریاست مرشد آباد بنگال میں پیش نماز اور واعظ ہیں۔ ان کی دوا کیل ہیں۔ اور میری چھوٹی بھانجی ابھی ناکتہ ہیں۔ منے آغا راز سلمہ کی شادی میری بھلی ہمیشہ کی اکلوتی لڑکی سے ہوئی جسکا انتقال ہو گیا۔ ایک لڑکا مولوی سید سکندر آغا سلمہ چھوڑا، جو لکھنؤ کے شیعہ کالج کے میٹرک کلاس میں تعلیم پارت ہے۔ اور مجھ سے دونوں بڑی بہنیں الحمد للہ ابھی بقید حیات ہیں۔

میں ایک غریب خاندان کا فرد ہوں، جب میں تیرہ برس پہنچا، تو میرے والد ماجد کا بلگرام میں آکر لکھنؤ والے سے انتقال ہو گیا۔ دادا کے بلگرام پہلے آنے پر مظفر پور بہار میں میرے والد تحصیل میں ایجنٹ تھے۔ جب میری بہنوں کی شادی لکھنؤ میں ہوئی، تو میری بڑی بہن مجھ کو اپنے ساتھ لکھنؤ لے آئیں۔ اور میں نے چرنچ مشن اسکول میں انگریزی پڑھنا شروع کی۔ اس زمانہ میں انگریزی مڈل کا امتحان ڈیپارٹمنٹل ہوا کرتا تھا۔ میں نے یہ امتحان سنٹی نیل اسرچن مشن ہائی اسکول لکھنؤ سے پاس کیا۔ اور نواں درجہ راجہ امیر حسن خاندان صاحب مرحوم والی ریاست محمد آباد اودھ کے نئے کھولے ہوئے رفاه عام ہائی اسکول میں پڑھا۔ اور دسویں درجہ میں پسرینٹی نیل ہائی اسکول میں چلا گیا۔ اس زمانے میں جناب علین صاحب کے چھوٹے بھائی جناب بچھن صاحب برسرِ اقتدار تھے۔ اور جناب علین صاحب کو صرف پچاس روپیہ ماہوار گزارہ ملا کرتا تھا۔ اسی اثنا میں میٹرک کی فیس بارہ آنے سے تین روپے ہو گئی۔ اور جناب علین صاحب کے متعدد اولاد ہو چکی تھی۔ اس لئے فیس کے ادا کرنے کی کوئی صورت نہ نکلی۔ مجھ پر اُنھے تعلیم انگریزی ترک کرنا پڑی۔ اور میں

نواب حیدر علی خان صاحب برادر خورد نواب کلب علی خان صاحب علی پور
 رامپور نے جناب علین صاحب اعلیٰ مقامہ کو عالیجناب نواب سیدہ مادر علی
 خان صاحب با آفتاب مرحوم والی ریاست رام پور سے ملایا۔ اور نواب مرحوم نے
 دوسروں پر ہوا ران کی تنخواہ معین کر کے انکی تقلید اختیار کی جناب علین صاحب
 مرحوم عیدین کی نماز پڑھانے اور ایام عزائم میں رامپور تشریف لیا یا کرتے تھے
 جناب علین صاحب کا انتقال ۱۸۷۴ء میں بمبھنوں میں ہوا۔ تو نواب رامپور مرحوم
 نے انکے بیٹے مولوی سید محمد مرحوم میرے بھائی کے سودا پر ہوا ہر
 وظیفہ معین کر کے عراق برائے تعلیم بھیجا۔ وہاں کے تین مجتہدین سے ہزارہ
 اجتہاد حاصل کر چکے تھے۔ کہ ۱۹۱۰ء میں انھانیں برس کی عمر میں کربلا ہی میں
 ہیضہ سے انتقال ہوا۔ اور روضۂ امام حسین علیہ السلام کے ایک حجرہ میں
 مدفون ہیں۔ مرحوم مولوی سید محمد نے اپنے کئی نامدان کو کربلا لایا تھا۔
 مرحوم کی چھوٹی بہن ہیں سے وق کی بیارگنی تھیں۔ ان کا بھی کربلا ہی میں
 چھبیس برس کی عمر میں انتقال ہوا۔ اور وہیں مدفون ہیں۔

اب میرے دو بھائی مولوی سیدہ ولد ار علی المعروف بہ منہ انما راز
 اجتہادی زندہ ہیں۔ شعر خوب کہہ لیتے ہیں۔ اور اخباروں کے لئے ریاضی نمایان
 خوب لکھ لیتے ہیں۔ رائے بریلی کے اطراف کے نکاوں کا انتظام کرتے ہیں
 جو جناب علین صاحب کے ورثہ کو میراث میں ملے ہیں۔ اور مولوی سید اختر حسین
 المعروف بہ مولوی سید رنسی ہدف اجتہادی پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات
 مولوی دینیشی فاضل اور کنویر یونیورسٹی کا امتحان دیر کمال پاس ہیں۔ اور
 پھر سے تعلیم پائی ہے۔ ایران میں تین برس رہنے کی وجہ سے زبان حال
 فارسی پر خوب عبور ہے۔ لغات جدیدہ فارسی کا ایک لغت لکھ رہے ہیں۔

سے اجتہاد کی تعلیم حاصل کر کے آئے منطق کی کتاب حمد اللہ پر ان کے
 حواشی پچھپے ہیں۔ اور عماد الاسلام علم کلام میں پانچ ضخیم جلدوں میں انکی
 تصنیف سے ہے۔ اسکی دو جلدیں چھپ چکی ہیں شاہ اودھ نے ان کو
 چار سو گالوں ضلع رائے بریلی میں اور پچیس گالوں ضلع انانائ میں مرحمت فرمائے
 اور دو ہزار کی پیشین مقرر کی۔ اور قاضی القضاۃ بنایا۔ ان کے بعد انکے بیٹے
 مولوی سید محمد صاحب مسند اجتہاد پر فائز ہوئے۔ رسم تاجپوشی شالان اودھ
 کی انیسویں و نوں بزرگوں کے ہاتھ سے آواہوتی تھی۔ انکے بعد مولوی بندہ حسین
 صاحب ملک العلماء مجتہد اور جانشین ہوئے۔ مولوی سید کرار علی صاحب
 بنگرامی انہیں کے شاگرد تھے، اور میرے استاد۔ انکے بعد مولوی سید ابوالحسن
 المعروف بجناب پچھن صاحب میرے بہنوئی مولوی سید محمد حسین المعروف
 بجناب علین صاحب کے چھوٹے بھائی مسند اجتہاد پر فائز ہوئے، انکے
 انتقال پر انکے بڑے بھائی اور میرے بہنوئی بجناب علین صاحب مسند
 اجتہاد پر منتگن ہوئے۔ جنہوں نے اپنے والد ماجد سے تعلیم حاصل کی تھی۔
 اور عراق سے بھی اجازۃ اجتہاد لائے تھے۔ میرے تین بھائی اور تین
 بھانجیاں پیدا ہوئیں۔ جناب علین صاحب کی گورنر کے دربار میں کرسی
 تھی۔ اور عاضری عدالت سے مستثنیٰ تھے۔ علوم عقلیہ کے بڑے استاد اور
 تھے۔ مولوی عبدالحی صاحب فرنگی محلی مرحوم کا زمانہ تھا۔ جید طلبہ اہل تہذیب
 حمد اللہ قاضی مبارک، صدرا شمس بازغہ جناب علین صاحب سے پڑھتے
 آئے۔ سید محمد نادی صاحب مجتہد برادر خور و جناب مولانا سید محمد باقر صاحب
 مجتہد فقیہ مرحوم و مولوی سید آقا حسن صاحب مجتہد مرحوم و مولوی سید
 سبط حسین صاحب مجتہد جناب علین صاحب ہی کے شاگرد ہیں اور تھے۔

اس نسب نامہ سادات بخاری میں میری پیدائش ۱۲۹۴ھ بمقام آراء ضلع شاہ آباد صوبہ بہار میں ہوئی ہے۔ میرے دادا واماں مختاری کرتے تھے، اس لئے میری پیدائش سے ایک سال قبل سے میرے والدین کا وہیں قیام تھا۔ میں اور میری چھوٹی بہن جو بچہ سے ڈمانی برس چھوٹی تھیں، آراء میں پیدا ہوئے۔ جب میں ریاست رامپور میں ملازم تھا۔ تو ان چھوٹی بہن کا انتقال میرے پاس رامپور میں ۱۹۱۷ء عمر میں ہوا۔ اور مجھ سے بڑی دو بہنوں کی پیدائش بگرام میں ہوئی، جو امشار اللہ ابھی بقید حیات ہیں۔ تین برس کی جب میری عمر ہوئی، تو میری والدہ مع اولاد دادا کیساتھ بگرام علی آئیں، پانچ سال کی عمر میں دادا اسی نے بسم اللہ پڑھائی۔ اور انہیں سے ابتدائی تعلیم پاتا رہا۔ ان کے علاوہ میرا بھائی میر محمد قادی و سید و رشتہ علی بگرامی سے بھی ابتدائی کتابیں پڑھی ہیں۔ نو برس کی عمر میں بگرام اردو ٹیچر سکول میں داخل کیا گیا۔ صبح کو دادا سے اور دو بجے سے اسکول میں۔ اور سہ پہر کو مولوی کرار علی پیش نماز بگرامی سے عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھتا تھا۔ آج کل کے لحاظ سے اردو ٹیچر کے ماتحت درجہ تک بگرام میں تعلیم پائی۔

جب میری عمر چودہ سال کی ہوئی۔ تو میری بڑی، ہمشیر کی شادی حجتہ الاسلام مجتہد العصر مولانا سید محمد حسین صاحب سے اور چھوٹی بہن کی ان کے چھوٹے بھائی مولوی سید رضا حسین سے ہوئی۔ خاندان اجتناد لکھنؤ کے یہ دونوں بزرگ تھے۔ اصلاً نصیر آباد ضلع رائے بریلی کے ان کے سر قبیلہ مولوی سید دنداز علی صاحب الملقب بجناب غفران صاحب سادات نقویہ میں سے تھے۔ نواب سادات علی خاں شاہ اووہ کے زمانہ میں عراق

کا نام ہے۔ بس پر یونہی منون بالخیب شاید ہے۔ چونکہ عقول انسانی مختلف مراتب رکھتے ہیں۔ اس لئے کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ معیار عقول عقلا میں مذہب ٹیک اترے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کوئی مذہب کو ماننا ہے، اور کوئی اس سے انکار کر دیتا ہے۔ منکرین بھی عقلا ہیں۔ فروعات اور جزئیات میں سے بعضوں کی تاویل کرتا ہوں، اور بعضوں سے اختلاف ہے۔ اس کے بعد ذیل مذہب سے ہیں بھی متفق ہوں۔ ایک مدت سے آباء مذہب تشیع ہے۔ لہذا میں بھی شیعہ ہوں۔ سبھی کا مذہب آباء ہوا کرتا ہے۔

محل ولادت و تعلیم: میرے جد امجد مولوی نذاحین بڑے عابد و زاہد تھے۔ تین بچے شب سے اٹھ سکے اور دو وظائف میں آٹھ بچے دن تک اپنا وقت صرف کیا کرتے تھے۔ چنانچہ تیس مرتبہ پورے قرآن مجید کی تلاوت کر کے اپنے والدین اور اولاد کے علاوہ بلگرام کے دیگر سادات انبیار کی رُوحوں کو اس کا ثواب بخشا ہے۔ بعد اٹھ بچے کے محلے کے لڑکوں کو مفت تعلیم دیا کرتے تھے، اور انہیں اوستا میں کچھ نہ کچھ لکھا بھی کرتے تھے۔

میر غلام علی آزاد نے سادات واسطی زیدی بلگرام کا ایک نواب شجر طیبہ کے نام سے اپنے زمانے تک کا لکھا تھا۔ اور میرے ایک دادا غالب علی کے بھائی سید طالب علی نے سادات بخاری کا نسب نامہ فارسی میں مرتب کیا تھا میرے دادا نذاحین مرحوم نے دونوں کی تکمیل اپنے زمانہ حیات تک میں کی ہے اکثر اہل شجرہ ذکور کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ مگر ان دونوں شجروں میں ذکور و انثی دونوں کا ذکر ہے۔ جس سے صحیح النسب و الحسب ہونے کا پتہ چلتا ہے اب بلگرامی سادات کے پاس میرے دادا اسی کے لکھے ہوئے دونوں نسب ناموں کی نقل ہے۔

بلگرام کے سادات واسطے زیدی حسیٰ بنی ہیں۔ لیکن سر قصبہ کا نام سید
معفری ہے۔ جو فاتح بلگرام مانے جاتے ہیں۔ یہ پٹناملان اور انکی اولاد کے علاوہ
مجموعہ ملک میں سادات رضویہ بھی رہتے ہیں۔ سید صغریٰ، سید کبریٰ کے بھائی تھے
اور سید کبریٰ کی اولاد میں سادات بارہہ ہیں۔ اگرچہ میرا خاندان نقوی بخاری
ہے۔ مگر بلگرام کی بود و باش سے سادات واسطی زیدی سے مصاہرت قائم ہو گئی
دو سو برس کا عرصہ ہوا، کہ سید قاسم اسرار میرے ایک جدا اور بھی ولی گذرے
ہیں۔ جن کا ذکر میر غلام علی آزاد اپنی کتاب "تأثر الکرام" میں بڑے شد و مد سے
کرتے ہیں۔ اور یہ آزاد کے ہمعصر تھے۔ ان کا مزار قصبہ باون ضلع ہر پوری
میں ہے۔

مذہب:۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرے آباؤ اجداد سب کے سب بنی المذہب
تھے۔ سلطنت اودھ کے اثر سے غالباً میرے جدا مجد سید شا کہ علی مذکور نے
مذہب شیعہ اختیار کیا ہے۔ انکے بعد کرب شیعہ ہوتے چلتے آتے ہیں۔ اور
اب کوئی ولی نہیں ہوتا، کیونکہ اہل تشیع ولایت کوائمہ اثنا عشر پر ختم کرتے
ہیں۔ لیکن مناکحت و مصاہرت اہل تشن سے زمانہ حال تک رہی۔ چنانچہ
میری پھوپھی کے شوہر پیر زادہ محمد زاہد سجادہ نشین بلگرام تھے۔ میر غلام علی آزاد
علامہ عبد الجلیل میر نظام الدین، المتخلص بہ مدھ نالک میرے ناخیاں رشتہ دار
ہیں۔ مدھ نالک آزاد کے ہمعصر تھے۔ آزادان کا ذکر سرو آزاد میں کرتے ہیں
ہندی میں شعر کہا کرتے تھے۔ بنارس میں رہ کر سنگرت پڑھی تھی۔ اور موسیقی
کے بڑے ماہر تھے۔ آزاد نے زمانہ قحط میں ان کے میگوہ راگ گانے سے پانی
برسنے کا قحہ اپنا چشم دید سرو آزاد میں لکھا ہے۔

اہل مذہب مذہب کو عقلی بتاتے ہیں۔ اور میرے نزدیک مجموعہ معتقدات

مختصر حالات زندگی شادان

نام و نسب: سید آل حین المعروف یہ سید اولاد حین شادان
 لکھنؤی ابن سید تقصیل حین ابن مولوی سید فدا حین بن سید زار حین بن سید
 طالعہ علی بن سید شاہ علی تینتیس واسطوں سے میر انب امام دہم حضرت علی نقی
 عجلہ اللہ تہام سے جاتا ہے۔ امام مذکور کے فرزند سید علی ابو سعید جعفر ثانی -
 الملقب بہ جعفر توابع کی اولاد میں ہوں۔ جعفر توابع کی پانچویں پشت میں سید
 محمد سامرہ سے چھٹی صدی میں بخارا آئے۔ اور انکی چوتھی پشت میں سید جلال الدین
 المعروف بہ سید جلال بخاری ملتان تشریف لائے۔ اور شیخ بہاؤ الدین ذکر بالمقام
 کے بیٹے اور جانشین ہوئے۔ انکا مزار اچھڑ ریاست بھاو پور میں اب تک
 زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ سید جلال بخاری ساتویں صدی ہجری میں ملتان
 تشریف لائے۔ انکے بیٹے سید احمد کبیر ان کے خلیفہ اور جانشین ہوئے، سید
 احمد کبیر کے دو بیٹے سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں گشت اور دوسرے
 سید صدر الدین راجو قتال قطب الاقطاب۔ دونوں اپنی مشہرت کی وجہ سے
 زائد الوصف ہیں۔ تاریخ غرثہ اور تذکرۃ الاولیاء میں دونوں کے کرامات اور
 حالات درج ہیں۔ میں راجو قتال کے سلسلہ میں ہوں۔ آخر صدی ہجری باوا علی مدنی
 بنم میں سید جلال بخاری کی ساتویں پشت میں سید کمال الدین بلگرام تشریف لائے
 اور بلگرام کے مشرقی حصہ میں آباد ہوئے۔ اور اس محلہ کا نام اچھڑ کی نسبت
 سے اچھڑ منڈی رکھا جسے اب اچھڑ منڈی کہتے ہیں۔ متسہ فائدان
 آئے تھے۔

یکے برسم تجارت برد منال ترا،
 یکے باسم دیانت، تمیکند سا برس!
 خیال فاسد شان ایس بود کہ ما مارا
 زبوں کنش چو قوم یہود و قوم مجوس
 خلاصہ واقف خود باش چشم خود کن باز
 مشور فریفتہ ایس گروہ بے ناموس
 علاج واقعہ پیش از وقوع گز نہ کنی
 ز کار خود بشوی تا دم و خوری نفوس
 اگر بانی تو پسندے و گز بدیں منوال
 ہذاں کفر شود و دیار تو مغروس
 بجائے سنجہ و بانگ ازاں سخا ہی دید
 یغیر رشتہ ز نار و صیحہ ناقوس
 غموش باش بک یعا کہ در جہاں مایز
 نوہ ایم ترقی و سلسے بے معکوس

کسی نے رسم تجارت سے مال ہٹ لیا
 کوئی باسم دیانت بنے کر داساوس
 خیال فاسدان کا یہ سہنے کہ ہم کو بھی
 زبوں کریں یہ مثال یہود و قوم مجوس
 وقوف حال کے ساتھ اپنی آنکھ بھی کھولو
 نہ ہو فریفتہ قول و فعل سببے ناموس
 علاج حادثہ قبل از وقوع اگر نہ کیا،
 تمام عمر ملو گے تہیں کف افسوس
 کچھ اور دیر اگر تم اسی طرح سے رہے
 درخت کفر دوبارہ سے ہر گایاں مغروس
 بجائے سجد و بانگ ازاں نہ دیکھو گے
 سولے رشتہ ز نار و نغمہ ناقوس
 غموش شاد آں دنیا میں ہم نے بھی آخر
 ترقیاں تو ہر تہاں ہیں مگر ہیں بے معکوس

تعلیدہ کی بحر مجتہد مثنیٰ مجنون مشقت مخدوف ہے۔ بروزن مفاعیلن فاعلاق
 مفاعیلن فاعلقن دوبارہ رکن آخر مشقت مقصور بھی اسکے ساتھ لاسکتے ہیں۔ میرے
 ترجمہ میں دو منہ عول ذیل سے خیال فاسدان کا یہ ہے کہ ہم کو بھی چھریں
 سے غموش شاد آں دنیا میں ہم نے بھی آخر کا وزن بوجہ زحمت نسکیں اوسط
 مفاعیلن مفعولین مفاعیلن فاعلقن نہیں۔

تم اتحاد میں کوشش کرو کہ ہر ملت
 قوی بھی ہے جو آپس میں متحد ہوں نفوس
 موافقت کی طرف ملبو کرو و رعیت
 ہو اے سعد ستارہ اتفاق سے محسوس
 تم اتفاق کرو و حفظ آبرو کے لئے
 کہ اتفاق سے ہوتے ہیں الٰہ جاں محسوس
 دفاع دشمن بدول پرستعد ہو جاؤ
 کرو نہ مرغیوں کی طرح خوفیہ محسوس
 بعد اُمید رکھو پاؤں عرشِ جنت پر
 نہ ہو خدا کی بدد سے کبھی بھی تم مایوس
 ہوئے ہیں علم کی دولت سے شے سب آزا
 نہ ہو گے قید جہالت میں کب تک محسوس
 خطیہ

باتحاد بکوشید از آن کہ ہر ملت
 قوی نمی شود الا باتحاد نفوس
 باتفاق گرایید ای مسلماناں!
 کہ از اتفاق شدہ نغمِ سعادتاں محسوس
 ز اتحاد شود عرض و نام تاں محفوظ
 ز اتفاق شود مال و جاں تاں محسوس
 بدفع دشمن بدول مکر یہ بندے دوست
 مکن ہراس از وہیچو مایاں ز غروب
 بزن بعرضتہ ہمت قدم بعد اُمید
 مباش از بدو کردگار خود مایوس
 ز فر علم بسے بندگان شدند آزاد
 تو تا بچند بہ بند جہالتی محسوس!
 خطیہ

اب اس زمانہ میں جبکہ زمانہ پر ہے
 نشانِ علم و ہنر ہر طرف سے محسوس
 نہیں ہے گا کافی احوال وہ تھا کہ ہم
 تمہاری ایش میں جو ہے ز عہدِ دیناوس
 تنگ سوز و توب کرپ ضروری ہیں
 نہیں ہیں کچھ کے تیرخ و نیز خود دوس
 دین و حیف کہ غفلت میں جب تیر دیکھا
 عدو نے تم پر شکار ہے ہر طرف محسوس

دیں زمانہ کہ تغیر یافتہ است زمان
 نشانِ علم و ہنر شد نہ ہر کراں محسوس
 بکار کے خود و اس کا رناب نہ اندام روز
 کہ مازہ ایش شمار از عہدِ دیناوس
 تنگ باور آید بکار و توب کر و ب
 دیں زمانہ نہ تیر و نیز و دوس
 دین و حیف کہ در غفلتی دے خبری
 نہ ختم بر تو نہ اندام نہ ہر طرف محسوس

کلمات قصیدہ

مکوس - اونارھا	عرض - بکسر آبرو	محروس - محفوظ	کمر بستہ - آلودہ و مستی و ہونا
مکیان - مرغی	عروس - مرغ	بند - قید	محبوس - مقید
بکار خردن - کام آنا	دقیانوس نامہ بادشاہ	تغلب - بشفق	ماؤز رخ - ہر قسم کا
ماؤزہ بنامی کی قسم	جے زمانے میں اس کا کھیت	دبوس - گزرو عمو	سالیوس - منہ رسی
ناموس - عزت	منوال - طرز طریق	چودہ - بہرہ دہی	نجوس - گہرا آتش پرست
نیمہ - چرخ، شود	ناتوس - سنگو	منورس - شہید شاعر	سبحہ - تسبیح
		مکوس - آبی برائے	

شعر ذیل کتاب میں اس طرح لکھا ہے :

بجائے نیمہ بانگ ازاں نخوا ہی دیدہ بغیر رشتہ زنا رو نیمہ ناقوس !

نگہیں نے اس شعر کو اس طرح پڑھا ہے - اور اسی کے مطابق ترجمہ کیا ہے :

بجائے سب و بانگ ازاں نخوا ہی دید بغیر رشتہ زنا رو نیمہ ناقوس !

ترجمہ ارشاد الٰہی

قصیدہ طنبیہ بن کلام بدیع

الابحوش بحفظ دیانت ناموس

کہ حفاظت دین و دیانت و ناموس

کہ گشتہ رایت اسلام در جہاں مکوس

ہوایہ رایت اسلام دہر میں مکوس

لا یشقطع	مسل، متواتر، پیہم	لگاتار۔
پاک خوردن	کُل کھا جانا۔	صاف کر دینا، چٹ کر جانا، اڑا جانا۔
بوسے بردن	بوپا جانا	سنگ پاجانا
انگلیسی بغور کردن	تھوڑی تھوڑی انگریزی بولنا	چرکنا، ٹوٹی پھوٹی انگریزی بولنا
تفصیل	وضاحت، تشریح، تفسیر	پنواڑا
دعا خواندن	دعا پڑھنا	سوکھاڑ خانہ
ادارۃ ہلدیہ	محکمہ شہسوہ	میونسپلٹی
پہلو جو یا	جسمیں دو پہلو نکلتے ہوں	مختل الفئدین
دنیفہ و گریباں	دنیفہ اور گریباں میں قصائی	نیمفہ اور گریباں سے جوئیں نکال
مشغول قصائی اندا	کام کر رہے ہیں۔	نکال کے مار رہے ہیں۔

کہیں معافی و معنی کو چھوڑ کر معافی لزومی و مناسب محل سے بھی کام لیا گیا ہے۔ اس طرح کے مترادفات بتانے سے با محاورہ اُردو سے فارسی ترجمہ کرنے میں سہولت ہوتی ہے۔ بس پندرہ الفاظ اس کتاب میں ایسے بھی ہیں، جنکا کچھ پتہ نہ لگا۔ اور نہ قیاس ہی نے کچھ کام دیا۔ لہذا مجبوراً انہیں غالی چھوڑنا پڑا۔ کچھ ایسے بھی الفاظ ہیں۔ جن کے معانی تو قیاساً لکھے مگر اطمینان نہ حاصل ہوا۔

اس جلد کی کُل نظموں کا ترجمہ میں نے نظم اُردو میں کیا ہے۔ اور زیادہ تر اصل نظم کی بحر اور قوافی کو بھی باقی رکھنے کی کوشش کی ہے۔ ایک قصیدہ مع ترجمہ اُردو و برائے تفسیر ناظرین ذیل میں درج کرتا ہوں۔

کرتے ہیں۔ لہذا شیخ صاحب کی خواہش پوری کر رہا ہوں، اور اس جلد دوم کی بھی فرہنگ مع مقدمہ بسیط لکھتا ہوں۔

مثل سرگذشت حاجی بابا و تماشیل مرزا جعفر قزاقیہ داعی یہ کتاب بھی زبان حال فارسی میں ہے۔ اور وسائل حل لغات فارسی جدید ہندوستان میں آتے قلیل ہیں۔ جو ہنر نہ عدم کے ہیں۔ گویہ کتاب حاجی بابا اور دہلائے مرفعہ کی طرح روزمرہ کی بول چال میں نہیں۔ مگر تراکیب بگل اور راجی تنک الفاظ جدیدہ اور یورپین زبانوں کے معنی کئے ہوئے الفاظ پائے جاتے ہیں۔ جو الفاظ تلاش سے مل گئے۔ انہیں دیکھ کر لکھا ہے۔ مجبوراً اپنے سابقہ مطبوعات اور قیاسات سے بھی کام لیا ہے۔ اسلئے غلطی کا امکان بہت کچھ ہے۔ جو کچھ لکھتا ہوں غلبہ کیلئے لکھتا ہوں۔ اساتذہ میرے لکھنے کے محتاج نہیں اسلئے مختلف الاستعداد و غلبہ کا خیال کر کے معمولی الفاظ کو بھی داخل فرہنگ کرتا ہوں کبھی معمولی الفاظ کے لکھنے سے یہ غرض ہوتی ہے۔ کہ اردو میں اس کا شبیہ ترجمہ بتاؤں۔ بلکہ اکثر الفاظ فارسیہ و عربیہ کے تراجم میں ہی امر ملحوظ رہتا ہے۔ نہ ایجاد چیزوں کے مترادفات اردو بھی بول چال کے موافق بتانے کی کوشش کی ہے۔ محاورہ و امثال کا ترجمہ بلا لحاظ الفاظ اردو کے مترادفات سے کرتا ہوں۔ صرف الفاظ پر اکتفا نہیں کی ہے۔ بلکہ جن جملوں کو میں نے پیچیدہ سمجھا ہے۔ اسلئے بھی تراجم کر دیئے ہیں۔ میرے سہواں خیال و سہواں نظم کے علاوہ کیا عجب ہے، کہ یہ فرہنگ غلبہ کو ترجمہ سے مستثنی کر سکے، مثال کیلئے چند الفاظ لکھتا ہوں۔

الفاظ	عام ترجمہ	خاص ترجمہ
مزا جگوتی	کسی کو غیبت کے موافق باتیں کرتا	کسی کی من بجائی باتیں کرنا کی باتیں کرنا

عرض شاد آں

ریاست نامہ ابراہیم بیگ کی تین بلدوں میں سے جلد اول ۱۹۲۲ء تک داخل نصاب ایم اے فارسی پنجاب یونیورسٹی تھی۔ اس لئے ۱۹۲۱ء میں میں نے اس بلد کی فرہنگ لکھی تھی۔ اب ۱۹۲۲ء سے اس کی بلد ثانی نصاب ایم اے اور فنی داخل میں پنجاب یونیورسٹی نے داخل کی ہے شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون کواری دروازہ لاہور نے پہلے مجھ سے اس کی شرح لکھنے کی فرمائش کی تھی۔ میرے ذمہ بہت سے کام رہتے ہیں۔ کالج میں ایم اے اور فنی داخل کو تعلیم دینے کے علاوہ کالج کے مائٹس انکوائسٹنس کیلئے سوالات کے پرچے بنانا۔ جوابات کی کاپیاں دیکھ کر نتائج مرتب کرنا۔ مختلف یونیورسٹیوں کے مختلف امتحانات کے کوچنگ پیس تیار کرنا۔ جوابات کی کاپیاں دیکھ کر نتائج مرتب کر کے وقت پر بھیجنا۔ اور ٹیٹل کالج میگزین کیلئے مضامین لکھنا۔ متعدد مصنفین کی تصانیف کی اصلاح کرنا۔ بیرونی اشخاص کے سوالات ادبی و عرفی و شعری کے جوابات دینا۔ طلبہ کو بلا کسی صلہ کے گھر پر پڑانا۔ ان امور کی وجہ سے مجھے فرصت کمتر ملتی ہے۔ اسی لئے جو کام کوئی ایک ہفتہ میں کرے مجھ سے پانچ چھ ماہ میں ہوتا ہے۔ تیار کو اپنی ضرورت تجارت کی وجہ سے تعمیل ہوتی ہے۔ جب نہیں ان کی فرمائش کو ان کے وقت پر پورا نہ کر سکا، تو مجھ سے اجازت لیکر کسی کا تیار کردہ ترجمہ شیخ صاحب نے لے لیا۔ جو عنقریب چھپکر شائع ہو جائیگا۔ مگر فرہنگ کی خواہش اب بھی

کا جس فحاک اور فریدوں کا قصہ خالص تاریخی رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ ترکی
سے ترجمہ کیا گیا۔

ہزار ویک کا بوس ہزار سیسی تاریخ کا فارسی ترجمہ جس میں انقلاب عظیمہ
فرانس کے نہایت دلچسپ واقعات ہیں۔ از تصانیف الیگزینڈر دوما
۱۳۲۳ء میں طہران میں طبع ہوئی۔

مشرلوک ہومس از تصانیف کوئن ڈائل مطبع غور شید طہران
۱۳۲۳ء میں چھپی۔

عروس مجبوری از تصانیف مولیر شاعر فرانساوی ۱۳۳۱ء میں چھپی۔
عاشق و معشوق ایک ڈراما فارسی میں فرانسیسی سے ترجمہ کر کے ۱۳۳۲ء
میں مطبع طوس میں چھپا۔

طہران مخوف یا یوگا ریشنبہ ۱۳۲۲ء میں کاویانی پریس برلن میں چھپا۔
تیا تر مرزا مملک خاں تین تیشلوں کا مجموعہ کاویانی پریس برلن میں چھپا۔
بوسہ عذرا، سہ آفتندار، جیمک علی شاہ، رستم و سہراب و ختر فرغ
وغیرہ ڈرامے ایران میں ترجمہ ہو کر چھپ چکے ہیں۔

بامذاق مستورات نے بھی ڈراموں کی طرف توجہ کی چنانچہ تاج ماہ آفاق
ہمیشہ آقائے مرزا اسماعیل خاں ابجدان باشی نے نامہ ناوری نادر شاہ کے عروج و زوال
کے حالات کا ترکی سے فارسی میں ترجمہ کیا *

(شادان ملگرامی)

کافارسی میں ترجمہ کیا۔ اور تفلیس ہی میں ۱۸۸۳ء میں اس کا انتقال اٹاؤن برس کی عمر میں ہوا۔ دس ہزار تومان ترکہ چھوڑا۔ بنو اس کے وارثوں نے تفلیس جا کر وصول کیا۔

لیکن مرزا جعفر کو ان باتوں سے انکار ہے۔ اُس کے ذاتی بیان کا بھی خلاصہ اسی جنرل میں حسب ذیل درج ہے۔

- (۱) مرزا جعفر کے پاس اتنا روپیہ کبھی نہیں ہوا۔ جبکہ ذکر اوپر درج ہے۔
- (۲) مرزا جعفر کبھی تفلیس نہیں گیا۔ اور نہ مرزا فتح علی ہی سے کبھی ملاقات ہوئی۔
- (۳) البتہ دونوں میں خط و کتابت کا سلسلہ جاری تھا۔ اور وہ بھی تمثیلات کے ترجمہ کے زمانہ میں۔

(۴) مرزا جعفر ۱۸۸۶ء تک زندہ تھا۔ اور ۱۸۸۷ء سے سب کچھ چھوڑ چھوڑ کر کے گوشہ نشین ہو گیا تھا۔ اور نادریٰ اپنا نئے زمان کا شکوہ سنج تھا۔ مشرجم کو عمر بھر اس امر کی شکایت رہی کہ ایرانیوں نے اس کی غلطی قدر دانہ کی۔ چنانچہ یہ کتاب نہ تو ایران میں کسی درس میں داخل ہوئی، اور نہ ناٹکو میں اس کے تماشے کھیلنے کی نوبت آئی۔ کیونکہ ایران میں اس وقت تک کوئی تھیٹر تھا ہی نہیں۔ یورپین مستشرقین نے البتہ ان تمثیلات کا بڑے تپاک سے خیر مقدم کیا۔ چنانچہ یورپ کی مختلف زبانوں میں ان کے تراجم اور فرہنگیں شائع ہوئیں۔

ایلیگزینڈر راجرس نے وکلائے مراغہ۔ غرس قولہ و ربان۔ اور حکیم نباتات کو ایک ساتھ مع ترجمہ لفظی بزبان انگریزی و فرہنگ و مقدمہ مختصر شائع کیا۔ اور اس کا نام اے راجرس پرشین پلیز رکھا۔ یہ ترجمہ اغلاط سے پر ہے۔ اور پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایم اے فارسی میں داخل ہے۔ اور سرگزشت

یہ دونوں ترجیحے شائع نہ ہونے پائے تھے۔ کہ شاہزادہ کا انتقال ہو گیا۔
 مرزا جعفر زکری جانی تہی۔ بیکاری میں اسے بہت دشواریاں پیش آئیں
 کچھ بھی کمزوری نہ تھی۔ مگر مستقل ذریعہ معاش کوئی نہ تھا۔ تاہم اس نے
 بہت نہ باری۔ اور ترجمہ کا کام برابر جاری رکھا۔ چنانچہ حرس قردور بسان اور حکام
 یوسف شاہ سراج کے تراجم ۱۲۹۹ھ میں ختم ہوئے۔ اور سرگذشت وزیر خاں لنگان
 مرخیس و کلائے مرافعہ کے تراجم ۱۲۹۱ھ میں شائع ہوئے۔ پھر اسی سن میں چھوٹے
 تیشیں مع قصہ یوسف شاہ سراج اکجائی طہران سے شائع کیا۔ اور مرزا
 فتح علی مصنف اہلی کے پاس اسے تقیس بھیجا جسے انہیں بہت پسند کیا، اور اپنے
 خطوط میں مترجم کے ماسعی کی بہت تعریف کی۔

۱۸۸۶ء میں فرانسیسی کونسل متعینہ تبریزی نے مصنف اور مترجم کے حالات
 پر ایک نوٹ لکھ کے پروفیسر جی بار بڑی مینارڈ کو بھیجا جس کا انگریزی ترجمہ
 جنرل آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی لندن بابت ۱۸۸۶ء میں درج ہے۔
 اس سے مصنف اور مترجم کے تعلقات پر کچھ روشنی پڑتی ہے۔

اقبال زحیر آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی لندن

مرزا جعفر ایرانی حج کے ارادے سے تقیس میں سے گزر رہا تھا۔ کہ وہیں
 مرزا فتح علی سے شناسائی ہو گئی۔ اور دونوں میں اتحاد پیدا ہو گیا۔ مرزا جعفر کی
 ملاقات وہاں کے چند آزاد منش ایرانیوں سے بھی ہوئی۔ جن کی صحبت کے
 اثر سے وہ ارادہ حج سے دست بردار ہو کر تقیس میں مقیم ہو گیا۔ اور ملاقات
 رہیں کی ملازمت بھی کر لی۔ اس مدت میں اپنے دوست مرزا فتح علی کی تمنیلات

اہل علم و کمال بھی تھے۔ بہت سے اہل قلم ان کے ذاتی ملازم تھے۔ چنانچہ مرزا جعفر قراچہ داغی بھی انکے نوکر تھے۔ مرزا جعفر کا تخلص تحقیق بتایا جاتا ہے۔ جس کے معنی یہ ہوئے کہ وہ شاعر بھی تھے۔

کوئی تذکرہ یا تاریخ ایسی نہ ملی، جن میں اس باکمال کے حالات زندگی درج ہوں۔ اُس اس کے خود بیان کردہ واقعات سے جو مسٹر سڈے چرٹل نے جنرل آف وی رائل ایشیاٹک سوسائٹی ملبورن ۱۸۸۶ء میں شائع کئے ہیں، اُن سے معلوم ہوتا ہے، کہ مرزا کی پیدائش ۱۸۳۲ء میں قراچہ داغ میں ہوئی۔ کپتان فتح علی مرزا سے اس کا دور کا رشتہ بھی تھا۔ اس کی زوجہ کا بھی انتقال ہو چکا تھا۔ اور مرحومہ کی یادگار صرف ایک اکلوتی بیٹی تھی جسے وہ بہت چاہتا تھا۔

وہ ایران کی مروجہ تعلیم کو پسند کرتا تھا۔ اور نصاب تعلیم جو اس ملک میں جاری تھا۔ وہ ایسا نہ تھا۔ کہ طلبہ میں صحیح تالیف پیدا کر سکے۔ اس لئے اسکو یہ نگرہ و انگیر رہتی تھی۔ کہ کس طرح اس نصاب کی اصلاح کی جائے۔ آٹاٹا ایک دن اسی فکر میں اسے اپنے مربی شاہزادہ جلال مرزا کے کتب خانہ میں مرزا فتح علی کی تمثیلات کی وہ جلد جو اس نے شاہزادہ کو ہدیہ بھیجی تھی، ہاتھ لگی اُسے اس کتاب کو بڑے شوق سے پڑھا۔ اور اس قدر محظوظ ہوا، کہ اسی وقت سے ارادہ کر لیا، کہ جس طرح بھی ہو، اسکے ترجمہ فارسی کی تمنا کو پورا کرنا چاہئے۔ چنانچہ سب سے پہلے ملا ابراہیم خلیل کیمیا کو ترجمہ ۱۲۸۸ھ مطابق ۱۸۷۱ء میں اس کے شاہزادہ کے سامنے پیش کیا۔ شاہزادہ اس کی خوبیاں دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور ترجمہ کی حوصلہ افزائی کر کے باقی حصوں کے جلد تراجم کرنے کی تاکید کی، چنانچہ ۱۲۸۹ھ مطابق ۱۸۷۲ء میں موسیٰ ثروروان کا ترجمہ مکمل کیا۔

اور ترکی کا مجموعہ ہے۔ ایک تاریخی حکایت اور سچے تمثیلیں اس نامک میں کھیلے جانے کیلئے تصنیف کیں۔ جنکے نام بقید سنوات حسب ذیل ہیں۔ ان میں سے اکثر کی بنیاد فرانسیسی ڈراما نگار مولیر کی کامڈیوں پر ہے۔

- (۱) حکایت ملا ابراہیم خلیل کیا کر ۱۲۶۷ھ مطابق ۱۸۵۰ء
 (۲) موسیٰ و زردان (حکیم نباتات) ۱۲۶۷ھ ۱۸۵۰ء
 (۳) خرس و ولدور باساں یعنی خرس و دنگن ۱۲۶۸ھ ۱۸۵۱ء
 (۴) سرگذشت وزیر خاں لنگران (سراب) ۱۲۶۸ھ ۱۸۵۱ء
 (۵) مرو خیس ۱۲۶۹ھ ۱۸۵۲ء
 (۶) وکلا مرافعہ ۱۲۷۲ھ ۱۸۵۵ء

(۷) قلعہ یوسف شاہ سراج

پھر ان سب کو ۱۲۷۶ھ مطابق ۱۸۵۹ء میں ایک ساتھ ساتوں کتابیں تقطیس میں بنام تمثیلات قاپودان مزار فتح علی آخون زاوہ چھپوا کر شائع کیا اور اپنے افسر جرنیل بریا نکسی کے نام پر مضمون کیا، انکے تراجم فارسی جو مرزا جعفر قراچہ داعی نے کئے ہیں۔ ان میں سے مرو خیس اور وکلا مرافعہ کی شرح مع مقدمہ سیط برور اما و فرہنگ، اور فرہنگ وزیر خاں لنگران و حکیم نباتات میں نے لکھی ہے۔ جن کو شیخ مبارک علی بک سیلر اندرون لوماری دروازہ لاہور نے چھپایا ہے۔ گوباتی چار تمثیلوں کی بھی میں نے فرہنگ لکھی ہے۔ مگر وہ چھپی نہیں۔

مرزا جعفر قراچہ داعی مترجم تمثیلات کوراز ترکی فارسی

شاہزادہ جلال الدین مرزا جیسے خود صاحب علم تھے۔ ویسے ہی قدردان

ایکٹوں کے ذریعہ سے نقل ہونا شروع ہوئے۔ اس تماشہ خانہ کا ذکر شہنشاہ ناصر الدین قاجار مرحوم اپنے سفر نامے میں اس طرح فرماتے ہیں۔
 ”ایک مختصر عمارت چونا کاری کی ہے۔ ایک جہاز بنگلہ کا گیس سے روشن کیا جاتا ہے، تھیمٹر کا اہل عہدہ داران روس سے بھرا ہوا تھا۔ تقریباً دو سو نشستیں ہیں۔ بینڈ خوب بجاتے تھے۔ پردہ اٹھا، چند ایک دکھائے زبان روسی میں باتیں کرتے اور گاتے تھے۔ گانا اور ناچنا خوب تھا۔ قفقہ بہت بافرہ اور مضحک تھا۔ روسی مرد اور عورتیں حسین تھیں۔ ایک فرانسیسی زنا مصہ بھی تھی۔ نہایت حسین خوب اچھی تھی دو سال ہوئے کہ یہاں آئی ہے۔“

اصل مصروف نگار ہر واقعہ اور سکی وجہ تصنیف

اس ناول کے کھیلوں کا اثر مرزا فتح علی آخوندزادہ کے دل پر بہت ہوا۔ یہ شخص تاجری نسل کا تھا۔ اس کے آبا و اجداد کا وطن قراچہ واقع تھا۔ اس کا باپ درہند میں پیشہ تھی کیا کرتا تھا۔ اسی وجہ سے اسے آخوندزادہ کہتے تھے، روسی رعایا ہونے کی وجہ سے وہ روسی فوج میں داخل ہوا۔ اور ذاتی قابلیت اور حسن کارگزاری کی وجہ سے قاپو وان (کپتان) کے متاز عہدہ تک ترقی کی تھیں۔ وہ پولیس میں منتظم ہو گیا۔

اس نے علوم متداولہ میں اچھی تعلیم پائی تھی۔ اور یورپین رسوم و تہذیب کا بچہ دلدادہ تھا۔ اپنی قوم کے کچھ نقصان سے بھی واقف تھا۔ اس نے پولیس کے اس ناول کی کامیابی اور اس کے فوائد سے متاثر ہو کر آذری ترکی میں جو فارسی

شہین کی۔ درخت کیلئے پتہ لگا جاتا ہے۔ اور اس راستہ کے بعد زائرین کی
 نسبت اختلاف ہوتا ہے۔ معرکہ کربلا کا سین جب دکھایا جاتا ہے۔ تو پہلے
 توپ "غیر جوتابہ" سب سے پہلے ستاونچی ایک جماعت منگیں لئے "بیاد
 تشنہ لب کربلا" کے نعرے لگاتے ہوئے داخل ہوتی ہے۔ یہ گویا حضرت عباس
 علمدار کے پانی لانے کے لئے فرات پر جانے کی شجیہ ہے۔ اسی سے ماتم
 شروع ہوتا ہے۔ اس کے بعد تعزیر کے دوسرے ارکان داخل ہوتے ہیں
 جن میں جناب رسالت، اور دوسرے انبیاء، فرشتے، پنجتن پاک، اور دیگر اہل بیت
 صریزید، ابن سعد، شمر وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ جو لوگ ان مقدس ہستیوں
 اور خاندانِ عترت و اہل بیت کی خواتین کی شجیہیں بنتے ہیں۔ انکے چہروں پر نقاب
 پڑی ہوتی ہے تاکہ ادب و محظوظ رہے۔ اور تسادی نہ پائی جائے۔ جو لوگ شمر و
 یزید و شمر و سعد کی شجیہ بنتے ہیں۔ ان کی صرف زبانی لعنت ہی سے گت
 نہیں بنائی جاتی، بلکہ بعض اوقات ان پر پتھر برسائے سے بھی ذریعہ نہیں کیا
 جاتا، اس جماعت کو تعزیر گردان کہتے ہیں۔ تعزیر کا وہ مصداق نہ سمجھنا چاہئے
 جو ہندوستان میں مذہباً ایک ایک کرمی، یا سولے چاندی سے بناتے ہیں۔ اس
 قسم کا تعزیر تو ہندوستان میں سوسریب و عجم میں نہیں پایا جاتا۔ تمثیل انفرادی
 مجلسی میں سے ہر ایک، دو دو تھیں ہیں۔ (۱) تمثیل ہجرت (کامیڈی) (۲)
 تمثیل غم (ٹریجڈی)۔

یہی دونوں مشن صورت۔ یزید میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن جب فقار (کاکیشیا)
 اور اسکے ملحقہ سفارت رشتہ میں شامل ہو گئے۔ تو شہر تھیں میں اسکے
 عائ، ایم ورنسوف۔ نے اس کے مطابق ۱۸۵۰ء کے بعد دیگر اصلاحات اہل شہر
 کی تفریح کیلئے ایک سیرجی، جو جم کیا۔ جس میں یورپین زبانوں کے ڈرامے

حلم و عقل و عشق و سرور و غم و سلطنت و گدائی - امارت و چاکری
فرمانروائی و فرمانبرداری میں تبدیل حرکات و تغیر آواز و غیر ایک
شخص واحد میں پائے جاتے ہیں۔

بعض قصہ خوان اس فن کو خاص طور پر سیکھتے ہیں۔ اور انکا یہی پیشہ ہوتا ہے
جس طرح ہندوستان میں داستان گو تعلیم حاصل کر کے داستان طلم ہوشربا
یا داستان امیر حمزہ کہتے ہیں۔

بعضے شاہنامہ کی داستانیں یا کوراؤ علی کا قصہ بیان کرتے ہیں۔ جو
ایک ڈاکو تھا۔ جیسے ہندوستان میں سحر سے شاہی فقیر واقعات غدر یا واقعہ امیر علی
کو ہاتھ میں پہنے ہوئے لوہے کے کڑوں کو ڈنڈوں سے بجا بجا کے نظم میں بیان
کرتے ہیں۔ روضہ خوان کو جسے ہندوستان میں حدیث خوان، واقعہ خوان یا
نثار کہتے ہیں۔ اسی تمثیل انفرادی کا ایک نمونہ ہی مقلد کہا جاسکتا ہے۔ جو
واقعات حضرت امام حسین علیہ السلام کو موثر طریقہ سے بیان کر کے سامعین کو
مصرف نوحہ و بکا رکھتا ہے۔

تمثیل مجلسی میں پوری سنگت (کمپنی) کام کرتی ہے۔ اس تماشے کو
فارس (عصر ۷) کہنا مناسب ہوگا۔ ان ایکڑوں (مثلاً - مقلد - نقال) کو
تماشاچی - عاشق اور لوطی کہتے ہیں۔ اس جماعت میں نقال بھی ہوتے ہیں۔ جو
گاؤں گاؤں اور شہر شہر پھرتے رہتے ہیں۔ اور باجوں کیساتھ گاتے
بجاتے ہیں۔ بداری اور بازیگر بھی جزو تماشا ہوتے ہیں۔ جو اثنائے نقل میں اپنے
جانوروں اور کرتب سے لوگوں کو خوش کرتے ہیں۔

عشرہ محرم میں چالیس گز مربع ایک چبوترہ میدان میں بناتے ہیں جسے
فسکو کہتے ہیں۔ یہ چبوترہ قد آدم بلند ہوتا ہے۔ اسکے گرد دس فٹ چوڑا راستہ

”ایران کے بازاروں میں اور اکثر قبوہ خانوں میں ایک شخص نظر آئیگا۔ جو کھڑا داستان کہہ رہا ہے۔ اور لوگوں کا انہوہ اپنے ذوق و شوق میں مست اسے گھیرے ہوئے ہے۔ ہر مطلب کو نہایت فصاحت کیساتھ نظم و نثر سے مرتع کرتا ہے۔ اور مصورت ماجر کو اس تاثیر سے ادا کرتا ہے۔ کہ سماں باندھ دیتا ہے۔ کبھی ہتھیار بھی لگائے ہوتا ہے۔ جنگ کے معرکہ یا غفہ کے موقع پر شیر کی طرح پھر جاتا ہے۔ نرشی کے عمل پر اس طرح گاتا ہے۔ کہ سامعین وجد کرنے لگتے ہیں الغرض غیظ و غضب، عیش و طرب، غم و الم ہی کی تصویر اپنے بیان سے نہیں کینچنتا ہے۔ بلکہ خود اس کی تصویر بن جاتا ہے۔ اسے حقیقت بڑا صاحب کمال سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ اکیلا ہو کر ان مختلف کاموں کو پورا پورا ادا کرتا ہے۔ جسکو کہ تھیمز میں ایک سنگت کرتی ہے۔ ایسے نثریوں کو قصہ خوان کہتے ہیں۔“

سرجان نامک اپنی کتاب تاریخ ایران میں ان قصہ خوانوں کی نسبت اس طرح رقمطراز ہیں۔

”اوضاع سلطنت کے سامانوں میں سے ایک قصہ خوان بھی ہے جسکو اقبال شاہ کہتے ہیں۔ اس منصب والے کو تاریخ سے باخبر۔ اخبار و اشعار و نوادر و نکات سے واقف اور دقیقہ یاب و حکمت منجھ ہونا لازم ہے۔ ایرانیوں کے پاس اسباب تماشا بہت ہیں۔ لیکن تقلید کا رواج جس طرح یورپ میں ہے۔ انکے یہاں نہیں۔ مگر ان کے قصہ خوان تنہا وقت تقریر حکایت مجلس (ایکٹ) ایک پوری سنگت ہوتے ہیں۔ حسب اقتضائے حالت اشخاص مختلفہ مثلاً حالت غضب

جلال و تمدن و تہذیب سے متاثر ہوئے، تو جو شعرا عرب کے اشعار راگ اور راگینوں میں گائے گئے۔ ان پر ایک مستقل کتاب اغانی لکھی گئی۔ ابو نصر فارابی فن موسیقی کے بڑے ماہر تھے۔ اور اس فن میں انکی تصانیف موجود ہیں۔ صفی الدین عبدالمومن ارموی نے رسالہ شرف الدین مارون کے نام پر لکھا۔ اور فن موسیقی میں کمال رکھتے تھے۔ باوجودیکہ اسلام میں غنا حرام ہے اسی طرح جب انگریز مصر میں داخل ہوئے۔ اور یورپین تمدن و ماں ایسی، تو باوجودیکہ اہل مصر بھی عرب اور مسلمان ہیں، پھر بھی باوجود منافعت لہو و لعب بہت سے انگریزی اور فرانسیسی ڈراموں کے تراجم مصریوں نے عربی میں کئے چنانچہ مصر کے مشہور ڈراماٹسٹ شیخ نجیب ادا مصری کا ڈراما الجبلہ بالیہ مشہور جو مولیر کے ایک سڈرٹے کا ترجمہ ہے بہت مشہور ہے۔ مولیر کے اسی ڈرامے کا ترجمہ طیب اجباری کے نام سے ایران میں بھی ہوا۔ یہ تماشا ہندوستان کے پاریس ناٹکوں میں بھی کھیلا جاتا تھا۔ عربوں میں تمثیل کا وجود اب بھی نہیں اسلئے کہہ سکتے ہیں۔ کہ عربوں میں فن ڈراما کا نہ ہونا ارتقاء تمدن کے کمی کی دلیل ہے۔ قبول اسلام سے پہلے کا علم ادب فارسی مفقود ہے۔ مگر قبول اسلام کے بعد چونکہ یہ قوم بہ نسبت عرب کے ہمیشہ سے متحمل تھی اسلئے گورالت ابتدائی میں ہوتی۔ مگر پھر بھی اس کا وجود ایران میں پایا جاتا ہے۔ جو دو قسموں پر منقسم ہو سکتا ہے۔ (۱) تمثیل انفرادی (۲) تمثیل مجلسی۔

تمثیل انفرادی میں ایک ہی شخص کسی واقعہ یا قصہ کو نظم یا نثر میں بطور نقل اس طرح بیان کرتا ہے۔ کہ اس کی تصویر سامعین کے سامنے کھینچ دیتا ہے جس کا نقشہ شمس العمار مولوی محمد حسین آزاد مرحوم نے اپنی کتاب سخنمدان پارس میں اس طرح کھینچا ہے۔

وکلایے مرافعہ

عاجی بابا اور سیاحت نامہ توادول ہیں، مگر یہ کتاب ڈراما ہے۔ مکالمہ (ڈائیلاگ) مضحکہ بھارت سہل کے ضمن میں ڈرامے سے تعلیم تہذیب انفاق و اصلاح رسوم و عادات مقصود ہوتی ہے۔ حکمائے عصر کا خیال ہے۔ کہ یدوب و قباغ کے دور کرنے میں تسخر اور تضحیک سے جو کام نکلتا ہے۔ اتنا کام پند و بند نہیں دیتے۔

اس کتاب کی عبارت ٹھیٹھ (کلوکیل) فارسی ہے۔ اور وکلاء کی مجلسا زریو کو دکھایا گیا ہے۔ کہ جھوٹ کو سچ بنانے کے لئے کن کن چالاکیوں اور مکاریوں سے کام لیتے ہیں۔ تاکہ مقدمہ کو کامیاب بنائیں۔ اسی وجہ سے اس کا نام وکلایے مرافعہ رکھا ہے۔ ورنہ ہیر و اس ڈرامے کا عزیز گیک اور ہیر و ارن سکینہ خانم عاجی غفور کی بہن ہے۔

زبان حال فارسی میں بہت سے مصادر۔ نو ایجاد چیزوں کے نام بڑھ گئے ہیں۔ یا انکا نام اپنی زبان میں رکھا ہے۔ یا یورپ کی کسی زبان سے علی الخصوص فرانسیسی سے مفہم کیا ہے۔ اور ان جدید الفاظ کی مقدار دس بارہ ہزار سے کم نہیں۔ جملوں میں نشست الفاظ بھی بہت کچھ نئی ہو گئی ہے۔

ایرانی ڈراما

جب مسلمانوں نے ایران کو فتح کیا، تو اسکندریہ کی طرح ایران کا کتب خانہ بھی جلا دیا۔ اور یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ کیونکہ ابتداء اسلام میں لوں پابند نہ رہے

انہیں دیکھائی ہے۔ اس کی اس کتاب نو فوری کامیابی حاصل ہوئی۔ اور اس کی
 کوئی اصلاح تصنیف بلحاظ زمانہ و ہر روز افزائی اس کتاب پر فوقیت نہ لی جاسکی۔
 اس کتاب سے ایرانی معاشرت کے مختلف پہلوؤں پر نہایت خوبی
 کیساتھ روشنی پڑتی ہے۔ اور یہ اس کے ان طویل اور دانشمندانہ شہادت
 مقامیہ ہیں۔ بہرہ اسے مناسب ترین حالات کے ماتحت میسر آئے جن لوگوں
 نے اس کے بعد معاشرت رسوم و عادات ایرانی پر قلم اٹھایا ہے۔ ان سے بھی اس کی
 تقریر کی خوبی کی تصدیق ہوتی ہے۔

فی زمانہ حاجی بابا ہی موریر کی ایسی تصنیف ہے۔ جس سے لوگ بخوبی
 واقف ہیں۔ لیکن اس کے بعض دوسری تصانیف کو بھی اچھی خاصی کامیابی
 حاصل ہوئی ہے۔ اور کچھ زمانہ تک وہ بحیثیت ناول نویس کے بھی مشہور رہا ہے۔
 دوسرے ناول جن کو قبولیت عامہ حاصل ہوئی حسب ذیل ہیں:-

زیراب یرعخال مطبوعہ ۱۳۲۲ء عائشہ ووشیرہ فارس مطبوعہ ۱۳۳۲ء
 سرگذشت تمام اسپاٹس مطبوعہ ۱۳۲۲ء ایک نظم موسومہ مرزا مطبوعہ ۱۳۲۲ء
 مسکن ایک ایرانی آفساں مطبوعہ ۱۳۲۲ء مارٹین ٹاؤٹ رنڈیافرا نیسی لندن
 مطبوعہ ۱۳۲۲ء جسے اس نے فرانسیسی زبان میں لکھا۔ اور خود ہی انگریزی
 میں ترجمہ کیا۔ اس کا اختتام ہمارے چھپنے میں تقریباً ستر برس کی عمر میں ہوا
 سرور کے کام نے اپنے ناول و تصانیف میں معاشرت مشرق کی تفسیر اور تصویر
 کھینچنے میں ایسی کمزوری کا اعتراف کیا ہے۔ اور اس خصوصیت میں حاجی بابا کی
 گرفت کو کہہ۔
 زائر مرقمہ انگریزی حاجی بابا

زائر مرقمہ انگریزی کے ساتھ ساتھ زائر مرقمہ اور زائر مرقمہ انگریزی کے ساتھ ساتھ
 زائر مرقمہ انگریزی کے ساتھ ساتھ زائر مرقمہ انگریزی کے ساتھ ساتھ

وہ تبرین ارض روم اور ایشیا ہوتا ہوا سمرنا پہنچا۔ وہاں سے قسطنطنیہ اور اس کے بعد نومبر ۱۸۱۰ء میں ہنریجی جہاز فارڈ ایبل (نیدرلینڈ) پر سوار ہو کے پورٹس ماؤنٹ واقع انگلینڈ کو چلا گیا۔ اس کے سفر کا ابتدائی حصہ ایسے ملک میں واقع ہوا۔ جس کے حالات برائے نام معلوم تھے۔ یہ حالات اُس نے اپنی ایک کچپ اور ہر دامنز کتاب ملبورن ۱۸۱۰ء موسومہ سفرنامہ ایران و آرمینیا و ایشیا کے کوپک میں بیان کئے ہیں۔ اس کتاب کا فرانسیسی اور جرمنی زبانوں میں ترجمہ ہو گیا۔

جس زمانہ میں وہ انگلینڈ میں تھا۔ وہ دربارِ لہران کے سفیر خاص سر گور اوسلے کا سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ اور ان کے ہمراہ امپریٹل جہاز میں ۱۸۱۰ء کو روانہ ہوا۔ جب سر گور اوسلے ان معاملات کی نسبت گفت و شنید کر چکے جو روس اور فرانس کے اتحاد کے متعلق تھے۔ اور ۱۸۱۲ء میں شہنشاہ ایران سے ایک معاہدہ بھی ہو گیا۔ تو وہ ۱۸۱۵ء میں انگلینڈ واپس آ گیا۔ اور موریر کو عارضی طور پر افسر سفارتخانہ لہران بنا کے چھوڑ گیا۔ ۱۸۱۵ء میں میر انجینئر بلا لیا گیا۔ اور اُس نے اسی پہلے راستہ سے یہ سفر کیا۔

اس نے ایک کتاب موسومہ سفرنامہ روم و ایران و آرمینیا و ایشیا کے کوپک قسطنطنیہ میں اپنے تجارتی سفر کو بیان کیا ہے جس کو اس نے ۱۸۱۵ء میں طبع کرایا۔ ۱۸۱۶ء میں اُس کی پیش ہو گئی۔ لیکن ۱۸۲۳ء تک وہ کسی کو اسے پیش نہ کر رہا۔ جہاں اس نے اس عہد نامہ پر دستخط کئے جو ۱۸۲۶ء میں اس ریاست سے کیا گیا۔

اس کی بقیہ زندگی خصوصیت کیساتھ ادبی خدمت سے متعلق ہے۔ اور اس کی تصانیف میں سے سرگزشت حاجی بابا اصفہانی کو سب سے زیادہ

مقبول نہ ہوئی۔ رسم جو ملی ادا ہونے سے کچھ دن پہلے ناظمینِ شہادہ کو ایک بابی نے مزار شاہنزاہہ عبدالعظیم میں گولی کے فیر سے شہید کر دیا۔ یہ شہادت انکے حق میں اور بھی مضرت ثابت ہوئی۔ پھر ان سے حکم آیا، کہ ان کو پھر ان بھیج دیا جائے یہ بیچارے پھر ان بھی نہیں پہنچنے پائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ پھر ان سے نار و مہول ہوتے پر یہ دونوں خفیہ طور سے تبریز کے گورنر کے سامنے فوج کر دیئے گئے۔ وقتِ فوج گورنر کے بھی آنسو نکل پڑے۔ یہ قتل ایک مہینے میں ۴ صفر ۱۳۱۲ھ مطابق ۵ ارجولائی ۱۸۹۶ء واقع ہوا۔ اور لاشیں کسی کنوئیں میں ڈال دی گئیں۔ وقتِ قتل شیخ احمد کی عمر صرف اکتالیس سال کی تھی۔
(از دیباچہ فلٹ ایڈیشن مطبوعہ کلمتہ)

جیمس موریر مصنف انگریزی حاجی بابا

قبیلہ موریر میں کونیٹ خاندان سے تھا۔ جو نانٹس قانون کی منسوخی پر فرانس کو ترک کر کے نانٹریو کے متصل سوئٹزر لینڈ میں جا بسا۔ اس خاندان کی ایک شاخ لیوانٹ کے وسیلہ سے تجارت کرتی تھی۔ اس کے افراد میں سے ایک اسحاق موریر تھا۔ جو ۱۸۵۷ء میں سمرا میں پیدا ہوا۔ اور ۱۸۷۱ء میں بمبئی میں ملاعون قسطنطنیہ میں مرا۔ اسے برطانوی رعایا ہونے کے حقوق حاصل ہو گئے تھے۔ اسلئے لیوانٹ کمپنی کا دو سال تو فصل جنرل رہنے کے بعد قسطنطنیہ ہی میں برٹش سفیر مقرر ہو گیا۔ ۱۸۷۵ء میں اُس نے ہالینڈ کے تو فصل جنرل متعینہ سمرا کی لڑکی کلیراوان لینیپ سے شادی کی۔ کونسل مذکور کی تین بیٹیاں تھیں، اور تینوں حسین جنگی تصویریں خارجِ رسم کی بنائی ہوئیں ہمارے پاس

مٹا دی گئے۔ اس کے بعد بہتر مرزا مصیب شاعر اعظمیٰ نے چند تصانیف لکھ کر
 کے تراجم فارسی میں کئے۔ پھر ان کے حاجی بابا اور ژیل بلاس مصنفہ توساج
 فرانسسیسی ہیں۔ جن کو شہرت اور مقبولیت عامہ کا مرتبہ ملا۔ علاوہ ان کے
 چند کتب تکمیل کے بھی مصنف ہیں۔ ان کے رفیق آغاخان استنبول میں اخبار ختم
 کے ایڈیٹر ہوئے۔ یہ اخبار ایران و ہندوستان میں آیا کرتا تھا۔ مگر ناصر الدین شاہ
 نے اس کی منہ زور تحریروں سے اس کا داخلہ و اشاعت ایران میں بند کر دیا
 مرزا یحییٰ شیرازی بانی (جنگ بانی لقب صبح ازل تھا) کی بہن اور بیٹی سے
 ان دونوں کی شادی ہوئی۔ جب یہ دونوں قسطنطنیہ میں تھے، تو حکومت ایران
 نے ان دونوں کو مجرم سازش گرفتار کر لیا۔ جب سلطان ترکی کے سامنے انکا
 مقدمہ پیش ہوا۔ تو سلطان نے ان کو بری کر دیا۔ اور براداشت صغیریت کے صلہ
 میں پانسو تومان انکو انعام دیئے۔

اس کے بعد یہ دونوں سید جمال الدین کے پیرو ہو گئے۔ جو بانی فرقہ
 کے لیڈر تھے۔ ان دونوں نے بہت سے خطوط مجتہدین ایران کو لکھے۔ کہ
 سنیت اور شیعیت کے فرقہ کو نظر انداز کر کے ترکی سلطنت سے اتحاد پیدا
 کیا جائے۔ تاکہ انبار کے مظالم کو اپنے ملک سے دور کیا جاسکے۔ یہ تحریروں
 ایرانی عہدہ داروں نے پکڑیں۔ اور بغاوت کا الزام لگا کر سلطان ترکی سے
 ان کو گرفتار کر کے ایران بھیجے کا مطالبہ کیا۔ جب یہ ایران لیجائے جا رہے
 تھے، سلطان ترکی نے تار دیا، کہ ان کو تراز برآمد میں روک لیا جائے۔ اسی
 اثناء میں نیرف پاشا سفیر ترکی دربار طہران میں ناصر الدین شاہ ایران کی پنجاہ
 سالہ جوہلی کی مبارکباد و سلطنت ترکی کی طرف سے لیکر جانیا لے گئے۔ تو ان کو
 اس کا موقع ملا، کہ شاہ ایران سے ان کی رہائی کی تمنا کریں۔ مگر ان کی یہ عرض

تفہین اشعار نے عربی عبارت میں اور اضافہ کر دیا ہے۔ الفاظ و محاورات جدید فارسی کی یہ ابھی خاصی فرہنگ ہے۔ چونکہ ہر قسم کے مباحث اس کتاب میں آگئے ہیں۔ اگر کوئی اس کے الفاظ و محاورات و محل استعمال کو ذہن میں رکھے، تو جدید فارسی کے لکھنے اور پڑھنے پر اس کے متبتع کو لچکی قدرت حاصل ہو سکتی ہے۔ طلبہ کو ترجمہ فارسی کے لئے اس کتاب کو اپنا استاد اور سر مشق بنانا چاہئے۔

مختصر حالات زندگی مترجم فارسی حاجی بابا

حاجی بابا فلٹ ایڈیشن کے مترجم شیخ احمد کرمانی بن احمد بن ملا جعفر پیش نماز ہیں۔ انہیں نے جیس موریر کے انگریزی حاجی بابا سے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ میں، مترجم صرف اصل فقہ (فیکٹ) انگریزی سے لیکر اپنی شوخ اور ظریفانہ عبارت میں ترجمہ کرتے ہیں۔ تفہین اشعار و اقوال و رنگینی عبارت و برجستگی محاورات و الفاظ سے بہت کچھ اس ترجمہ میں اضافہ کر دیا ہے شیخ کا تخلص روحی ہے ۱۲۵۵ھ میں غدر ہندوستان سے دو سال پیشتر کرمان میں پیدا ہوئے۔

مترجم کے حالات زندگی بہت سادہ اور غم انگیز ہیں۔ عربی پڑھنے کے بعد شیخ احمد کرمان سے اصفہان آئے۔ یہاں مرزا آغا خاں کرمانی سے ملاقات ہوئی۔ شاید انہیں کی صحبت میں بابی مذہب اختیار کیا۔ یہ دونوں مل کے ۱۳۱۵ھ میں قسطنطنیہ میں گئے۔ تاکہ یورپ میں زبانیں سیکھیں قسطنطنیہ پہنچ کر مشرقی زبانوں کی تعلیم دیکر اپنی معاش حاصل کرتے تھے اور خود فرانسیسی و انگریزی و ترکی

صرف ایک شخص اور میر کی قدرت ہے۔ فریدیوں و جمشید و شاہ عباس صفوی
 کے حالات میں کا ذکر کرتا ہے۔ موریر نے ایران کی ایک طرحی تصویر کھینچی ہے
 پھر اس کتاب کا ایک اور فی شخص قوم کا نام لیا ہے۔ سلطنت کے
 پیدائش کے بن کو دیکھ کر ابتداء سے منصب وزارت کا متمنی ہے۔ اور آخر کار اسکو
 اپنے خیال میں کامیاب بھی دکھایا ہے۔ باوجودیکہ کسی قسم کی قابلیت نہیں
 رکھتا ہے۔ ادا علی اور جرج کا وغا باز، مگر جھلسار اور ابن الوقت بھی ہے۔ ایسے
 شخص کے ہیرو بنانے سے بھی مصنف کی غرض تضحیک و تمسخر و توہین قوم ایران
 ہے۔ سلطنت ایران کی تاریخ میں حاجی بابا نام کا کوئی مہمیز یا وزیر نہیں پایا جاتا
 یہ امر عجیب و غریب اس کے افسانہ ہونے کی ہے۔ برغلاف زین العابدین مصنف سیاحت کا
 کے کہ اس نے پھر کتاب کے ہیرو جامع صفات حسنہ شخص کو قرار دیا ہے۔

تصویر کا پلاٹ، یہ سادہ کچھ ہے۔ کہ کتاب کو ماتمہ میں لینے کے بعد بغیر ختم
 کے اسے چھوڑنے کوئی نہیں چاہتا۔ اشخاص متعلق قصہ کا قیافہ و علیہ قوم کے
 بڑھاپہ و عادات و رسوم و غرض معاشرت علی الخصوص مترجم فارسی ایسے مضحک اور
 قریب کہ انداز سے بیان کرتا ہے۔ کہ بے اختیار ہنسی آ جاتی ہے۔ زلم و بزم جن و
 شمع و غیرہ کے ذرات ان میں واقعہ کی ایسی تصویر کھینچا ہے۔ گویا وہ منظر پیش نظر
 ہو جاتا ہے۔ کسی واقعہ کی جزئیات کو بھی نظر انداز نہیں کرتا۔ سب جھوٹ ہو
 یا سب سچ۔ کچھ جھوٹ ہو، اور کچھ سچ بہر طور معاشرت ایران کا نہایت دلچسپ
 پریرہ میں نقشہ کھینچا ہے۔ شوخی و طراقت میں اصل کتاب انگریزی سے یہ
 ترجمہ فارسی کہیں بڑھا ہوا ہے۔

کتاب با محاورہ اور روزمرہ کی بول چال فارسی جدید کے موافق
 عبارت رنگین سے بھی کام لیا گیا ہے۔

ترجمہ فارسی شیخ احمد کرمانی بالکل روزمرہ کی زبان میں ہے۔ اور بہت خوب ہے۔ دو جگہ بہاریہ عبارت چہا نکشائے نادری سے لی گئی ہے۔ جو دھپسی اس فارسی ترجمہ میں ہے۔ وہ انگریزی حاجی بابا میں نہیں۔ حال میں حاجی بابا ان لندن بھی یورپ سے چھپ کے ہندوستان میں آ گیا ہے۔ یہ حاجی بابا کی دوسری جلد ہے۔ جب کا وعدہ جلد اول کے آخر میں کیا گیا ہے۔

موضوع اس کتاب کا بھی یہی ہے۔ کہ سلطنت ایران کی بدانتظامی۔ حکام ایران کا ظلم و جور و رشوت ستانی۔ خود غرضی۔ اپنے ذاتی نفع کے لئے سلطنت کی زبان رسانی، مکتادی، بے ایمانی، قوم کی جہالت، علوم و فنون جدیدہ سے ناواقفیت۔ باوجود نادانی تفاخر، بیوفائی، غفلت شعاری، استبداد، عداوت رسوم مذمومہ کا اظہار کر کے یورپین قوموں کو ابھارا جائے تاکہ ان کی غفلت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ہو سکے، توجہ رفتہ رفتہ ایران میں قدم جما کے کل یا سبزہ ایران پر قابض ہو جائیں۔ ساتھ ہی تضحیک و تہجین قوم ایران بھی مقصود ہے۔ بر خلاف مؤلف سیاحت نامہ کہ وہ ہمدردی اور واسوری سے اظہار عیوب کرتا ہے۔ اور اصلاح کا متمنی ہے۔

موریز بجز اظہار عیوب ایک خوبی بھی کسی ایک شخص میں بھی نہیں بتاتا جب مریم ارمنی عیسائی عورت کا ذکر آتا ہے۔ تو اس کا یہ کچھیر نہایت غفلت کی عصمت شعاری کا دکھاتا ہے۔ حتیٰ کہ چنگ ناموس کے موقع پر جان ویدیشہ پر لے آوہ بلکہ مرکب دکھاتا ہے۔ بر خلاف مہنف سیاحت نامہ اگر اس کا وجود طرز حکومت میں کوئی خوبی نہیں دکھائی دیتی ہے۔ تو وہ متقدمین کا پورا قریب اور ایران کو تمدن و تہذیب کا مرکز قرار دیتا ہے۔ یہ بھی کہتا ہے۔ کہ دوسری قوموں نے ملک دارستان سے کچھ۔ قوم میں استبداد و تالیفات موجود ہے۔

(۴) دارالفنون ناصری طہران -

ایم۔ ایسے کے نصاب میں علاوہ سیاحت نامہ زبان حال فارسی کی کتاب حاجی بابا اصفہانی اور نصاب غشی فاضل میں انکے ساتھ وکلاء کے مراجعہ بھی شامل ہے۔ اور امتحان میں موازنہ اور تقابل کے سوالات بھی آجاتے ہیں۔ اس لئے ان دونوں کتابوں کا ذکر بھی افادہ طلبہ سے خالی نہ ہوگا۔

سرگزشت حاجی بابا اصفہانی

حاجی بابا بھی ایک افسانہ (رومان) ہے۔ لیکن فارسی حاجی بابا کے شروع میں ایک خط لگایا ہے۔ جس کو پرسی جیرائن پرسیک میاح انجلیسی نے ڈاکٹر ذمہ آروہین سفیر سوئڈن متعینہ استنبول کے نام لکھا ہے۔ اس میں بیان کیا ہے کہ حاجی بابا استنبول سے پلٹ کے تو قات میں پہنچے، تو سخت بیمار ہو گئے۔ ڈاکٹر پرسی جیرائن ایران سے پلٹ کے تو قات کے چار خانہ میں آکر ٹھہرے۔ حاجی بابا اور ان ڈاکٹر کی ملاقات قسطنطنیہ سے تھی۔ مگر حاجی کو اس کا علم نہ تھا کہ وہی ملاقاتی ڈاکٹر ہیں۔ بلکہ ایران سے آیا ہوا آدمی سمجھ کر انکو اپنے علاج کے لئے بلایا تھا۔ اور ان کے علاج سے صحت ہو جانے پر اپنی رکھی ہوئی سرگزشت شہزادہ ڈاکٹر کو دے دی۔ ڈاکٹر مشرق تھا۔ اور ایشیائی معاشرت کو بطر زورپ کسی ایشیائی آدمی کی تصنیف کردہ کتاب میں دیکھنے کا بہت دلدادہ تھا۔ اس لئے اس ہدیہ کو نعمت غیر مترقبہ سمجھا اور اپنے ساتھ ۱۸۲۲ء میں لندن لے گیا۔ اسی سن میں جمیس جٹیاں موریر نے اس کا ترجمہ انگریزی میں کیا۔ میرے پاس انگریزی کا حاجی بابا بلیسکی اینڈرن لندن ۱۹۰۴ء کا چھپوایا

بیانات کو پڑھیں۔ بے اختیار اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑیں گے۔
 اس کے غائب ہونے کے بعد اس کی موت کی خبریں بھی بیان کی ہیں۔ زیادہ تر فتنہ
 بایں ہی کو پیش کیا ہے۔ بہت سے فتنے ہیں جن کی ابتدا کی نسبت کیا اظہار خیال کہیں
 بیانات سے صحت اچھا نام پڑتا تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ گو اسکی لائفیں
 اسکی تائید کرتی ہیں۔ دوسری مملکتوں کی سیاسی چالوں سے
 بھی خوب واقف معلوم ہوتا ہے۔ چونکہ سارا بیان سیاسیات پر مبنی
 ہے۔ لہذا سیاسی لوگ ایران کے ہی خواہ اس سے زیادہ حظ اٹھا سکتے ہیں
 عام لباغ کیلئے زیادہ دلچسپ نہیں۔ مغرب رکھے ہوئے فرانسیسی الفاظ عبارت
 ہیں اکثر صرف کئے گئے ہیں۔ یا قدیم فارسی و عربی کے الفاظ ہیں۔ زبان حال
 فارسی کا سرمایہ انہیں بہت کم ہے۔ تراکیب کمال البتہ بدید ہیں۔ ترکی کی کل نظیں
 اس لاہوری ایڈیشن سے نکال دی گئیں۔

اس زمانہ کے سیاسیات کو مد نظر رکھتے ہوئے روسی اور انگریزی سیاست کو بھی
 اچھی طرح بیان کیا ہے۔ مملکت اور قوم ایرانی کو آگاہ کیا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ اچھا کجائے
 سیاست نام پر سیاست نام کو اپنا زیادہ موزوں ہوگا۔

مصنف نے ایران کی چیزوں میں سے چار چیزیں برابر اہم بیگ کو
 پسند کرائی ہیں۔

(۱) روضۂ مطہرہ جناب امام موسیٰ رضا علیہ السلام۔

(۲) کاروان سرا اور بعض حکمیں شاہ عباس مغوی ہمعصر شہنشاہ اکبر
 کی ہوائی ہوئیں۔

(۳) وجود محترم ایک بزرگ ایرانی تھا جنکو مقنن اور سیاست دان بتایا گیا ہے
 مگر کسی معلومت سے اسکا نام نہیں لیا۔

رکھ سکتے ہیں۔ اتحادِ قومی۔ وطن پرستی، یہی خواہی ملک بڑے اسباب ترقی ملک و ملت ہیں۔

ہمسرو (پہلوان داستان) اس افسانہ کا ابراہیم بیگ کو جو ایک فطرتاً ہی ہے، قرار دیا گیا ہے۔ جس کو تمدن، تہذیب، تعلیم یافتہ، سیاست دان، ضرورتِ زمانہ سے واقف اور اعلیٰ درجہ کا وطن پرست جس کا جذبہ وطن پرستی حد جنون تک پہنچ گیا ہے۔ بتایا گیا ہے۔ ساتھ ہی۔ متحل۔ برو بار۔ جفاکش اور دیندار بھی ہے۔

عبارت و مضمون عبارتِ سادہ، مینن اور سنجیدہ ہے چونکہ افسانہ کو سید کا بیان کرنا مقصود ہے۔ اسلئے اگر کوئی اس طرح کے واقعہ کے بیان کی شکلی ضرورت آپڑتی ہے۔ تو عبارت آجکل کی تہذیب سے گر گئی ہے۔ مثلاً بیانِ واقعہ شاپ شوپ و شلف لف جو بل المین ایڈیشن میں موجود ہے اور مبارک علی والے ایڈیشن سے حذف کر دیا گیا۔ کیونکہ آجکل کی تہذیب کے خلاف تھا۔ معنائ و بدائع سے کام نہیں لیا گیا۔ تفسیر اشعار و اقوال۔ و اقتباس آیات ترجمہ پنج البلاغہ سے کتاب کو دیکھ پ اور بات کو مستدل بنا۔ نہ ہوش کی گئی ہے۔

جلد اول میں ابراہیم کے سفرِ ایران و اسلامبول کا ذکر ہے۔ خطِ ایران کی رشوت ستانی، قوم فروش، جباری، ظلم، ترقی، فرعونیت، خود غرضی، عیش پرستی اور قوم کی حرکاتِ ناشائستہ کا بیان ہے۔ اور سلطنت کی بد انتظامی کو خوب دل کھول کر ظاہر کیا گیا ہے۔

جلد دوم میں ماجیہ خانم کے مادرانہ جذبات اور محبوبہ خانم کے عشقہ جذبات کو نہایت مؤثر طریقے سے انا کیا گیا ہے۔ جس کے پہلو میں دردِ بھرا دل ہے۔

موضوع اس قعہ کا یہ ہے۔ کہ سلطنت ایران کی بد انتظامی دکھا کر اسکو اصلاح کی طرف متوجہ کیا جائے۔ اور قوم کو خواب غفلت سے بیدار کرے۔ تاکہ متنبہ ہو کر قوم حقوق طلبی میں ساعی ہو۔ اگر نتیجہ موافق مقصود برآمد ہو۔ تو بعد اصلاح ایران بھی ایک تمدن ملک ہو کر آزادانہ راحت کی زندگی بسر کرے۔ اور اس بات کی ملک و قوم ہتیا ہو جائیں۔ اور ایرانیوں کا بھی بیدار قوموں میں شمار ہونے لگے۔ بطور نمونہ زیادہ تر جاپان کو پیش کیا گیا ہے۔

افراد کی طرح اقوام کہ بھی عروج و زوال۔ صعود و ہبوط سے چارہ نہیں ایک زمانہ وہ تھا کہ ایران تمدن و تہذیب کا مرکز تھا۔ یونان، مصر و عرب پر انکی حکومت تھی۔ دوسروں نے ان سے علم مملکت داری اخذ کیا۔ یا اب وہ زمانہ آگیا، کہ اسکے خواب غفلت سے دوسری بیدار قومیں اسکی طرف چشم طبع لگانے لگیں۔ جب کسی قوم کا شعار خود غرضی، نفع شخصی، آرام طلبی ہو جاتا ہے۔ تو پھر وہ قوم پستی میں پڑ جاتی ہے۔ اور غیر اقوام کے لوگ اسکی غفلت سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔

آج کل کے جدید تعلیمی سیاست دان افراد میں سے اکثر کا خیال ہے کہ مذہب ترقی و نیوی کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ مطلقاً اس مسئلہ کو صحیح نہیں کہا جاسکتا چنانچہ ابتدائے اسلام میں باوجود پابند مذہب ہونے کے مسلمانوں نے اور حال میں جاپانیوں نے دنیاوی ترقی کیسے کی۔ جس ملک میں ایک مذہب کے لوگ ہوں وہاں مذہب ہرگز مانع ترقی نہیں ہو سکتا۔ البتہ جس ملک میں مختلف مذاہب کے لوگ بستے ہوں، تو تصادم مقدمات رب کو متحد نہیں ہونے دیتا۔ اور بغیر اتحاد ترقی محال ہے۔ پھر بھی کارکنان سلطنت اگر بیدار مغز ہوں، اور اصول مملکت داری سے واقف تو اپنی قوت تدبیر سے وحدت قہری کی سلک میں اقوام مختلفہ کو منسلک

ایک خدمتگار صادق - کاروان - وفادار - ملین - بھی خواہ آقا ہے۔ اس کے علاوہ
چند مرد اور عورت خدمتگار تنخواہ دار ہیں۔ کچھ ان میں سے وقتاً فوقتاً ضرورتاً
بھی جاتے ہیں۔ اور ان کو ان کی پاک فطرت کے موافق انعام بھی دیا کرتا ہے
اہل خانہ میں شمار صرف چھ آدمیوں کا ہے۔ (۱) حاجیہ خانم۔ (۲) ابراہیم بیاب
(۳) محبوبہ خانم (۴) یکینہ خانم (۵) مرزا بیست غمو (۶) حاجی مسعود۔ (قبر اور چپ کا نام ہے)

کتاب سیاحت نامہ ابراہیم بیاب جلد دوم

اس سے پہلے امتحان ایسے پنجاب یونیورسٹی میں جلد اول اس سیاحت
نامہ کی داخل تھی۔ اس لئے میں نے اسکی بھی فریٹنگ لکھی تھی۔ جو چھپ چکی ہے اب
پنجاب یونیورسٹی نے اس سیاحت نامہ کی جلد دوم داخل نصاب ایم اے۔ و۔
عشقی فاضل کی ہے۔ اس لئے اس کی بھی فریٹنگ منجھ کو لکھا پڑی۔ چونکہ امتحان میں
کوئی ٹیکل کو سچن (سوالات انتہائی) بھی ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے
کہ اصل کتاب سے بھی کچھ بحث کی جائے۔

جناب آقا محمد کاظم صاحب شیرازی نمبر پور ڈاؤن انڈیا منرس کلکتہ۔ اور
حضرت موید الاسلام جلال الدین اسیسی مرحوم مدیر اخبار ناری جیل المین
کلکتہ کی تحریرات سے ظاہر ہے۔ کہ یہ کتاب صرف ایک افسانہ ہے۔ جس کو
حاجی زین العابدین ساوجبلاغی تاجر مراغہ نے تصنیف کیا ہے۔ اور موید الاسلام
سے اس کی تصحیح و ترمیم کرائی گئی ہے۔ کیونکہ موید الاسلام بڑے ریاست منان
آدمی تھے۔ انہوں نے اس کتاب میں جا بجا مناسب محل پر اخبار جیل المین
کا بھی ذکر کیا ہے۔

پیش کو ذرا سا کھلو لکڑ دیکھتی، اگر عجیب ہوتا، تو اُسکے لباس اور بات چیت سے معلوم کر کے کہتی بسم اللہ تشریف رکھتے۔ اُس کو بلا کر مردانہ کمرے میں بٹھاتی۔ اور زمانہ میں بہت الماع کرتی مگر عرب یا ترکی ہوتا، تو دروازہ بند کر کے پوچھتی، تم کون ہو، اور کیا کام ہے۔ جب غرض معلوم کر لیتی، تو اندر آ کے خبر دہنی چلا دے وہ عرب کا گورنر ہی کیوں ہوتا۔ اسکے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتی۔ سب اسکے رنگ و عنک پر ہنستے تھے۔ اور طرفدارِ ایرانی ایران میں مشہور ہو گئی تھی۔

الحق سب میں بات مشہور ہو گئی تھی کہ عجیب کبھی ابراہیم بیگ کی محبوبہ ہوگی۔ اس لئے کسی کو سنگنی لانے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ اور محبوبہ بھی اس بات کو سمجھ چکی تھی۔ لہذا ابراہیم سے عشق کرتی تھی۔ یوسف عمو کہتے ہیں، میں نے کبھی محبوبہ کو نہ دیکھا، کہ وہ ابراہیم بیگ کو دیکھے، اور اس کے رخسارِ گلِ شگفتہ نہ ہو جائیں لیکن ابراہیم عشق و عاشقی کی باتوں سے بالکل نا آشنا تھا۔ یہ محبوبہ اٹھارہ سال کی تھی، جب ابراہیم بیگ اور یوسف نے ایران کا سفر کیا۔ اور اس افسانہ کی ہیروئن ہے۔

ترجما چہ چاہم کہ ابراہیم کی ماں، بہت نسیفہ شعار، مواطیہ طامات باشہر و جا
دیندار عصمت کاب اور غلام عورت ہے۔ خوش خلق
بہت تہی اور تہذیب و سخاوت میں بھی اپنی آپ نظیر ہے۔

سکندر چاہم کہ ابراہیم کی بہن، بارہ برس کی لڑکی ہے۔ اپنے بھائی کو بہت
چاہتی ہے۔ عاشق و عاشقی سے بالکل بے خبر ہے۔

حاجی مسعود کہ وہ حبشی غلام ہے۔ ابراہیم کے باپ نے اسے دس
برس کی عمر میں خریدا تھا۔ جب پدر ابراہیم حج کے لئے
مکہ معظمہ جا رہا تھا۔ تو اسے آزاد کر کے اپنے ساتھ لے گیا۔ اسلئے حاجی مسعود ہر گز

کی کنیز رکھنا بہت عام ہے۔ کہ چھوٹی عمر میں خرید کر اس کی تربیت کرتے ہیں اور جہاں ہونے پر مثل اولاد اسکی شادی کر دیتے ہیں۔ یعنی اپنے ساتھ یا اپنی اولاد کے ساتھ اسکی شادی کر لیتے ہیں۔ اصلی نام تو اس لڑکی کا معلوم نہیں، لیکن والدہ ابراہیم نے اُس کا نام محبوبہ خاتم رکھا تھا۔ یہ محبوبہ بہت سمجھدار اور فرس اور ہوشیار تھی، تھوڑی سی مدت میں بہت سے کمالات سیکھ لئے۔ تعلیم حاصل کر لینے کے بعد اسکو اور چیزوں کی تعلیم دی گئی۔ کھانا پکانا۔ اور امور خانہ داری میں بھی کمال حاصل کر لیا۔

پھر والدہ ابراہیم بیگ نے ایک معلمہ گھر پر رکھ کے اُس کو علم موسیقی سکھوایا۔ جیسا کہ اس زمانہ میں دستور ہے۔ کہ تربیت یافتہ خواتین کے لئے فن موسیقی ایک حد تک لازم اور ضروری ہو گیا ہے۔ محبوبہ کو والدہ ابراہیم بیگ نے چودہ برس کی عمر میں آزاد کر دیا۔ اور خاتم کا خطاب دیا۔ اور گھر کے کلوگوں کو چاہے وہ اولاد ہو یا نوکر چاکر تاکید کر دی کہ کوئی بغیر لفظ خاتم کے اُس کا نام نہ لے۔ یا خاتم کو چاکر کہے۔ ان امور سے ظاہر ہے۔ کہ اس کا ارادہ ابراہیم کے ساتھ اسکی شادی کرنے کا تھا۔ کیونکہ مصر میں ایسی حسین، باکمال کمتر بائی جاتی تھی۔ بلکہ نادرۃ الامثال تھی۔ اگر محبوبہ کی کسی دوسرے کے ساتھ شادی کی جاتی، تو وہ شاہزادگانِ عظام کی ہمسری کے لائق تھی۔

ظاہر ہے۔ کہ مصر و اسلامبول میں اکثر شاہزادوں کی بیویاں تعلیم و تربیت یافتہ دخترانِ چرکس ہی ہیں۔ محبوبہ علاوہ وجاہت اور معرفت کے عورتوں میں محبت اور تعصبِ ایرانیان کیوجہ سے خاص ممتاز تھی۔ گویا تعصبِ ابراہیم اُسکے دل میں سرایت کر گیا تھا۔ کل اہل ایران کے ساتھ بہت مہربانی سے پیش آتی تھی۔ چنانچہ چھپنے میں جب کوئی دروازہ کھٹکھٹاتا، تو یہ کواڑوں کے پیچھے جا کر ایک

اوراداش بہائی (ترکی) کہ کہا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ ابراہیم بیگ آٹھ سال کا ہوا
 تہہ آئسہ مذتب میں داخل کیا۔ عربی، فرانسیسی اور انگریزی مدرسہ میں پڑھتا تھا،
 گریجری اور نجوم شناسی کی تعلیم یوسف دیتا تھا۔ پھر نوبت یہ آئی کہ ابراہیم کی تعلیم و
 تربیت کے سوا اس کے ذمہ کوئی اور کام نہ تھا۔ اور حاجی نے ایک نوکر یوسف
 کے لئے مخفیہ میں کر دیا۔ ہر طرح کی راحت و آرام یوسف کے لئے ہتھیاتی
 بڑی کوشش اور اصرار کیا، کہ یوسف اپنی شادی کر لے۔ لیکن وہ رافضی نہ ہوا۔
 مگر حاجی کے گھر میں مختار کل تھا۔ کسی کو اس سے کچھ مطلب نہ تھا۔ اس کی
 محبت تربیت ابراہیم پر منحصر تھی۔ یوسف کہتا ہے، کہ میں یہ دعویٰ نہیں کرتا
 ہوں۔ کہ ابراہیم کی تربیت میں نے کی، کیونکہ وہ جوان خود از روئے فطرت
 قابل مستعد تھا۔ اُس کو خلاق عالم نے اپنی قدرت کاملہ سے قابل و کامل و
 بالترتیب پیدا کیا تھا۔ چنانچہ حسن اخلاق و آداب محاورہ و مکالمہ و شرم و حیا
 فروغی و تواضع میں بے نظیر تھا۔ اور حسن و جمال۔ قد و قامت چشم و ابرو و خط و خال
 رفتار و گفتار۔ ملاحظ و صباحت میں اپنے زمانہ کا یوسف تھا۔

وہ تھا ماہر و ساتھ ہی سر و قد فرات کی اُگی نہ تھی کوئی حد
 نہ بابت میں اور اصل میں بنظیر صفات اُسکے تھے رجب و لیلیر

مصر کی ہزاروں عورتیں اور لڑکیاں زینچا کی طرح اس عزیز مصر کے جمال بمیشال کی مینون
 اور مینون تھیں۔ اور ناک لگائے رہتی تھیں کہ اگر موقع ملے، تو اُسکے پیراہن عصمت کو چاک
 کہڑا لیں، مگر یہ جوان پاک دامن اس قسم کی باتوں سے اصلاً خبردار نہ تھا۔

محبوبہ

اس کو چھ برس کی عمر میں بنام چرخ خدیا گیا تھا۔ ترکوں اور عرب میں اس قسم

یوسف کا سفر

یوسف ابن عبد اللہ کا مستط الراس عربیہ تبریز کا وہ خاندان تھا۔
یوسف کا چچا تبریز میں رہا کرتا تھا۔ اس لئے یوسف کا باپ اس کی نو برس
کی عمر میں تبریز میں لے جا کر اس کے چچا کے سپرد کر آیا۔ اس کے چچا نے محلہ
کے ایک کتب میں اسے بٹھا دیا۔ وہاں آٹھ سال تک علوم دینیہ پڑھتا رہا۔
اور چار سال تک ایک مدرسہ میں صرف و نحو کی تکمیل کی۔ خط و کتابت میں بھی
ابھی نہایت پیدا کر لی۔

جب بیس سال کا ہوا۔ تو اس کے باپ میں آگے تعلیم دلانے کی
استطاعت نہ تھی۔ تبریز آکر اسے مدرسہ سے لے لیا۔ اور اپنے ساتھ تفلیس لے
گیا۔ ایک سال تفلیس میں قیام کیا۔ اس کے بعد یوسف نے اپنے پر مرجم
سے خواہش کی کہ اس کو اسلا بول ہانے کی اجازت دے۔ باپ نے اجازت
دے دی، اور وہاں پہنچ کر یوسف کی ملاقات ایک ہم شہری سے ہوئی۔

حالات پر مری کے بعد اس نے کہا کہ اسلا بول فلسوں کے ٹھہرنا
کی جگہ نہیں۔ لہذا بہتر ہے کہ ہم قم مصر چلیں۔ اس کی تجویز پر عمل کر کے یوسف
مصر آیا۔ اور دو تین ماہ تک حنفی الامکان تحصیل معاش میں سعی کرتا رہا یہاں تک
کہ یوسف کو معلوم ہوا کہ ابراہیم بیگ کے باپ کو ایک محرر کی ضرورت ہے۔
تو وہ اس کے پاس گیا۔ بعد امتحان اسے منظور کر لیا۔ وہ اس کی محرری کیا
کرتا تھا۔ اس وقت تک ابراہیم پیدا نہیں ہوا تھا۔ چند ماہ بعد اللہ نے اسے
ابراہیم بیگ عطا فرمایا

حاجی اس کے ساتھ اس قدر محبت کرتا تھا کہ اس کو بھائی

شخص سے لینا ہے۔ شروع ماہ میں دینے کو کہتا ہے۔ مگر مجھے اپنا قرضہ آج ہی شام کو دینا ہے۔ اور روپیہ میرے پاس نہیں۔ مجھے خوف ہے۔ کہ کہیں رستہ میں اُس سے بدھو بھیر نہ ہو جائے۔ اور وہ سختی کرے، تو آپ کو بھی شرمندگی ہوگی۔ اور میری رسوائی ہوگی۔

ابراہیم پوچھتا ہے قرضہ کتنا ہے۔ حاجی کہتا ہے۔ صرف پندرہ اشرفیاں۔ ابراہیم کہتا ہے۔ یہ تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ تو چوچی سے قلمدان مانگتا ہے۔ اور جیب سے چمک بک نکال کے ایک چمک پندرہ اشرفی کی لکھ کر دیدیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ جب جی ماہ سے ایک سے اسے بھنا لینا۔ اور جب تمہارا قرضہ مل جائے، تو ادا کر دینا حاجی اظہار تشکر کر کے پروٹ لکھ کر دینا پاتا ہے۔ ابراہیم کہتا ہے۔ اس کی ضرورت نہیں۔ اور طہران والا خط حاجی سے مانگتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ یہ حرام زادے ایران کے بارے میں کیا کیا جھوٹ بکا کرتے ہیں۔

اس حکایت سے ابراہیم کا تعصب قومی اور بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسکندر نے چونکہ ایران کو تباہ کیا۔ اور استخر میں آگ لگا دی۔ اور دارا کو قتل کیا۔ اس لئے اسکندریہ کا کبھی نام نہ لیتا تھا۔ اگر اس کے نام لینے کی ضرورت آپڑے تو بندر مصر کہتا۔ ممکن ہے، کہ بعضے کو نہ نظر اُس کی اس حالت کو حمیت جہالت اور تعصب بیجا پر محمول کریں۔ مگر ایسا نہیں۔ یہ ہموطن اگرچہ جوان ہے۔ مگر تجربہ کار صحبت یافتہ کامل خردمند۔ ہوشیار۔ وضع زمانہ سے باخبر۔ تربیت یافتہ اور ہند ہے۔ صرف اتنی بات ہے۔ کہ نام ایران سن کر بے اختیار ہو جاتا ہے۔ اور شوق وطن اس پر ستولی ہے۔ اس لئے اپنے معشوق کا نام رشتی کیساتھ نہیں لے سکتا۔ اور یہ خود دلیل اُس کے افلاقی حسنہ کی ہے۔ (حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِيمَانِ)

بہزیم تسخیر ہندوستان بہارت کی طرف سے حرکت کرے گی۔ سفیر ہرمی درمیان میں پڑا۔ اور یہ قرار پایا۔ کہ سفیر انگلش صدر اعظم سے بالا اعلان معافی مانگے۔ اس خبر کو سنکے ابراہیم کی حالت دیکھنے کے قابل تھی۔ مارے غوشی کے منہ سے بات نہ نکلتی تھی۔ حاجی کریم خط پڑھنے کے بعد جانا چاہتا ہے۔ ابراہیم کہتا ہے۔ بیٹھو! کہاں جاؤ گے۔ کھانے کا وقت ہے۔ کھانا کھا لو تو پھر جانا۔ حاجی جواب دیتا ہے۔ نہیں۔ مجھے بہت سے کام ہیں۔ میں رُک نہیں سکتا۔ حاجی چلا جاتا ہے۔

ابراہیم دوسرے دن عادت کے خلاف گھر سے سویرے نکلتا ہے تاکہ اگر کوئی دوست بل جائے، تو کل کی خبر اُس سے بیان کرے۔ جب کوئی دوست نہ ملا، تو حاجی کریم کو ڈھونڈنے لگا۔ حاجی کریم مجھ چکا تھا۔ کہ میری باتیں ابراہیم پر اثر کر چکی ہیں۔ اور وہ میری تلاش میں ہو گا۔ اُس دن گھر سے نہ نکلا۔ تاکہ ابراہیم کو اور زیادہ مشتاق بنائے۔ جب ابراہیم کو کوئی نہ ملا، تو مجبوراً یوں سانہ حالت میں اور اس گھر واپس آیا۔ اور رات بڑی بے چینی سے کاٹی۔ دوسرے دن موافق عادت گھر سے نکلا۔ اور ایک بڑے قہوہ خانہ میں جا کر بیٹھا۔ حاجی کریم تو اُسکی تاک ہی میں تھا، دُور سے ابراہیم کو قہوہ خانہ میں بیٹھا دیکھ کر چاہتا ہے۔ کہ آگے بڑھ جائے۔ ابراہیم اُسے دیکھ کر حاجی حاجی کہہ کر پکارتا ہے۔ بعد سلام و جواب ابراہیم پوچھتا ہے۔ کہاں جاتے ہو۔ حاجی کہتا ہے۔ کہ مجھے ادھر کچھ ضروری کام آپڑے ہیں۔ انکے سر انجام کی فکر میں ہوں۔

ابراہیم کہتا ہے۔ ذرا بیٹھو چائے پیو۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ تم کوئی دوکاندار نہیں ہو۔ اور نہ کسی کے نوکر ہو۔ پھر اتنے نخرے کیوں کرتے ہو۔ حاجی نے کہا یہ سچ ہے مگر ایک حربہ ضرور اُسے کا ہیں خزانہ دار ہوں۔ اور اتنا ہی راز پیو مجھے زیب دوسرے

ہی ماں ابھر اس نے پوچھا، کوئی نئی بات ہے؟
 میں نے کہا، گو انہی پورا خط میں نے نہیں پڑھا ہے۔ لیکن نام بادشاہ
 وغیرہ دکھائی دیتا ہے۔ نہایت پیچیدگی سے کہنے لگا۔ چلو، قہوہ خانے میں چل کے
 ایک بیالی چائے پیئیں۔ اتنے میں تم خط بھی پڑھ لو، تو دیکھیں کیا خبر ہے۔ میں نے
 کہا، اگرچہ مجھے کام بہت سے ہیں۔ مگر تم اخبار طہران کے سننے کے بہت
 شائق رہتے ہو، لہذا کیا مضائقہ ہم قہوہ خانہ میں داخل ہوئے۔ فوراً قہوہ اور
 حقہ کا حکم دیا۔ اور میں نے ابتدائے اس خط کو پڑھنا شروع کیا۔

مضمون خط

برادرِ مکرم! آپ کا خط ملا۔ آپ کی سلامتی سے دل خوش ہوا۔ بچپس
 اشرفی کی ہنڈی حاجی عبدالرزاق تاجرا سکوبی کے نام آپ نے بھیجی تھی۔ مبلغ
 مذکور وصول کر کے بموجب حکم محمد رضا مستندی کے نام انصہان میں وہ رقم
 بھیج دی۔ تاکہ وہ دس اشرفیاں تمہارے گھر میں دے دیں۔ اور پندرہ اشرفیاں
 قرضہ میں دے دیں۔ وہ خود بھی تم کو لکھیں گے۔ اور کوئی بات تاویل
 تحریر نہیں۔

چند دن قبل ایک اہم مسئلہ پیش آیا۔ قریب تھا کہ حکومت ایران
 سلطنت انگریزی اسے اعلان جنگ کر دے۔ بلکہ اعلان کر بھی دیا تھا حال
 آج پھر فیصلہ ہو کر ذرا اطمینان ہوا۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ ایک مسئلہ سیاسی کا جواب
 وزیرِ متار انگریز نے صدرِ عظم کو بے احترامی سے دیا۔ شہنشاہ ایران نے
 وزیرِ خارجہ کو تاکید کی کہ فوراً لندن کو حکم دیا جائے کہ سفیر کو ایک ہفتہ
 بدر معزوتی کر کے لندن بلا دیا جائے۔ سورہ روزِ سر سے ہفتہ میں تجارتی فوج

موجود رہتی ہے۔ ایسی باتوں کو سنکر مارے خوشی کے پھولوں نہ سماتا۔ قوم بچی کو برابر آواز دیتے جاتا۔ کہ ان حضرات کیلئے چادر لاؤ، اور حقہ لاؤ۔ اور ختم صحبت پر تمام مصارف خود ادا کرتا تھا۔ بلکہ بعض اوقات سب کو کھانا کھلاتا۔ اور بچی پر نیکر کرتا۔ اور سب کے دام خود ادا کرتا۔

حاجی کریم صفہائی مقیم مصر ایک نقل بیان کرتے تھے۔ کہ ایک وقت میں مجھ پر بڑی مصیبت آپڑی۔ ایک دن کچھ کھانے کو بھی نہ تھا۔ اور تمام دوستا آشناؤں سے قرض لیچکا تھا۔ اب کسی سے ایک پیسہ ملنے کی امید نہ تھی۔ مزید برآں چھ مہینے سے مکان کا کرایہ بھی ادا نہ کر سکا تھا۔ ایک عرب کا وہ مکان تھا۔ جو نالاش کر کے ٹوگری بھی حاصل کر چکا تھا۔ کہ میں بازار اشرفیاں کرایہ کی دیکر مکان خالی کر دوں۔ ہزار منبت و سماجت سے وہ دن کی مہلت اس سے لی اور سوچ میں تھا کہ کیا کروں۔ بیکار میرے خیال میں آیا، کہ اس کا چاہہ کار ابراہیم بیگ سے ہو سکے گا۔

اس مشکل کی حل کیلئے میں نے ایک خط لکھ کر تیار کیا۔ گویا یہ خط میرے ایک عزیز کا طہران سے آیا ہے۔ پھر حاجی مرزا رفیع تاجر صفہائی کے پاس جا کر ایک قرائن لفافہ لے آیا۔ جس پر ڈاکخانہ طہران کی مہر تھی۔ خط کو اس لفافے میں رکھ کے اس راستے میں جا کر منتظر بیٹھا۔ جدھر سے روزانہ وقت معین پر ابراہیم گذرتا تھا۔ یہاں تک کہ ابراہیم دور سے آنا دکھائی دیا۔ میں نے اسکو دیکھ کر خط نکال کے پھینا شروع کیا۔ گویا اس کو نہیں دیکھلے۔ جب میرے پاس پہنچا، تو میں نے سر اٹھا کر اسے سلام کیا۔ جواب سلام دیکر ابراہیم نے مجھ سے دریافت کیا۔ حاجی! کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے کہا، کہ ڈاک خانہ سے۔ ایک خط طہران سے میرے نام آیا ہے۔ ابراہیم نے کہا، طہران سے؟ میں نے کہا،

دوازہ تھم۔ میرے دوستوں کا مجھ سے زیادہ احترام کرنا۔ باقی وصایا بھی شریف
 میں نے رعیت نامہ میں بکھدیئے ہیں۔ اب میں تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں۔
 باپ کی وفات کے بعد براہیم بیگ حسن اخلاق، راستگوئی، پاکدامنی میں
 مشہور، درست و دشمن ہو گیا۔ تعجب فوجی میں جسے اپنے باپ سے وراثت پائی
 تھا، باپ سے بھی دور تر آگے بڑھ گیا تھا۔ چنانچہ اُس کے طریق ہموطن جب آنگو
 شت مل کر پانچاڑہ تھے۔ تو اُس کے سامنے عدم انتظام ایران، فوجی سپاہیوں کا
 لشکر باؤں ہونا، رشوت بیکر ٹیکوں کا دینا۔ رعایا پر اُلٹے سیدھے الزامات لگا کر
 اُن کو قید کرنا۔ اُن پر جبر مانہ کرنا۔ مسجدوں کا گیارہ مہینے تک ویران رہنا۔ اور
 ان میں بچوں کا رکنا۔ علماء کا بد معاشوں سے میل جول رکھنا۔ اسی طرح کی
 دوجوبی بیستی باتیں اُس کے سامنے بیان کرتے تھے بچارہ ان باتوں کو سن کر
 بگڑتا تھا۔ کسی کو بے دین، کسی کو بے رعیت بتاتا تھا۔ بعض اوقات کالم گلوچ
 اور مار پیٹ کی بھی نوبت آ جاتی تھی۔

اس کے خلاف جب کبھی اُس کو غوش کرنا پڑتا تھا۔ تو قہقہہ خانہ میں اُس کے
 منتظر بیٹھتے تھے جیسے ہی اُس کو دُور سے آتے دیکھتے ایران کی تعریف کی باتیں
 شروع کر دیتے۔ جب براہیم اُس صحبت کو حربے لخواہ پاتا، تو ہم تن گوش ہو کر
 اُنہار سرت فطاط کے لئے ڈبیہ بگڑٹا کی جیب سے نکال کر میز پر رکھ دیتا۔ اور
 حاضرین سے اُس کے پیٹنے کی خواہش کرتا۔

موجودین میں سے کوئی کہتا، کہ شاہ ایران نے ہر شہر میں لمبی اُکولوں
 اور کالجوں کے کھولنے کا حکم دے دیا ہے۔ اور حکام ولایات کے پاس احکام
 پہنچے ہیں۔ کہ رعایا کے ساتھ عدل و داد کیا تھ سلوک کریں۔ نعل السلطان کے
 پاس ہر وقت ایک لاکھ فوج سوار اور بیڈیوں کی سامان جدیدہ عرب کے ساتھ۔

پہنچم۔ خوشامدیوں سے بچتے رہنا۔ جو تمہارے سامنے تمہاری تعریف کرتا ہے۔ وہ تمہیں غرور اور خود بینی سکھاتا ہے۔ جو بدترین صفات مذمومہ انسانیت ہیں۔

ششم۔ تم کہیں نہ جاؤ، لوگ خود ہی تمہارے پاس آئینگے۔

ہفتم۔ نماز اور دیگر فرائض مذہبی کبھی نہ ترک کرنا۔

ہشتم۔ اتنی سخاوت نہ کرنا کہ شہر ہو جاؤ۔ نہ اتنا بخل کہ لوگ

جان جائیں۔ (خیلرا اور اساطہا) کیونکہ سخاوت میں اگر شہر ہوئے

تو سائل بکثرت تمہارے پاس آئینگے۔ سب کی تمنا پورا کرنا محال ہے۔ واجب

تم نہ دو گے تو تمہارے دشمن ہونگے۔ یہ نصیحت فقرائے مساکین کے بارے میں نہیں

ہے۔ بلکہ خوشامدی قرضخواہوں کی نسبت ہے۔

نہم۔ جو کوئی کچھ کہے، اگر تمہیں اس کا یقین نہ ہو، تو اس سے معاذ

معاوضہ نہ کرو۔

دہم۔ میں تم سے نہایت تاکید کیا تھا کہتا ہوں۔ کہ میرے جد چھ سات

سال تک تجارت نہ کرنا، کیونکہ دولت کثیر میں تمہارے لئے چھوڑے جاتا ہوں

اس مدت میں جہاں تمہارا دل چاہے سیاحت کیلئے جانا۔ اس سفر کے لئے

ایک ہزار لیرہ میں نے علیحدہ رکھ دیا ہے۔ جس کو دوسرے وارثوں سے

کوئی تعلق نہیں۔

یازدہم۔ جب سفر میں جانا اور یوسف زندہ ہوں۔ تو اُن کو سفر میں

اپنے ساتھ لینا۔ جس ملک میں جانا وہاں کے اخلاق، درآمد و برآمد مال۔ ملک

کی سالانہ آمدنی کی تحقیق کرنا۔ اور جس شہر میں پہنچنا وہاں کے روزانہ کے مشاہدات

اور تاریخ و رد و صدور نوٹ کرکے میں بھیج لینا۔

... الہا۔ تو اُس کے باپ نے انتقال
 ... وصیت کی۔ اے فرزند! میں نے
 ... دوسری زبانیں بھی جو جکل
 ... کہنا ہیں۔ تم کو کہنا ہیں۔ تمہاری قابلیت، عفت، دیانت
 ... اب میں قریب مرگ ہوں۔ چند
 ... اے کوئی بول سے سنو۔ اور ان پر کار بند ہو۔ یہ تمہاری
 ... کہیں گی۔
 ... کو تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ میرے بعد
 ... تمہارے لئے تمہارے تربیت میں کیا زحماتیں

کی چھپی ہوئی دیکھیں۔ میں نے ابراہیم بیگ سے پوچھا! کہ یہ متعدد جلدیں ایک ہی کتاب کی کس غرض سے ہیں؟ اُس نے جواب دیا۔ کہ میرے باپ کی یادگار ہیں۔ اُن کو اس کتاب سے بہت رعیت تھی۔ اور یہ بات لوگوں کو معلوم ہو گئی تھی۔ جس کی کو اس کتاب کا نقلی یا مطبوعہ نسخہ کہیں سے ہاتھ لگ جاتا تھا۔ وہ میرے باپ کے ہاتھ اچھی قیمت پر بیچ جاتا تھا۔ ان کے علاوہ اس کتاب کے چند نسخے اور بھی تھے۔ جن کو میرے باپ نے وقف کر دیا تھا۔ اور وہ اب یہاں نہیں ہیں۔

ابراہیم کے والد کا قومی تعصب اس حد کا تھا۔ کہ اگر کوئی عہد آ یا سہو ایران کی مذمت اُس کے سامنے بیان کرنا، تو اُس کو بے دین۔ بے حمیت اور بے غیرت سمجھ کر ٹھکر اُس سے بات نہ کرنا۔ مصر میں اُوہ بھی مالدار تاجرا ایرانی ہیں۔ جنہوں نے کارپردازان ایرانی کے حرکات سے تنگ آ کر روس، انگریز یا فرانس کی رعیت ہونا قبول کر لیا ہے۔ اس کو بھی لوگ از روئے خیر خواہی نصیحت کیا کرتے تھے۔ کہ تم بھی ایران کی رعیت ہونے سے نکل جاؤ۔ تاکہ تمہارا مال تمہارے شرعی وارثوں کو ملے۔ اور ایران کا سفیر ہضم نہ کر جائے۔ باوجودیکہ چند بار اس پر لے لے سیدھے الزامات لگا کے اسکو قید بھی کر دیا تھا۔ اور جبراً نہ بھی کیا تھا۔ پھر بھی نکل اور برودی سے کام لیکر یہ ترک تابعیت ایران پر راضی نہ ہوتا تھا۔

اگرچہ اس نے ایک بڑا مضبوط وصیت نامہ شرعی لکھ دیا تھا۔ پھر بھی ایک ہزار پونڈ لئے بغیر حاجی مرزا نجف علی سفیر ایران مقیم مصر نے اس کا ترکہ ابراہیم بیگ کو نہ دیا۔ اگر وصیت نامہ میں ذرا بھی گنجائش ہوتی۔ تو ابراہیم بیگ کو ایک جتہ بھی نہ ملتا۔

ہیں۔ تھوڑی سی مدت میں بہت مالدار ہو گیا۔ صاف باطنی اور خیر خواہی قومی کی وجہ سے توجہ عمومی اُس کی طرف تھی۔ اگرچہ یہ مرویدیندار درست کار مدتوں سے مصر میں رہتا تھا۔ لیکن اپنے عادات و اطوار قومی کو اُس نے ذرا بھی نہ بدلاتھا۔ چال ڈھال۔ رفتار و گفتار۔ پوشاک و خوراک۔ نشت و برخواست میں جیسا اپنے آبا و اجداد کو دیکھا تھا۔ اُسی ڈھنگ پر چلتا تھا۔ تعصب قومی میں اتنا سخت تھا، کہ باوجودیکہ مصر میں برسوں سے رہتا تھا۔ مگر ایک لفظ عربی کا کبھی نہ بولتا تھا۔ بلکہ عربی دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ ہر وقت باتیں ایران کی کیا کرتا تھا۔ اور نغمہ وطن گایا کرتا تھا۔ خود تو مصر میں تھا۔ مگر دھیان ایران میں لگا رہتا تھا۔ مرزا یوسف جو اُس کے بیٹے ابراہیم بیگ کا اُستاد تھا، کتاب ناسخ التواریخ مصنفہ مرزا محمد مستوفی سے کچھ دیکھتا، ہمیشہ ہمیں شاہپور و الکشاف اور نوشیرواں کے حالات اور داستانیں پڑھ پڑھ کے سنا تا تھا۔ اور یہ سن سن کے چھوٹا اور خوش ہوتا تھا۔

ہر سال ماہ مبارک رمضان میں چار عرب قاری سے قرآن شریف پڑھوا کے اُس کا ثواب روح پاک حضرت شاہ عباس صفوی شہنشاہ ایران بھمبر شہنشاہ ہندوستان کو بخشا کرتا تھا۔ جن کے آثار خیر اب تک ایران میں پائے جاتے ہیں اور خود ہی ہر نماز کے بعد فاتحہ خیر سے اُن کو یاد کیا کرتا تھا۔ تاریخ ناوری کے پڑھنے کا ایسا شائق تھا، کہ بار بار اُس کے پڑھنے سے ساری کتاب اُس کو ازبر ہو گئی تھی۔

اُس کے مرنے پر اُس کا ایک خلف الصدق ابراہیم بیگ نام رہا۔ جس نے مرنے پر اُس کے مصر میں بلا ہوں۔ اور وہی اس کتاب کا بیرو ہے۔

نامہ میں میں نے کئی جلدیں تاریخ ناوری کی مختلف مقامات

رومانٹک پرست (اشخاصِ فانیہ)

- ۱- ابراہیم بیگ ہیرو (پہلوان داستان)
- ۲- یوسف عمو استاد ابراہیم بیگ
- ۳- محبوبہ خانم چرکس - ابراہیم کی منگیت
- ۴- حاجیہ خانم والدہ ابراہیم بیگ
- ۵- سکینہ خانم ہمیشہ خواہر حقیقی ابراہیم بیگ
- ۶- مسعود خدمت گار
- ۷- قنبر باورچی

ابراہیم بیگ

ابراہیم بیگ اگرچہ ایک فرضی نام ہے۔ مگر یورپ کی تقلید میں اسکو حقیقی اور واقعی ثابت کرنے کے لئے اس کی لائف جلد اول میں یوں بیان کی گئی ہے۔

ابراہیم بیگ آذربائیجان کے ایک بڑے سوداگر کا بیٹا ہے۔ ابراہیم کو باب اب سے پچاس برس پہلے بارادہ تجارت مصر میں آیا۔ اور وہیں سکونت اختیار کر لی۔ دیانت اور امانت کی وجہ سے جو اصل اسباب ترقی تجارت

میں بہتر برس کی عمر میں انتقال کیا۔ اس حساب سے اُن کا سن پیدائش
۱۳۳۵ء قرار پاتا ہے۔ چونکہ وہ علمی آدمی نہ تھے۔ اسلئے صرف یہی کتاب
ریاست نامہ جس کا سیاست نامہ کہنا زیادہ موزوں و مناسب ہوگا
اپنی یادگار چھوڑی ہے۔

مختلف کے حالات جلد سوم میں درج ہیں۔ یہ جلد نہ میرے
پاس ہے۔ اور نہ لائبریری لاہور میں ہے۔ اس لئے
آقا جگد کاظم صاحب شیرازی معلم زبان فارسی بورڈ آف اگزامنرس
سکاتہ (حال رتیم دہلی) نے ۱۹۱۷ء میں جلد اول کے شروع ہوتا لکھا اسی پر
مجھے بھی اکتفا کرنا پڑا۔ فقط

شاد اداں بلگرامی

لاہور

۲۰ فروری ۱۹۳۵ء

نوٹ:۔ ابھی یہ کتاب پھینے نہ پائی تھی۔ کہ تیسری جلد بھی دیکھنے میں آئی
حالات مرقومہ پر اس میں بہت کم اضافہ ہے۔ اور کوئی اہم بات زیادہ نہیں
ہے۔ اس جلد تک آتے آتے حزانہ ختم ہو گیا۔ اور زور قلم جاتا رہا۔
اس جلد میں صرف یہ بیان ہے۔ کہ یوسف۔ ابراہیم و مجسومہ کو عالم خواب
سے اعلیٰ مراتب بہشتی پر فائز دیکھنا ہے۔ اور خواب بھی جس جگہ سے ملتا
ہے۔ تخت کتاب میں فرار ابرار کی ناقص لائف اور خواب کو کہہ رہے۔

زمرہ عروج و غروب

جلد دوم سیاحت نامہ ۱۹۰۶ء عریں اور جلد سوم ۱۹۰۹ء عریں حضرت
 مولانا اسلام مرحوم کی تصحیح ضروری کے ساتھ مطبع جل المتین کلکتہ میں چھپکر
 شائع ہوئیں۔ اور حال میں جلد سوم قسطنطنیہ میں بھی چھپی ہے۔ جو خط طومر
 اخبار جل المتین میں موصول ہوئے ہیں۔ ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
 علمائے یورپ جلد اول کا ترجمہ انگریزی اور فرانسیسی میں کر رہے ہیں۔
 تاثیر مقال و نقاشی خیال کی وجہ سے یہ کتاب اس درجہ مرغوب طبائع
 واقع ہوئی کہ ایران کی محترم خواتین اس کو پڑھ پڑھ کے وجد
 کرتی ہیں۔

اس کتاب کی تالیف سے اصلی غرض مؤلف کی یہ ہے کہ سلطنت
 استبدادیت اور اس کے عیوب اور طرز ناپسندیدہ حکومت اسکو دکھا کر
 اصلاح کی تمنا کی جائے۔ اور قوم ایرانی میں بیداری پیدا کر کے طلب حقوق
 میں اُسے ابھارا جائے۔ اس کتاب سے نتیجہ مطلوب ایران میں جسٹس خواہ
 پیدا ہوا۔

یہ کتاب اگرچہ افسانہ ہے۔ اور ایک فرضی شخص ابراہیم بیگ کو
 پہلوان داستان (ہیرو) قرار دیا گیا ہے۔ مگر اس کے بیانات صحت و
 حقیقت پر مبنی ہیں۔ اور پرنسپل باتیں جن کا ذکر اس کتاب میں نہیں آیا
 ہے۔ اس زمانے کی سیاسی ضرورتوں کے موافق ہیں۔ کاشف کہ جانی
 زین العابدین مؤلف سیاحت نامہ اور فرضی ابراہیم بیگ اس زمانہ میں
 ہوتے تو دیکھ دیکھ کے خوش ہوتے کہ رقصا شاہ پہلوی شہنشاہ ایران
 نے ان کے حربہ غشایہ ایران کی کیسی کیا پلٹ کر دی ہے۔

اس کتاب کے مؤلف حاجی زین العابدین نے ۱۹۱۱ء عریں قسطنطنیہ

خیر باد کہہ کے قسطنطنیہ چلے گئے۔ اور وہاں سے حج بیت اللہ کا قصد کیا۔ حج سے پلٹنے کے بعد ۱۹۷۱ء میں بڑی کوشش سے روس کی رعیت ہوئے کو ترک کر کے پھر ایرانی رعایا ہونا قبول کیا۔

ماجی زین العابدین نے اگرچہ کوئی اعلیٰ تعلیم نہیں پائی تھی۔ اور فارسی بھی کوئی اعلیٰ مرتبہ کی نہیں رکھتے تھے۔ مگر تحریر سے علم معلومات کے آدمی نہیں پائے جاتے ہیں۔ خیالات کا بلند ہونا اس کتاب سے خوب واضح ہوتا ہے۔ سیاسی معلومات خوب رکھتے ہیں۔ صحت وطن کے جذبے کی تو کوئی انتہا ہی نہیں ہے۔ جس نے اس کتاب کے لکھنے پر انکو آمادہ کیا۔ اہل کمال کی صحبت اور ان سے خلوص کتابت کو بہت عزیز رکھتے تھے۔

۱۹۷۱ء میں ایک فرضی نام سے جلد اول بیاحت نامہ اربعہ جلدوں کے مسودات مورخانہ سید جلال الدین حسین مدیر اخبار حبل المتین مکتبہ تنی ندرت میں بھیجے تاکہ بموجب عبارت ومعنی کر کے واپس کریں۔ ۱۹۷۱ء میں یہ بیاحت نامہ قسطنطنیہ کے مطبع اختر میں چھپا۔ چونکہ یہ بیاحت نامہ بحیثیت شیرینی بیان و راستی ممتاز مرغوب ہوا اہل ایران واقع ہوا تھا۔ اس لئے باوجود مخالفت اشاعت مملکت ایران طبع اول کے تمام نسخے تھوڑی سی مدت میں بیک گئے۔

پھر ۱۹۷۱ء میں مطبع حبل المتین مکتبہ میں یہ جلد اول چھپی۔ طبع اول اور دوم میں سیاسی منہجیت کی بنا پر کس نہ اور مقام طبع کا اعلان نہیں کیا گیا۔ ششم میں مطبع مظفری بمبئی میں خیالی تصویروں کے ساتھ لیتھو میں چھپا جو تھی مرتبہ پیرنائپ میں بورڈ آف اگرڈامنس مکتبہ کی طرف سے چھپکر شائع ہوا ہے۔ یہ سب حبل المتین میں چھپا ہے۔

مؤلف سیاحت نامہ ابراہیم بیگ

حاجی زین العابدین آقا تاجر مراغہ مصنف سیاحت نامہ اصلاً ساوجبلاق کے خاں اکراد میں سے تھے۔ اور اباً عن جد ایک مدت سے مراغہ میں تجارت کیا کرتے تھے۔ اہل مراغہ میں اُن کا خاندان متمول شمار کیا جاتا تھا۔ آٹھ برس کی عمر میں ایک مدرسہ میں داخل کئے گئے۔ اور سولہ برس کی عمر میں اپنے باپ کے کاروبار تجارت میں ہاتھ بٹانے لگے۔ ظاہر ہے کہ اس آٹھ سال کی مدت میں کتنی تعلیم ہوئی ہوگی۔ بیس برس کی عمر میں تجارت کیلئے اردبیل بھیج دیئے گئے۔ وہاں امیرانہ ٹھاک کے ساتھ زندگی بسر کرنا شروع کی۔ رفتہ رفتہ تجارت ماند پڑتی گئی۔ اور تنگی معاش لاحق حال ہوئی۔ باپ کے مرنے اور تجارت کے بگڑنے پر مجبوراً اپنے بھائی کے ساتھ قفقاز پہنچے۔ اور شہر کتابس میں قیام کیا۔ اور یہاں پھر تجارت شروع کی۔ بد قسمتی سے دوبارہ تجارت میں گھماؤ ہوا۔ لہذا وہاں سے کریمیا پہنچے کبھی کبھی اسلامبول (قسطنطنیہ) سے مال لاکر پھیری میں بیچا کرتے تھے۔ جب اس طرح کچھ رقم ٹاکھ لگی تو مالدار میں جا کر ایک دوکان کھولی۔ اور سچائی میں اُسکا نام مشہور ہوا۔ یہاں تک ترقی کی کہ شاہی خاندان کے لوگ اور اراکین سلطنت اُن کی طرف بہت توجہ کرتے تھے۔

پالتا میں روس کی رعیت بنے۔ اور عزت و شان کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے۔ چند سال کے بعد قسطنطنیہ آکر شادی کی، اور بیوی کو ساتھ لیکر پالتا پلٹ آئے۔ پندرہ برس تک یہیں تجارت کرتے رہے۔ پھر پالتا کو

مقدمہ وغیرہ پر سیاحت نامہ

فرہنگ مسیحی حیات نامہ ترجمہ محمد علی بیگ جلد دوم

جسٹو

پنجاب یونیورسٹی لاہور نے رضا الہیم اے غنشی خاں فیصل ۱۹۲۵ء میں

اور آئندہ کے لئے داخل کیا ہے

مصنف

مصنف
استاذ الاساتذہ علامۃ العصر مولانا سید ابوالحسن حسین صاحب ثناء و انکسار
فقوی بخاری۔ پروفیسر اور نیشنل کالج لاہور۔ لیکچرار ایم۔ اے۔ کلاسز۔
ایڈومبر و محنتن پنجاب یونیورسٹی و دیگر یونیورسٹیز

حسب خبر ما نشأ

شیخ مبارک علی بابہ سید ابوالحسن علی ہادی وائے ہونے

1944

عالمگیر الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام حافظ محمد عالم پرنٹر جمیو اگر حصہ اگر شائع کیا

